حیاتِ حکیم

آیۃ اللہ سید محسن طباطبائی مد

مولانا سید مرتضیٰ حسین
صدر الافاضل

حیاتِ حکیم

آیۃ اللہ سید محسن طباطبائی مدظلہ

مولانا سید مرتضیٰ حسین
صدر الافاضل

ناشر : سیدحسین مرتضیٰ
طابع : ظفر سنز پرنٹرز ۹ - کوپر روڈ ، لاہور
تاریخ : رجب ۱۳۸۹ھ
ستمبر ۱۹۶۹ع
تعداد : ایک ہزار
قیمت : ۰۰ - ۴

ملنے کا پتہ

۱- رضا کار بک ڈپو - بھاٹی گیٹ ، لاہور
۲- مکتبۂ تعمیر ادب - پیسہ اخبار ، لاہور
۳- اِفتخار بک ڈپو - اسلام پورہ ، لاہور
۴- رائٹرز اکیڈمی - ۹ - کوپر روڈ ، لاہور
۵- امامیہ مشن - اکرم روڈ پاک نگر ، لاہور
۶- شیعہ جنرل بک ایجنسی - محلہ شیعاں ، لاہور

فہرس

سوانح و حالات

سیرت و کردار



الاهداء

اهدی الیک هذا الکتاب

یا حامی الاسلام والمسلمین ، فخرالشیعه وفقید الامامیه ، صاحب الروحانیة المقدسه ، رئیس الحوزة العلمیة النجفیه آیةالله الکبری

مرجع الاعظم الحاج **السید محسن الحکیم**
ادام الله ظله و متع الله المسلمین ببقائه .

احتراما لنعمة الله تعالی
و شکراله .

المؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولہ الحمد

قال تعالیٰ

اِن اللہ یدخل الذین امنوا وعملو الصلحت جنات تجری من تحتھاالانہار یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤ لؤاً ولباسھم فیھا حریر وھدواً الی الطیب من القول وھدوا الی صراط الحمید۔

صدق اللہ العظیم۔

(شرح دستخط) ۸۹

محسن الطبا طبائی الحکیم ص ٦

دینی علماء اور اسلامی زعماء کی سیرت و تاریخ مذہبی تبلیغات کا جزو ہے۔ اس سے اچھی بات کہنے کی جرأت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے زندگی کی نورانی شاہ راہ پر چلنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔

خداوند عالم باری اور آپ کے توفیقات میں اضافہ فرمائے اور آقائی حکیم اور ان جیسے اکابردین کو صحت و عافیت و طول عمر عطا کرے۔

سید مرتضیٰ حسین عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ولہ الحمد
اللھم صلی علی محمد و آل محمد

یہ کتاب :

دین پر بے دینوں نے ہمیشہ یلغار کی اور ناکام ہوئے۔ آج پھر باطل اپنی پوری فتنہ سامانیوں کے ساتھ بر سر پیکار ہے۔ دین داروں کی پھر آزمائش ہو رہی ہے۔ مظلوموں کی حمایت انسانیت کا فریضہ ہے۔ دین پر جاں نثاری مومن کا شعار ہے۔ عراق میں نجف، اسلامی علوم کا سب بڑا مرکز ہے اور مرکز کی روح رواں، حضرت آیۃ اللہ الحکیم مدظلہ کی ذات با برکات ہے۔

عراق میں ائمہ اطہار علیہم السلام کے مقدس روضے اور مذہبی آثار ہیں علماء و طلباء عراق ان آثار و تعلیمات کے محافظ ہیں۔ یہ حضرات اسلام کے پیام کے علم بردار ہیں اور اس قافلۂ علم و عمل کے قائد آیۃ اللہ محسن الحکیم ہیں۔ فرزندان اسلام اور علماء اسلام کے اس قافلے پر دشمن نے حملہ کر دیا ہے۔ اس کی کوشش ہے کہ زور و قوت سے حق کو دبا دیا جائے مگر خدا کا وعدہ ہے اور اس ذات اقدس کا وعدہ پورا ہو کے رہتا ہے :

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم و اللہ متم نورہ

نور خدا و مذہب اسلام کے ایک پروانے اور مسلمانوں کی شمع فروزاں کی یہ سوانح حیات، در حقیقت قدر نعمت و شکر نعمت

کا اظہار ہے۔ ہر مسلمان نے آیۃ اللہ الحکیم کا نام سنا ہے، یہ کتاب اس شخصیت کے کاموں کی ایک فہرست ہے۔ ہر شیعہ آپ کے علم کا قائل ہے، یہ کتاب اس علم کی تشریح ہے۔ ہر دیندار آپ کو اعلم مانتا ہے، یہ کتاب اعلمیت کا تعارف‌نامہ ہے۔ ہر مسلمان آپ کو مجاہد جانتا ہے، یہ کتاب آپ کے مجاہدات پر روشنی ڈالتی ہے۔

در اصل یہ کتاب نجف اشرف میں بیٹھ کر لکھنے کی تھی کاش! مجھے یہ شرف دوبارہ حاصل ہو اور وہاں رہ کر اس مختصر کو مفصل اور اس متن کی شرح کر سکوں۔

سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل
۱۵ - مغل پورہ لاہور

سوانح و حالات

پس منظر

مکہ و مدینہ کا نام سن کر دل کو سکون محسوس ہوتا ہے۔ نجف و کربلا کا تصور کرکے ذہن کو آسودگی ملتی ہے۔ اللہ کا گھر طواف گاہِ ایمان، مدینہ کا روضہ سجدہ گاہِ عرفان۔ نجف کا آستانہ نور افروزِ بصیرت اور کربلا کا غبار سرمۂ چشمِ حقیقت بیں ہے۔ ہم روزانہ کعبہ کی سمت نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں، مدینہ کا رخ کرکے سلام و آداب بجا لاتے ہیں۔ توفیقِ خدا رفیق ہوئی تو آنکھوں سے بھی دیکھ لیں گے۔ اس سال کے آغاز میں عراق کا سفر نصیب ہوا، بصرہ و بغداد و کربلا ہوتا ہوا نجف کا رخ کیا۔ جوں جوں شہر قریب ہوتا گیا، دل بڑھتا گیا۔ دور سے میناروں نے دونوں آنکھیں منور کیں، گنبدِ انور سے دل کا کنول کھلا، شہر میں داخل ہوا تو عجب منظر تھا، سیاہ و سفید عمامے، سیاہ و شتری عبائیں۔ اس مقدس لباس میں ملبوس علماء و طلباء گروہ در گروہ ہیں۔ ہاتھوں میں کتابیں لیے اِدھر سے اُدھر جا رہے ہیں، یہ حضرات بزم آستانِ امیرالمومنین علیہ السلام کے مسند نشین ہیں۔ بابِ علم و حکمت کے مدرسوں سے فیض یاب ہیں۔ یہ لوگ آفتاب کے ساتھ ساتھ گھروں سے نکلتے اور درس گاہوں میں حاضر ہو کر پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ مدرسۂ سید کاظم یزدی میں کسی سے فقہ پڑھی، مدرسۂ اخوند میں مغنی یا سیوطی کا درس لیا۔

مدرسہ ہندی میں مطول کا مباحثہ کیا، مدرسہ میرزا حسین خلیلی میں اصول فقہ اور مدرسہ شبر میں تفسیر پڑھی۔ ہر طالب علم اپنے پسندیدہ استاد سے پڑھتا ہے۔ ہر استاد دس دس بیس بیس سے پچاس پچاس طلباء تک کو درس دیتا ہے۔ ایک ایک عالم پانچ پانچ صفوں کو سبق پڑھاتے ہیں۔ جس کے دامن میں جتنی وسعت ہے، اسی قدر وہ موتی رولتا اور پھول چنتا ہے۔ جس علم کا فاضل چاہیے، وہ موجود۔ جس قسم کا عالم ڈھونڈے وہ کسی گوشے میں گہر بار و درخشاں ہے۔ فلسفہ و ہئیت، تاریخ و ادب، طب و اخلاق، حدیث و تفسیر کے ماہرین شب و روز پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہیں طلباء اپنے ذوق کے مطابق ان علوم سے بہرہ ور ہونے کے بعد حد کمال تک پہنچتے ہیں۔ طالب علم کی حد کمال ہے درس خارج اور درس خارج فقہ و اصول کی نظری اور استنباط کی عملی تعلیمات کا نام ہے۔

ظہر کی نماز تک طلباء جوق در جوق پڑھنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ظہر کی اذاں ہوئی اور سبق ختم۔ اب مسجدیں (جہاں عموماً طلباء پڑھتے پڑھاتے ہیں) نمازیوں سے بھر گئیں۔ نماز ختم ہوئی، طلباء قیام گاہ—مدرسہ یا گھر—روانہ ہوئے۔ راستے میں تنور سے روٹیاں لیں، بازار سے پنیر، مکھن، کھیرا، سلاد

۱۔ نجف اشرف کے اساتذہ اور طلباء فلسفہ "اطلبوا العلم من المہد الی اللحد" کے اب تک پابند ہیں اور یہی ان کے علم و تقدس کی سند ہے۔

یا کوئی ترکاری خریدی۔ جن کے گھر ہیں، وہ خالی روٹیاں لے کر
گھر پہنچے۔ جو طلباء خود پکاتے ہیں، وہ اپنے اپنے مدرسوں میں
کچھ پکا کر کھانا کھا کر قیلولہ میں مصروف ہوئے۔ کچھ دیر
مطالعہ کیا سو گئے۔ جنھیں نیند نہ آئی، وہ سبق دہرانے یا نوٹ
لکھنے میں مصروف ہو گئے۔ غرض ظہر سے تیسرے پہر تک طلباء
کا گروہ نظر نہیں آتا۔ چار پانچ بجے پھر رونق پلٹتی ہے، طلباء
بحث و مباحثہ کے لیے پھر کمر بستہ ہوتے ہیں۔ مغرب کی
اذان سنی اور ہزاروں آدمی مسجدوں اور صحن امیرالمومنین[۳] کی
طرف بڑھے۔ صحن میں جا کر دیکھیے تو قطار در قطار نمازی
کھڑے ہیں، سب سے بڑی صفیں اور سب سے زیادہ مجمع
آیۃ اللہ الحکیم کی نماز میں ہے۔

آیۃ اللہ الحکیم مد ظلہ العالی سرخ و سفید، نورانی بشرہ،
بڑی بڑی آنکھیں، کشادہ پیشانی، بلند بینی، بڑا دہانہ، کتابی
چہرہ، ابھرتا ہوا قد مبارک، تراسی برس کی عمر، پیری کا عالم،
جلال و جمال، عزت و وقار کی تصویر، علم و عمل کا پیکر صحن
میں آئے اور عاجزی و انکساری کے ساتھ جھک کے سلام کیا اور
مصلے پر کھڑے ہو گئے۔ خضوع و خشوع خوف و خشیت
کے ساتھ نماز پڑھی اور رخصت ہو گئے۔ اب درس خارج
شروع ہوئے۔

آقای آیۃ اللہ سید محمود شاھرودی، آقای آیۃ اللہ
خوئی، آقای آیۃ اللہ سید روح اللہ خمینی، آیۃ اللہ میرزا
احمد باقر زنجانی مد اللہ ظلہم و اطال اللہ بقاء ہم، منبروں پر

تشریف فرما ہیں ۔ ہزار ہزار طلباء کا مجمع ہے تقریر ہو رہی ہے ، افاضل بحث کر رہے ہیں ۔ اجتہاد کے مدارج طے ہو رہے ہیں ، یہ حضرات عالم ہیں اور جو ممبر پرلکچر دے رہا ہے ، وہ اعلم ہے ۔ ان اعلام میں کوئی فقط علمی برتری میں بے مثال ہے ، کوئی علم کے ساتھ عملی تجربہ میں بھی فرد ہے ۔ یہی فرد اعلم العلماء کہی جاتی ہے ۔

مثلاً لاء کالج کے پروفیسروں میں ایک استاد اصول قانون سازی پڑھاتا ہے ، قوانین عالم پر عبور رکھتا ہے ، ہر قانون کے خصوصیات جانتا ہے ، مشکلات قانون کا حل بتا سکتا ہے لیکن قانون بنانے میں کم زور ہے ۔ دوسرا پروفیسر قانون کی کتاب بھی لکھ سکتا ہے مگر اس کی زبان ، بیان اور نکتہ آفرینی کم زور ہے ۔ تیسرا پروفیسر ان کم زوریوں سے دور ہے ۔ متعدد قانون ساز اداروں میں ممبر رہ چکا ہے ۔ قانون کی کتابیں لکھی ہیں ۔ ایک ماہر بیرسٹر کی حیثیت سے سپریم کورٹ میں بحث کر چکا ہے ۔ آخرکار سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے منتخب ہو جاتا ہے ۔

تقریباً نجف کے اجتہاد کے یہی مراتب اور مجتہد کے یہی درجے ہیں ۔ جس طرح ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں متعدد جج ہوتے ہیں ۔ اسی طرح نجف میں متعدد مجتہد ہیں اور ایک ان سب کا رئیس یا صدر ہوتا ہے یہی مجتہد اعظم ، مرجع کل ، زعیم اور اعلم علماء مانا جاتا ہے ۔ عہد ائمہ کے بعد چند مشہور دین مراجع تقلید علماء اور اپنے زمانے میں اعلم حضرات کے نام تاریخ میں محفوظ ہیں ۔

نوابین اربعہ :

حضرت امام زمانہ حجۃ المنتظر علیہ الصلوۃ والسلام نے سنہ ۲۶۰ھ میں پردۂ غیب اختیار فرمایا، لیکن ایک مدت تک حضور یکے بعد دیگرے چار حضرات کو نیابت خاص سے سرفراز فرماتے رہے۔ یہ حضرات نوابین اربعہ کہلاتے ہیں :

۱ - عثمان بن سعید

۲ - محمد بن عثمان بن سعید

۳ - حسین بن روح

۴ - ابوالحسن علی بن محمد سمری متوفی ۳۲۹ھ

اعلم علماء اور مراجع تقلید :

۱ - ثقۃ الاسلام ، ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق رازی کلینی - صاحب کتاب "الکافی" - متوفی ۳۲۹ھ (بغداد)

۲ - شیخ صدوق ، محمد بن علی بن بابویہ قمی صاحب کتاب 'من لایحضرہ الفقیہ' وغیرہ متوفی ۳۸۱ھ (ری)

۳ - شیخ مفید ، ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان صاحب کتاب 'المقنعہ' وغیرہ متوفی ۴۱۳ھ (کاظمین)

۴ - علم الہدی ، ابو القاسم علی بن حسین بن موسی الموسوی صاحب کتاب 'الشافی' وغیرہ متوفی ۴۳۶ھ (کاظمین)

۵ - ابو الفتح، محمد بن علی بن عثمان کراجکی صاحب کتاب 'کنز الفوائد' متوفی ۴۴۹ھ

۶ - شیخ الطائفہ ، مؤسس جامعہ النجف الاشرف ابو جعفر محمد بن حسن بن علی طوسی صاحب کتاب 'الاستبصار' و 'تہذیب الاحکام' وغیرہ متوفی ۴۶۰ھ (نجف اشرف)

۷ - الشیخ الاجل ، الشیخ محمد بن شیخ الطائفہ متوفی ۴۹۴ھ

۸ - الشیخ ابو جعفر محمد بن ابی القاسم علی بن محمد آملی طبری صاحب کتاب 'بشارۃ المصطفیٰ' متوفی ۵۴۰ھ

۹ - الشیخ الفقیہ ، ابو علی الفضل بن حسن بن فضل ، طبرسی صاحب کتاب 'مجمع البیان فی تفسیر القرآن' وغیرہ متوفی ۵۴۸ھ (مشہد رضا)

۱۰ - ابو المکارم ، حمزہ بن علی ، المشہور بہ ابن زہرہ حلبی صاحب کتاب 'الغنیہ' وغیرہ متوفی ۵۸۵ھ - (حلب)

۱۱ - ابن شہر آشوب ، شیخ رشید الدین ابو جعفر محمد بن علی صاحب کتاب 'المناقب' وغیرہ متوفی ۵۸۸ھ (حلب)

۱۲ - شیخ ابن ادریس محمد بن احمد حلی صاحب کتاب 'السرائر' متوفی ۵۹۸ھ

۱۳ - شیخ اجل ، ابوالفضل شاذان بن جبرئیل قمی نزیل مدینۂ منورہ - متوفی ۶۱۸ھ

۱۴ - نجیب الدین ، ابو ابراہیم محمد بن جعفر بن ابی البقاء ہبتہ اللہ ابن نما حلی اپنے عہد کے شیخ الفقہاء متوفی ۶۴۵ھ (نجف اشرف)

۱۵ - شیخ الفقیه ، نجم الدین جعفر بن محمد بن جعفر مشهور به ابن نما حلی ، صاحب کتاب 'مثیر الاحزان' -

۱۶ - السید الاجل، صاحب کرامات ، رضی الدین ابن طاؤس ابو القاسم علی بن موسیٰ بن جعفر حسنی ، حسینی متوفی ۶۶۴ھ

۱۷ - فلسفی ، محقق طوسی استاذ البشر ، شیخ الاسلام ، خواجہ نصیر الدین ، محمد بن محمد بن حسن صاحب 'تجرید الکلام' وغیرہ متوفی ۶۷۲ھ (کاظمین)

۱۸ - شیخ الفقہا ، محقق حلی ، جعفر بن حسن بن یحییٰ بن سعید صاحب کتاب 'شرایع الاسلام'متوفی ۶۷۶ھ(حلہ)

۱۹ - آیۃ اللہ علی الا طلاق ، علامہ حلی ، شیخ جمال الدین ابو منصور حسن بن یوسف بن مطہر صاحب کتاب 'القواعد'۔ متوفی ۷۲۶ھ (نجف اشرف)

۲۰ - نصیر الدین کاشانی بغدادی حلی ، علی بن محمد متوفی ۷۵۵ھ (نجف اشرف)

۲۱ - فخرالمحققین ، ابو طالب محمد بن حسن بن یوسف بن مطہر حلی صاحب کتاب 'شرح القواعد' وغیرہ متوفی ۷۷۱ھ

۲۲ - سید جلیل ، عالم نسابہ ، ابن معیہ ، تاج الدین ، ابو عبداللہ محمد بن قاسم بن حسین متوفی ۷۷۶ھ (نجف اشرف)

۲۳ - شهید اول ، ابو عبدالله محمد بن جمال الدین عاملی ، صاحب کتاب "اللمعه" و "الذکری" وغیره شهید محروق ۷۸۶ھ

۲۴ - شیخ فقیه ، ابوالحسن زین الدین علی بن خازن حائری متوفی ۸۲۰ھ

۲۵ - شیخ اجل ، فاضل مقداد ، ابو عبدالله المقداد بن عبدالله بن محمد بن حسین - صاحب کتاب "کنز العرفان" متوفی ۸۲۶ھ (بغداد)

۲۶ - شیخ ، زاہد ، عالم ، جمال السالکین ، ابو العباس ، احمد بن محمد بن فهد حلی اسدی صاحب کتاب "عدة الداعی" متوفی ۸۴۱ھ (کربلا)

۲۷ - شیخ شمس الدین محمد بن مکی عاملی ، شامی صاحب کتاب "موجز النفیسی" وغیره متوفی ۸۶۰ھ

۲۸ - ثقة الاسلام ، محقق کرکی ، نورالدین علی بن عبدالعالی عاملی صاحب کتاب "شرح القواعد" - متوفی ۹۳۷ھ

۲۹ - شہید ثانی ، شیخ جلیل زین الدین بن نور الدین علی بن احمد صاحب کتاب "شرح لمعه دمشقیه" وغیره شهید ۹۶۶ھ

۳۰ - عالم ربانی ، مولانا احمد بن محمد اردبیلی صاحب کتاب "آیات الاحکام" وغیره متوفی ۹۹۳ھ (مدفون نجف)

۳۱ - عالم جلیل ، محمد علی بن محمد بلاغی صاحب کتاب "شرح اصول الکافی" وغیره متوفی ۱۰۰۰ھ (کربلا)

٣٢ - شیخ جلیل، جمال الدین ابو منصور حسن بن شهید ثانی
صاحب کتاب 'معالم الدین الاصول' متوفی ١٠١١ھ
(جبع ، لبنان)

٣٣ - شیخ الاسلام شیخ بهائی ، محمد بن حسین بن عبدالصمد
جبعی عاملی حارثی صاحب کتاب 'المخلاة' وغیره
متوفی ١٠٣١ھ (مشهد رضا)

٣٤ - زاهد ورع ، مجلسی اول ، محمد تقی بن مقصود علی
صاحب کتاب 'شرح من لایحضره الفقیه' - متوفی
١٠٧٠ھ

٣٥ - مولانا ، محمد صالح مازندرانی صاحب کتاب 'شرح الکافی'
متوفی ١٠٨٠ھ

٣٦ - مربی الفقهاء والمحدثین ، حسین بن جمال الدین
محمد بن حسین خوانساری صاحب کتاب 'شرح دروس'
وغیره متوفی ١٠٩٨ھ (اصفهان ، تخته فولاد)

٣٧ - شیخ الاسلام و المسلمین ، مجلسی ثانی ، محمد باقر بن
محمد تقی صاحب 'بحار الانوار' وغیره متوفی ١١١١ھ
(اصفهان)

٣٨- فاضل هندی ، شیخ جلیل ، وحید عصر ، محمد بن حسن
بن محمد اصفهانی صاحب کتاب 'کشف اللثام' وغیره
متوفی ١١٣٧ھ (اصفهان)

۹۳- علامة الاوحد ، شیخ احمد جزائری نجفی صاحب کتاب 'قلائد الدر' متوفی ۱۱۵۰ھ (نجف)

۳۰- عالم جلیل ، محقق، آقا جمال الدین بن مولی الحسین بن جمال الدین خونساری ، متوفی ۱۱۵۵ھ (خونسار)

۳۱- حکیم متاله ، اسماعیل بن محمد حسین بن محمد رضا مازندرانی خواجوی صاحب کتاب 'شرح دعاء الصباح' متوفی ۱۱۷۳ھ (اصفهان)

۳۲- محقق وحید بہبہانی ، محمد باقر صاحب کتاب 'شرح مفاتیح' و 'حاشیہ مدارک' ، متوفی ۱۲۰۸ھ (کربلا)

۳۳- آیة الله العلامہ ، صاحب کرامات کثیرہ و مآثر عظیمہ بحرالعلوم ، سید محمد مہدی ، متوفی ۱۲۱۲ھ (نجف)

۳۴- شیخ اکبر صاحب کشف الغطاء شیخ جعفر بن شیخ خضر جناجی نجفی متوفی ۱۲۲۸ھ (نجف اشرف)

۳۵- میرزا قمی ، فقیہ جلیل ، ابوالقاسم بن محمد حسن جیلانی قمی صاحب کتاب 'القوانین' و 'جامع الشتات' متوفی ۱۲۳۱ھ (قم)

۳۶- مولانا احمد بن مولانا مہدی الزاق صاحب کتاب 'معراج السعادۃ' متوفی ۱۲۴۴ھ

۳۷- فقیہ کبیر ، شیخ محمد حسن نجفی صاحب کتاب جواہر الکلام ، متوفی ۱۲۶۶ھ (نجف اشرف)

۳۸- الرئیس العظیم ، الشیخ الانصاری ، مرتضی بن

محمد امین صاحب کتاب "الرسائل و المکاسب" متوفی ۱۲۸۱ھ (نجف اشرف)

۴۹- العلامۃ الکبیر، صاحب تصانیف کثیرہ، سید محمد مہدی قزوینی متوفی ۱۳۰۰ھ (نجف)

۵۰- مولانا محمد بن محمد باقر ایروانی، متوفی ۱۳۰۶ھ (نجف اشرف)

۵۱- آیۃ اللہ المجدد، میرزا محمد حسن شیرازی مولود ۱۲۳۰ھ در سامرا متوفی ۱۳۱۲ھ مدفون درنجف اشرف

۵۲- شیخ جلیل، فقیہ ورع، شیخ محمد حسن بن المولی عبداللہ الماقانی متوفی ۱۳۱۳ھ (مدفون نجف اشرف)

۵۳- آیۃ اللہ، الشیخ میرزا حسین، میرزا خلیل طہرانی متوفی ۱۳۲۶ھ (نجف اشرف)

۵۴- استاذ العلماء، مربی الفضلا، اخوند خراسانی، شیخ محمد کاظم، صاحب کتاب "کفایۃ الاصول" متوفی ۱۳۲۹ھ (نجف اشرف)

۵۵- فقیہ اہل البیت، سید محمد کاظم یزدی صاحب کتاب "العروۃ الوثقی" متوفی ۱۳۳۷ھ (مدفون نجف اشرف)

۵۶- انگریزوں کے خلاف عراق انقلاب کے زعیم میرزا محمد تقی شیرازی متوفی[1] ۱۳۳۸ھ (کربلا)

۱- سید احمد حسینی مد ظلہ نے الامام الحکیم "طبع اول صفحہ ۵۳ پر تاریخ وفات ۱۳۳۹ھ لکھی ہے، لیکن "ہدیۃ الرازی الی الامام المجدد الشیرازی" صفحہ ۶ پر ۱۳۳۸ھ میں زہر سے وفات لکھی ہے۔

۵۷- العلامہ الفقیہ شیخ الشریعہ اصفہانی ، شیخ فتح اللہ متوفی ۱۳۳۹ھ (نجف اشرف)

۵۸- آیۃ اللہ المتبحر ، شیخ عبداللہ بن شیخ محمد حسن مامقانی صاحب کتاب 'تنقیح المقال' وغیرہ متوفی ۱۳۵۱ھ (نجف اشرف)

۵۹- الشیخ العلامہ ، میرزا حسین نائنی ، متوفی ۱۳۵۵ھ (نجف اشرف)

۱- مجھے لکھنؤ میں آیۃ اللہ نائنی کی مجلس فاتحہ خوانی کا منظر یاد ہے ۔ اس مجلس میں تمام علماء لکھنؤ نے شرکت کی تھی اور عوام نے غم منایا تھا ، جناب کاظم حسین صاحب محشر مرحوم (متوفی نومبر ۱۹۴۱ع مطابق ۱۹ شوال ۱۳٦۰ھ) نے یہ قطعہ پڑھا تھا ۔

حیف در ملک شریعت اعلم واقف نماند
حامیِ اسلامیاں مرزا حسین نائنی
شور ہائے ہائے کرد ارضِ نجف را غم کدہ
ہر کہ و مہ بود گریاں در لباس ماتمی
در جمادی الاولیٰ بست و ششم نصف النہار
روح پاکش بست محمل سوئے مولانا علی
از عرب تا ملک ہندوستاں قیامت رو نمود
ہر کرابینم مصروف است در سینہ زنی
درس خارج فاتحہ خواں بر سر لوح مزار
علم دیں رطب اللساں در وصف صوری معنوی
محشر دل سوختہ سال وفاتش زد رقم
کردہ در جنت قیام آن عالم دین نبی
۱۳۵۵ھ

۶۰۔ مجتہدِ اکبر، سید ابوالحسن اصفہانی صاحبِ کتاب 'وسیلتہ النجاۃ' متوفی ۱۳۶۵ھ (نجف اشرف)
۶۱۔ مجددِ علمِ اصول، شیخ ضیاء الدین عراقی صاحبِ کتاب 'کتاب المقالات' وغیرہ متوفی ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۶۶ھ
۶۲۔ مجتہدِ اعظم، فقیہِ عصر، صاحبِ کتاب، سید حسین بروجردی متوفی ۱۳۸۰ھ (قم)

مجتہدِ اعظم کا منصب :

مجھ سے ایک سنی دوست نے پوچھا :
"مولانا آپ حضرات مجتہدِ اعظم کا انتخاب کیوں کر کرتے ہیں ؟"

میں نے عرض کیا :
"ہمارا نظامِ اعلمیت کا اصول افضلیتِ علم و عمل ہے۔اعلم چنا نہیں جاتا، خود بخود سامنے آ جاتا ہے۔ نجف اشرف یا قم میں کوئی کمیٹی نہیں بیٹھتی، الیکشن یا سلکشن نہیں ہوتا، پروپیگنڈا یا اقتدار کا ہنگامہ نہیں ہوتا۔ بڑے طلباء کے مجمع سے اپنے علم و عمل کی قوت سے دو چار فاضل حضرات ابھرتے ہیں، شیوخ و اساتذہ کی نظر پر چڑھتے ہیں اور لوگ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یہ حضرات طلباء کی صف سے نکل کر درسِ خارج

۳۔ آقای اصفہانی کی رحلت کا واقعہ لکھنؤ میں شاید سب سے بڑا یوم غم تھا، آپ کی مجلس فاتحہ خوانی آصف الدولہ کے امام باڑے میں منعقد ہوئی اور 'موت العالم موت العالم' کے بیج ہر شیعہ کے بازو پر لگائے گئے تھے۔

کے منبر پر آتے ہیں ۔ پھر ان مدرسوں میں ، عقل و فکر ، فہم کتاب و سنت کا ذوق سلیم رکھنے والا ۔ عدالت و ایمان ، تقویٰ اور اخلاق کے معیاروں پر پرکھا جاتا ہے ۔ اساتذہ و طلباء افاضل و مومنین میں احترام حاصل کرتا رہتا ہے ۔ بڑوں کی رحلت کے بعد یہ منتخب روزگار شخصیتیں آہستہ آہستہ ان مسندوں کی اہل سمجھی جانے لگتی ہیں ، ان کے فتووں کی اہل علم میں عزت ہوتی رہتی ہے ۔ عمر و تجربے کو درس و تصنیف و تالیف کی حیثیت چمکاتی ہے ۔ روشن فکری اور عالمی سطح پر اسلامی مرکزوں سے رابطہ پیدا کرتے ہیں ، تدبیر اور معاملہ فہمی ، ہمت کی بلندی اور تعصبات سے دوری بڑوں میں سب سے بڑے کو سامنے لاتی ہے اور نجف اشرف سے کربلا ، کربلا سے قم ، پھر عرب و افریقہ ، ایران و پاکستان ، کشمیر و ہندوستان ، افغانستان اور روس غرض ہر شیعہ آبادی کے خواص و عوام اس شخصیت کی طرف جھکتے ہیں ۔ لوگ اس کی تقلید کرتے ہیں اور وہ ذات مرجع اعظم بن جاتی ہے ۔"

نجف کا ماحول :

حضرت امیر المومنین علیہ السلام مدینۂ منورہ سے کوفہ تشریف لائے تو علم و حکمت کے مدرسے نے ایک نیا گھر بنایا ۔ امیر المومنین صدر مسند درس کتاب و سنت تھے اور اصحاب کبار حاشیہ نشیں و طلباء ۔ آپ کے بعد علم کے چشموں نے دریا کی صورت اختیار کی ۔ کوفہ سر چشمہ تھا ، بصرہ و بغداد اس کی

ندی اور دریا کے راستے۔ حلہ و نجف اشرف میں یہاں کے آب صاف و مقطر کی خوبصورت نہریں تھیں ۔ زمانے کی گردشوں نے ائمہؑ اہل بیت کو مدینہؑ منورہ سے کوفہ میں منتقل کیا ، امام حسن علیہ السلام سے امام جعفر صادق علیہم السلام تک پانچ امام بنیادی طور پر تو مدینہؑ منورہ ہی میں درس و تبلیغ زعامت و امامت کے فرائض انجام دیتے رہے مگر یہ حضرات کوفہ سے غافل نہ رہے ۔ کوفہ آتے تھے ، یہاں کے ۔ لوگ مدینہؑ منورہ میں حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے تھے ، یہ حضرات دمشق و بغداد ، سامراء و کاظمین ، کربلا و قم تک گئے ، جہاں گئے دبستان فقہ کے چمن لگ گئے ، مدرسے قائم کیے علما پیدا ہوئے ، فقہ کا سلسلہ قائم کیا ، آخر کا دور امامت امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہما السلام تک پہنچا تو سامراء مرکز ثقل بنا اور قدرت نے کوفہ سے روشن شدہ چراغ کو بغداد میں شعلہ ور کیا ، پھر بغداد میں آگ لگی اور شیخ الطائفہ حضرت ابو جعفر طوسی (متوفی ۴۶۰ھ) بغداد سے اصل مرکز نجف اشرف آ گئے ۔ نجف اشرف اس دن سے آج تک قرآن و حدیث ، فقہ و اصول ، عقائد و اخلاق کی علمی و عملی تبلیغات کا جامعہؑ کبریٰ چلا آ رہا ہے ۔ یہاں مختلف قبائل دینی علوم کے سربراہ بنتے رہے اور مختلف علماء نجف اشرف سے نکل کر قریب و دور علاقوں میں دینی تبلیغات کے لیے جاتے رہے ۔ ایران و توران کے علم دوست حضرات تحصیل علم کے لیے یہاں آتے تھے اور یہاں کی نور پاشی کو دیکھ کر یہیں رہ جاتے تھے ۔ خاندانوں کی یہ آمد و رفت اتنی زیادہ ہے کہ اس کی تاریخ منضبط

نہیں ہو سکتی ۔ ہواؤں کی قوت ، فضاؤں کی دل کشی علم و تقدس کے شیدائیوں کے لیے مقناطیس تھی خدا جانے کتنے خاندان کب یہاں آئے اور کتنے افراد یہاں کے علم و عمل سے مالا مال ہو کر دوسروں کی کوششوں یا اپنی خواہشوں سے کب ادھر اُدھر گئے کہ علم کی شمعیں فروزاں کریں اور ایمان کی روشنی سے دنیا کو منور کریں ۔

آیۃ اللہ الحکیم کا خانوادہ :

نجف اشرف کے قبائل میں طباطبائی خاندان کا رشتہ حضرت علی علیہ السلام کی نسبت سے کوفہ کا قدیمی خاندان ہے جو حالات کے ہاتھوں کوفہ سے نکل کر دنیا جہان کی گردشیں کھانے کے بعد عراق میں بھی آتا جاتا رہا ۔ آج ایران و ہندوستان و پاکستان میں بےشمار طباطبائی سادات آباد ہیں ۔ انھیں طباطبائیوں کی ایک شاخ سے ہمارے مخدوم کا سلسلہ ملتا ہے یعنی آیۃ اللہ السید محسن الحکیم بن سید مہدی بن سید صالح بن سید احمد بن محمود بن ابراہیم الطبیب بن امیر سید علی حکیم نجفی بن امیر سید مراد بن امیر سید اسد اللہ بن سید جلال الدین الامیر بن امیر سید حسن بن امیر مجد الدین بن امیر قوام الدین بن امیر اسماعیل بن ابی المکارم ، میر عباد نقیب عراق بن امیر ابوالمجد علی ملقب بہ شہاب نقیب عراق ۔ بن امیر عباد ، ابوالفضل بن امیر علی ابو ہاشم (امیرکا) متوفی محرم ۴۶۳ھ ۔ بن امیر حمزہ بن امیر اسحاق ابوالمجد بن امیر طاہر ، ابو ہاشم

بن امیر علی ، شہاب الدین ، ابو الحسین (شاعر) بن امیر محمد ، ابو الحسن (شاعر) نقیب (آپ کے متعدد تصانیف موجود ہیں ـ ۳۳۲ھ میں انتقال کیا) ـ بن امیر احمد ، فتوح الدین ، ابو عبداللہ (شاعر) بن امیر محمد ، ابو جعفر اصغر (ان کی اولاد مصر میں بھی ہے) بن امیر احمد الرئیس ، ابو العباد بن ابراہیم طباطبا ، زین العابدین (انھی کی وجہ سے یہ خاندان طباطبائی کہلایا) ـ بن اسمٰعیل دیباج ، ابو ابراہیم ، الشریف الخلاص ، بن ابراہیم الغمر (جن کا مرقد مبارک نجف اشرف و کوفہ کے درمیان موجود ہے) بن حسن مثنیٰ بن امام الزکی المجتبیٰ ابو محمد حسن بن امام امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہم السلام ـ

یہ خاندان علم و عمل ، دین و تقویٰ کے علاوہ خدمت روضہ حضرت علی علیہ السلام کی وجہ سے عراق میں بڑا محترم سمجھا جاتا ہے ـ متعدد حضرات علم و ادب میں مشہور تھے، کچھ حضرات سادات عراق کے نقیب ہوئے جو ایک سرکاری منصب تھا ، کچھ بزرگ قوم و مذہب کے فدائی تھے اور کچھ روضہ مبارک کے کلید بردار ـ

آیۃ اللہ کے والد بزرگوار:

طباطبائی خاندان میں ایک عالم کامل ، سید علی صاحب قبلہ تھے ـ یہ بزرگوار شاہ عباس صفوی کے طبیب خاص ، اور دربار میں امراء کے ہم مرتبہ تھے ـ شاہ عباس زیارت کربلا و نجف اشرف کے لیے آئے تو حکیم صاحب بھی بادشاہ

کے ساتھ تھے۔ آستانِ مقدس امیر المومنین نے دل موہ لیا۔ بادشاہ سے درخواست کرکے مجاورت حاصل کر لی اور زندگی بھر آستانِ نجف کی خدمت کرتے رہے۔

علم اور پرہیز گاری کے ساتھ ساتھ طب میں شہرہ تھا۔ امیرانہ منصب اور روضۂ حضرت علیؑ کی خدمت، نسب و حسب فضل و شرف نے لوگوں کو کھینچنا شروع کیا اور جناب سید علی، حکیم مشہور ہو گئے۔ بیمار آتے اور شفا پاتے تھے، علما و طلباء فیض یاب ہوتے تھے۔ جناب سید علی حکیم کی مہارتِ فن اور قابلیت کی گواہ ان کی تالیف 'المجربات الطبیہ' نامی کتاب ہے۔ جناب سید علی حکیم نے شہرت و عزت میں ایسا کمال حاصل کیا کہ ان کی اولاد 'الحکیم' کہی جانے لگی۔

آیۃ اللہ کے والد :

جناب سید علی الحکیم کے پوتے تھے جناب سید محمود اور جناب سید محمود کے پوتے جناب سید صالح جن کے چشم و چراغ تھے جناب حجۃ الاسلام علامہ سید مہدی اعلی اللہ مقامہ۔

آیۃ اللہ آقای سید مہدی الحکیم الطباطبائی اپنے عہد کے مقدس، متقی، بلند اخلاق، نیک کردار، علومِ اسلامیہ کے فاضل اور فقہ و اصول میں عالم کامل تھے۔ آیۃ اللہ خوئی رحمۃ اللہ علیہ اور سرکار آیۃ اللہ ملا محمد کاظم خراسانی علیہ الرحمۃ سے اصولِ فقہ پڑھی۔ علامہ شیخ محمد حسین کاظمی اور علامہ شیخ محمد طٰہٰ نجف، مجددِ عہد میرزا حسن شیرازی سے فقہ کی

تعلیم مکمل کی ۔ مقدس عہد حسین قلی مرحوم سے اخلاق و روحانیات میں فیض کمال پایا ۔

عمر کے ساتھ ساتھ علم و شہرت میں عروج حاصل ہوتا رہا ۔ قضارا ، لبنان کے شہر بنت جبیل کے عالم جلیل ، مقدس و فقیہ جناب مولانا شیخ موسیٰ شرارہ نے داعی اجل کو لبیک کہا ۔ بنت جبیل کے باشندے اپنے عالم جلیل سے جناب سید اسمٰعیل صدر اور جناب سید مہدی الحکیم کے فضائل سنا کرتے تھے، اس لیے لوگوں نے اعلم وقت آیۃ اللہ محمد حسین کاظمی سے دونوں بزرگوں میں سے ایک عالم کو طلب کیا ۔ آقای کاظمی نے جواب دیا کہ دونوں نجف اشرف چھوڑنا نہیں چاہتے ۔''الحکیم موقوف و صدر الدین محال'' مگر اصرار بڑھتا رہا آخر کار جناب سید حکیم کو دینی ضرورتوں کی خاطر نجف سے ہجرت کرنا پڑی ۔ آقای مہدی حکیم بنت جبیل پہنچتے ہی محبوب خلائق بن گئے ۔ وہاں کے لوگوں نے آنکھوں پر قدم لیے حجۃ الاسلام مہدی الحکیم مدت دراز تک خدمت دین کے بعد جمعہ کے دن ۸ صفر ۱۳۱۲ھ کو دنیا سے رخصت ہوئے ۔ آپ کا مزار پر انوار بھی بنت جبیل والوں کی زیارت گاہ ہے آقای مہدی الحکیم رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ تالیفات اور تین فرزند یادگار چھوڑے ۔

آپ کے تالیفات :

۱۔ 'تحفۃ العابدین' مواعظ میں ، طبع بنت جبیل، ۱۳۰۷ھ

۲۔ 'معارف الاحکام' فی شرح شرائع الاسلام ، فقہ استدلال

۳- 'شرح حجیۃ القطع' من ارجوزۃ الشیخ موسی شرارہ، اصول فقہ

۴- 'رسالۃ فی التعادل و التراجیح' اصول فقہ

۵- 'مجموعۂ رسائل'، فقہ و اصول[1]

یہ کتابیں اور بعض رسائل مکتبۃ العامۃ الحکیم نجف اشرف میں موجود ہیں۔

اولاد:

۱- مولانا سید محمود الحکیم المتوفی ۶ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ (نجف اشرف)

۲- مولانا سید محسن الحکیم

۳- مولانا سید ہاشم الحکیم متوفی ۴ رجب ۱۳۷۴ھ (بنت جبیل)

طلوع نیر اقبال:

سید مہدی الحکیم بنت جبیل سے نجف اشرف آتے جاتے رہتے تھے، اب کی مرتبہ اہل و عیال کو نجف اشرف چھوڑ کر لبنان تشریف لے گئے، مشیت خدا کا تقاضا تھا کہ سید محسن الحکیم

۱- جامعۃ النجف فی عصرها الحاضر ۔ الامام الحکیم السید محسن الطباطبائی ۔ 'اعیان الشیعہ' جلد ۴۸ صفحہ ۳۷۱، 'الذریعہ' جلد ۱ صفحہ ۴۶۱، جلد ۳ صفحہ ۴۵۰، جلد ۶ صفحہ ۱۶۱—۱۶۲ ۔'الاعلام' زرکلی جلد ۸ صفحہ ۲۵۷ ۔'نقباء البشر' قلمی ۔ الطبائیون فی العراق قلمی ۔ 'الحصون المنیعہ' قلمی

نجف اشرف میں پیدا ہوں ۔ غرۂ شوال[1] ۱۳۰۶ھ کو خاندانِ سیادت و شرف کا نیرِ اقبال طلوع ہوا۔ نجف اشرف کی مقدس سر زمین پر متولد ہونے والے فرزند نے ابھی عمر کے چھ سال ہی پورے کیے تھے کہ والدِ بزرگوار نے لبنان میں انتقال کیا ۔

والدۂ[2] ماجدہ نے گھر کی روایت اور خاندان کی رسم کے مطابق فرزند کو اس طرح پالا اور سید محسن الحکیم نے خدا کی طرف سے وہ سعادت و توفیق پائی کہ طبعیت دین کی طرف مائل ہی رہی۔ سات سال کی عمر میں ابجد اور ابتدائی منزلیں طے کرکے قرآن مجید شروع کیا، نو برس کے ہوئے تو نحو و صرف وغیرہ کا آغاز ہوا ۔

آقای سید محمود الحکیم خود افاضل علماء اور صاحبانِ درسِ نجف میں سے تھے ۔ اپنے چھوٹے بھائی کی دیکھ بھال کرتے اور تعلیم و تربیت میں حصہ لیتے تھے۔ مقدمات سے 'قوانین الاصول' تک سید مدظلہ کی تعلیم اپنے بھائی صاحب کی مرہونِ منت ہے قوانین کے علاوہ دوسری کتابیں اور خاص خاص علوم دوسرے

۱۔ شیخ محمد تقی آل الفقیہ العاملی : 'جامعۃ النجف' صفحہ ۱۰ طبع اول ، صور

۲۔ حجۃ الاسلام سید محسن الحکیم مدظلہ کی والدہ ماجدہ علامہ شیخ جعفر بن الشیخ عبدالنبی صاحب 'تکملۃ الرجال' کی صاحب زادی تھیں ۔ خاندان علم و عمل کی خاتون کو گھر بھی آفتاب علم و ماہتاب عمل کا ملا ۔

اساتذہ سے بھی حاصل کیے یہاں تک کہ درس[۱] سطحی سے فراغت ہوئی اور درسِ خارج کی نوبت آئی ۔

نجف اشرف کے حوزۂ علمیہ کی صدارت آیۃ اللہ محمد کاظم خراسانی فرما رہے تھے۔ بڑے بڑے علماء و طلباء آپ کے درس میں حاضر ہوا کرتے تھے ۔ سید محسن الحکیم بیس سالہ نوجوان ، بالغ نظر و فاضل ، ذکی و ذہین ، بلند حوصلہ اور نصیبہ ور اور جواں ہمت ، محنتی و نکتہ رس ، طالب علم کی صورت میں شریک درس ہونے لگے۔ ساتھی چونکے اور استاد کی خصوی نظر کا مرکز بنے لوگ سمجھے کہ نووارد ہوشیار ہے منزل پر جلد پہنچ جائے گا ۔ تین سال فقہ و اصول کے مسائل پر آقای خراسانی کی تقریریں سنتے رہے آخر علامۂ عصر ۱۳۲۸ھ میں رحلت فرمائے آخرت ہوئے ۔

۱۔ نجف اشرف میں دو طرح کی پڑھائی کا رواج ہے : درس سطحی اور درس خارج ۔

درس سطحی : اس میں طالب علم صرف کتاب کا سادہ مطلب سنتا اور سمجھتا ہے ۔ اس کا مقصد صرف فہم کتاب ہوتا ہے ۔ وہ کتاب کے مفہوم کو یاد کرتا ہے ۔ اس درجے کا طالب علم محصل یا مشتغل کہلاتا ہے ۔ اسے فاضل یا عالم متجزی یا مجتہد نہیں کہتے ۔

درس خارج : اعلیٰ درجے کے تقریری نظام کا نام ہے جس میں استاد ، کتاب اور نوٹ کے بغیر کسی علم کے مسائل پر اول موضوع سے آخر مباحث تک ترتیب‌وار تقریر کرتا ہے ۔

حجۃ الاسلام ، آیۃ اللہ ، مجدد اصول فقہ حضرت ضیاءالدین العراقی مرحوم و مغفور کا درس خارج صرف جید طلبا کے لیے مخصوص تھا ۔ مرحوم بیشتر تقریروں میں مشہور کتابوں پر تنقید فرماتے اور نئے سے نئے مطالب و مسائل پیش کرتے تھے ۔ اصول فقہ میں وہ اس زمانے کے سب سے بڑے اصولی مانے جا چکے تھے ۔ آقای محسن ا حکیم آقای ضیا عراقی کے درس خارج میں حاضر ہونے لگے اور پابندی کے ساتھ دو دورے[۱] مکمل کیے : پہلا دورہ فقط سماعت و مباحثہ میں گزرا ، دوسرا دورہ حافظے کی پختگی اور فہم و نکتہ یابی میں ۔ ذوق اور شوق کی وجہ سے از اول تا آخر لکھ بھی لیا اور یہیں سے محنت کے پھل نمودار ہوے ۔ سب نے محسوس کیا کہ طالب علم بڑھ کر آفتاب و ماہتاب کا جو اب ہونے والا ہے ۔ اس کے علاوہ شیخ ہی درس مکاسب اور بعض دوسری کتابوں کے اسباق میں ۱۳۴۲ھ تک شریک ہوتے رہے ۔

پانچ سال آقای مرحوم شیخ باقر جواہری سے فقہ اور اعلم علماء آقای میرزا محمد حسین نائنی غروی کے درس خیارات و صلٰوۃ

۱- دورہ : علم اصول فقہ یا فقہ کا از اول روز درس تا آخر روز درس کا سننا ، دورہ تمام کرنا کہلاتا ہے مثلاً ۔ شیخ و استاد ، طہارت کی تعریف سے دیت کے آخری مسئلہ تک ترتیب کے ساتھ تقریر کرتا ہے ۔ یہ تمام تقریریں تمام ہو جائیں تو دورہ کامل ہوتا ہے ۔ اسی اصول فقہ میں ادلۂ عقلیہ و نقلیہ کے مکمل و مفصل بیان کا نام دورہ ہے ۔

میں شریک ہوئے ۔ ۱۳۳۱ھ میں 'میراث الزوجہ' پر تحقیقی مقالہ لکھ کر علامہ مجاہد سید محمد سعید حبوبی کی خدمت میں پیش کیا ۔ آقای حبوبی علیہ الرحمہ نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا :

انـنا لـم نـعرف قـدرک حـتی الآن اما الآن و قـد رأیـنا هذا الـکـتاب فـقـد عـرفـناک حق المعرفہ ،	ہم ابھی تک تمہاری قدر نہیں پہچان سکے تھے ۔ اس کتاب کو دیکھ کر تمہاری واقعی قدر و قیمت معلوم ہوئی ہے ۔

نور پاشی و ضیا فشانی :

۱۳۳۳ھ ، اٹھائیس انتیس برس کی عمر تھی ، جنگ کے بادل چھائے ہوئے تھے ، طوفانوں اور زلزلوں کی زد میں آنے کے باوجود سید محسن الحکیم مسجد میں پڑھتے اور مدرسے میں پڑھاتے تھے ۔ سطحیات پڑھاتے پڑھاتے 'کفایہ' اور 'رسائل' کی تعلیم دینے لگے اور نجف اشرف کے طلباء نے قابلیت کا لوہا مان لیا ۔

۱۳۳۸ھ میں تبصرۂ علامہ کا درس خارج دینا شروع کیا ۔ دستورِ عام کے مطابق عنوانِ درس 'تبصرہ' تھا مگر تمام فقہی کتابیں زیر نظر ہوتی تھیں ۔ اسی کے ساتھ 'کفایہ' جلد ثانی کا درسِ خارج بھی دینے لگے ۔ اثناء درس میں تعلقات و شرح قلم بند کرتے جاتے تھے ۔

۱۳۴۲ھ تک پڑھنے پڑھانے ، لکھنے اور مطالعہ کرنے میں وقت گزرا ۔ کوشش و کاوش کا یہ دور اتنا سرسری نہیں ،

جسے میں نے لکھا اور آپ نے پڑھا - اتنے بڑے بڑے کاموں کے لیے شب و روز کی لگاتار جد و جہد، دوڑ دھوپ، گوشہ نشینی دن کی محنت، شب بیداری کی ضروری ہے - ذوق و نشاط کی رعنائی درکار ہے - اچھے اچھے استاد دو سبق پڑھا کر تھک جاتے ہیں - پھر درس سطحی کا بڑھانا اور ہے، درس خارج کا پڑھانا اور - لکھنے کے آداب اور ہیں، پڑھنے کے اصول اور - سید الحکیم کی محنت کا اندازہ اُسی کو ہو سکتا ہے جو ان منزلوں سے گزرا ہو - آپ پڑھتے تھے، لکھتے تھے، پڑھاتے تھے، میل جول رکھتے تھے اور پرہیزگاری میں بھی کامل تھے -

۱۳۴۷ھ میں آقای سید کاظم یزدی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تالیف 'عروۃ الوثقی' سے مسائل تقلید و اجتہاد اور دوسرا نماز آیات کا درس خارج شروع کیا - اہتمام یہ تھا کہ پورا درس تحریر کرتے جاتے تھے - 'عروۃ الوثقیٰ' کا درس اول کتاب سے کتاب الخمس تک مسلسل رہا اور کئی دورے ہوئے - شرح بھی مسلسل لکھتے رہے - ہر دورے کے اعادے میں اپنے مسودے پر بھی نظر ثانی فرماتے تھے - مطالب کی تبدیلی اور بحث کے پھیلاؤ سے کتاب کا نام بھی بدلتا رہا - پہلے اسے 'مختصر شرح عروہ' کہا - پھر 'مستند الفتویٰ' نام رکھا گیا - اس کے بعد 'مستمسک العروۃالوثقیٰ' پھر اس پر حواشی و اشارات کا اضافہ اب تک جاری ہے - کتاب بھی لکھتے جاتے ہیں اور ابتدائی جلدوں پر نظر ثانی بھی -

درس کی تیاری یا کتاب کی تالیف میں دو بڑی باتیں پیش نظر رہیں :

۱- روایات و استدلال میں استناد کی رعایت فرمائی - مثلاً عموماً کسی قول یا فتوے کے لیے صرف 'صحیح زرارہ' اور عبارت روایت کافی سمجھتے تھے - اب لکھا 'صحیح زرارہ عن ابی عبداللہ الصادق علیہ السلام' -

۲- فقہ و اصول کے مباحث میں جن کتابوں سے یا عالموں سے جو اقوال منسوب تھے ، براہ راست ان مصنفوں کی تحریریں دیکھیں اور نقل در نقل کو تحقیق اور مآخذ پر مبنی کیا - اس کام کی اہمیت اہل فن ہی جانتے ہیں - دس دس کتابوں کی ورق گردانی ، بے شمار مصادر کا مطالعہ پوری دل جمعی اور انتہا سے زیادہ توجہ چاہتا ہے - 'مستمسک' پر یہ محنت ، سید کے طبعی رجحان و نفسیات پر روشنی ڈالتی ہے ، محنت پژوہی ، حقائق تک رسائی ، فیصلے میں احتیاط ان کی زندگی کا شعار بن گیا ہے -

'عروۃ الوثقیٰ' کے علاوہ ، علامہ شیخ مرتضیٰ انصاری علیہ الرحمہ کی معرکہ الآرا اور لاجواب کتاب 'المکاسب' کا درس بھی دیتے رہے - 'المکاسب' نجف اشرف و کربلا ، قم ، مشہد ، اصفہان ، سامرا ، افغانستان اور لکھنؤ کے درس عالی کی سب سے بڑی کتاب ہے - اس میں مصنف نے تجارت اور کسب ، پیشے اور سرمایے کی فراہمی کے اسباب و علل پر فقہی انداز میں بڑی اہم بحثیں اور بہت مشکل مسائل قلم بند کی ہیں -

سید نے "المکاسب" اور 'رسائل'، 'فصول'، 'کفایہ' کے درس بھی پوری تیاری اور محنت سے دیے، حواشی لکھے، نوٹ تیار کیے اور فقہ کے تمام مسائل کا مجتہد نہ نقطۂ نظر سے جائزہ لیا ۔

سید کے نظریات تعلیم :

آقائی سید محسن الحکیم مدظلہ العالی کی سب سے اہم مصروفیت تھی تعلیم ۔ دن رات میں پانچ چھ درس کی عادت تھی ۔ محنت و مطالعہ، ذہانت و ذکاوت، انداز بیان اور قوت اجتہاد کا شہرہ تھا ۔ لبنان کے مقتدر عالم اور بیروت کے دینی رہنما جناب علامہ الشیخ محمد تقی آل الفقیہ العاملی مدظلہم شاگرد آیۃ اللہ الحکیم نے اپنی وقیع کتاب میں لکھا ہے :

استاد محترم، سید مد ظلہ کے آداب درس و تدریس کے خصوصیات نے انہیں خاص اسلوب عطا کیا تھا ۔ ان کے خاص نظریات کا انداز معلوم کرنے کے لیے چند واقعات کا ذکر ناگزیر ہے ۔

طالب علمی کی منزلیں :

ایک مرتبہ جناب سید نے فرمایا :

"طالب علمی کی تین منزلیں ہیں ۔

۱- اولها : 'مرتبۃ التلقی' وهی الایمان بصحۃ مایراه فی الکتاب والا عتقاد بما یقول الاستاد ۔
ثانیها : مرتبۃ التشکیک فی ذلک و المطالبۃ بالبرهان ۔
ثالثها : الجزم، بعد الاجتهاد فی البحث و التنقیب
(جامعۃ النجف صفحہ ۲۸)

۱- تلقی : مطالب کتاب کی صحت کا یقین اور اُستاد کی بات پر بھروسا

۲- تشکیک : ہر بات کو شک و شبہ کی زد میں لا کر سمجھنا اور دلیل طلب کرنا ۔

۳- جزم : چھان بین کے بعد اطمینان حاصل کرنا ۔

گویا طالب علم کو تدریجی طور پر آگے بڑھنا چاہیے ۔ پہلی منزل طے کیے بغیر آخری منزل تک پہنچنا خلاف اصول ہے اور ابتدائی مرحلے میں دوسرے اور تیسرے مرحلے کی کدوکاوش نقص ہے ۔

ایک مرتبہ فرمایا :

طالب علم صحیح نتیجے پر شک اور تردد کے بغیر نہیں پہنچ سکتا ، کسی بات کو بلا چون و چرا ماننا ، اساتذۂ قدیم اور مدرسین و مؤلفین کی عظمت کے سامنے عقل و خرد سے ہاتھ دھو لینا بہت سی غلطیوں کا باعث ہوتا ہے ۔

یعنی فاضل انسان علمی مسائل میں تقلید ، نقل قول ، دوسروں کی کہی ہوئی بات بیان کر دینے سے علم میں کمال نہیں حاصل کر سکتا ۔ بلکہ اسے ہر بات کی قدر و قیمت جانچنے کے لیے دعوی اور دلیل دونوں کو تولنا چاہیے ، خود بھی محنت کرے بڑی شخصیتوں کی عظمت سے دب جانا اور ان کی بات آیت و روایت ماننے سے فکری ارتقاء رک جاتا ہے ۔

ایک مرتبہ فرمایا :

جس زمانے میں ' کفایہ' پر نوٹ لکھ رہا تھا۔ اثنائے تحریر میں جہاں کہیں پیچ پڑ جاتا تھا ، فوراً دل کہتا تھا ۔ (مولانا) شیخ محمد حسین اصفہانی (متوفی ۵ ذی حجہ ۱۳۶۱ھ) میرے دعوے کی دلیل اور اس پر بحث ضرور طلب کریں گے تو میں یہ جواب دوں گا ، وہ یہ کہیں گے تو میں یہ کہوں گا ۔

کام کرتے کرتے دھیان آتا تھا کہ فلاں نجفی (ایک طالب علم) عبارت کی پیچ دار بات کا نکتہ ، ضمیر کا مرجع دریافت کرے گا ۔ یہ خیال آتے ہی گفتگو کا انداز وہی اختیار کر لیتا تھا ۔ یعنی بحث و تحقیق ، تصنیف و تالیف میں قاری کو سامنے رکھنا چاہیے ۔

یہ دھیان میں رہے کہ کم زور دعویٰ ، مبہم دلیل ، گنجلک عبارت مصنف کی بڑائی پر حرف لاتی ہے ۔ اپنی عظمت میں ڈوب کر بات کہہ دینا کوئی مفید کام نہیں ہے ۔

مسلمات کی حیثیت :

جناب علامہ سید[1] ہاشم معروف نجف سے رخصت ہونے لگے تو الوداعی اجتماع میں آقای حکیم بھی تشریف فرما تھے ۔

۱۔ جناب سید ہاشم معروف ، جبل عامل لبنان کے روشن فکر عالم اور مصنف ہیں موصوف کی تازہ ترین کتاب 'دراسات فی الکافی و الصحیح' حدیث کے تقابلی مطالعہ کی طرف پہلا قدم ہے ۔

آپ نے جناب ہاشم صاحب کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا :

ابواب فقہ میں عبادات کے سوا مسلمات سے ہوشیار رہنا چاہیے ۔ کیونکہ عوام اور طلباء میں بہت سی مشہور باتیں غیر مستند ہیں ۔ عوام کے ذہن میں متعدد ایسے مسلمات ہیں جنھیں فاضل آدمی تحقیق کی نظر سے دیکھے تو نہ کوئی ماخذ ملے گا نہ دلیل ۔

علم و فضل کا کمال نقل در نقل یا مسلمات کا قبول کرنا نہیں بلکہ جب تک ہر بات کی دلیل ، ہر دلیل کا ماخذ ، ہر نکتہ کا حوالہ مکمل نہ ہو تو دانش مند اور دانشور اسے معیاری بات نہیں مانتے علم کی یہ منزل ، تحقیق و اجتہاد کی منزل ہے ۔

پڑھنے کے ساتھ ساتھ لکھنا :

اثنائے درس میں طلباء سے فرمایا :

آپ لوگ جو پڑھتے ہیں، اسے قلم بند کرلیا کریں ، ایک مدت کے بعد جب آپ استاد ہوں گے اور مستقل حیثیت حاصل کریں گے ، اس وقت یہ تحریر کام آئے گی ۔ پھر لکھتے وقت قربت الٰہی کی نیت رکھیے ۔ لکھنا بھی عبادت ہے ، اس پر ثواب ملے گا ۔ یہ مطلب نہیں کہ میرا بیان کردہ مطلب بالکل صحیح ہے ۔ صحیح تو قول خدا ہی ہے ۔ عصمت رسول و اولیاء رسول صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کے لیے مخصوص ہے ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ آج حق و باطل کا امتیاز دشوار ہے ۔ جب مرتبۂ عالی پر پہنچیں گے ، اس وقت یہ ذخیرہ کام آئے گا اور آپ

کو اس وقت حق و باطل کی معرفت آسان ہوگی ۔

کئی مرتبہ یہ فرما چکے ہیں :

جو لوگ درس لکھتے ہیں وہ اشاعت کا خیال نہ رکھیں کیونکہ ان کا یہ عمل خود ایک مقدس عمل ہے ، عبادت ہے اس پر اجر ملے گا ۔ اگر رضائے خدا کے لیے انجام دیا جائے تو یہ لکھنا ثواب کا باعث ہے ۔ خود تحریر ، عملی فوائد یاد رکھنے اور غور و فکر کے لیے بھی معاون ہوتی ہے ۔ ترقی یا برتری کے لیے مدد کرتی ہے ۔

دعا کی اہمیت :

جناب سید مدظلہ کی عادت تھی کہ علمی پیچیدگیوں اور مشکل سبق کے موقع پر خود اعتمادی پر زور دینے کے بجائے خدا سے دعا فرماتے تھے کہ وہ مدد کرے اور دعاے افتتاح پڑھتے تھے :

اللھمہ اھدنا لما اختلف فیہ من الحق باذنک . . .
. . . . انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم''

غلطی کی اصلاح :

آپ نے فرمایا :

جس زمانے میں ، میں 'عروۃ الوثقیٰ' کی شرح لکھ رہا تھا اس وقت یہ اہتمام کرتا تھا کہ جو کچھ لکھوں ، وہ اس یقین کے بعد لکھوں کہ میری یقینی تکلیف ہے اور خدا کی طرف سے مجھ پر یہی فرض ہے ۔

یہ بھی فرمایا تھا :

میں بستر پر سونے کے لیے لیٹا ہوتا تھا ، اچانک مجھے کسی عبارت کی غلطی کا خیال آ جاتا تھا یا کسی مسئلہ کی صحت کا یقین نہ ہوتا تھا ، فوراً اٹھ کر اس جگہ غور کرتا اور اس اصلاح کر دیتا تھا ، خوف یہ تھا کہیں موت نہ آ جائے اور میری کتاب میں میرے قلم سے کوئی ایسی تحریر رہ جائے جس کی صحت کا مجھے یقین نہ ہو ۔

شخصیت کے بجائے بات :

مسجد ساباط میں درس دے رہے تھے ، تقریباً تیس فاضل طالب علم موجود تھے ، ایک مسئلہ بیان کیا ، پھر اس کی تفصیل و تشریح کی ، اس کے بعد دوبارہ تقریر کی ، جب کسی طالب علم نے اعتراض نہ کیا تو مجمع کو غور سے دیکھ کر فرمایا :

اس مطلب میں کوئی غلطی نہیں ہے؟

سب نے کہا ، جی نہیں ، بالکل صحیح اور صاف بات ہے ۔ کوئی کم زوری نظر نہیں آتی ۔ غالباً یہ جواب سن کر ، سید مدظلہ نے پھر تقریر فرمائی اور اس مطلب کو تیسرے طریقے سے بیان کیا ۔ پھر پوچھا ، طلباء نے پھر تعریف کی تو آپ نے فرمایا :

افسوس اس کا ہے کہ لوگ بات کہنے والے کو دیکھتے ہیں ، اصل بات کو نہیں دیکھتے ۔ ایک مرتبہ ، اپنے ایک عزیز کے

یہاں شادی میں بیٹھا تھا ، اسی موضوع پر علمی گفتگو شروع ہوگئی اور میں نے یہی تقریر کی جو اس وقت کی ، لیکن مجمع میں سب نے کچھ ایسی باتیں کیں کہ میں شرمندہ ہوگیا ۔ بات صرف یہ تھی کہ میرا سن اور علمی مرتبہ اس وقت ایسا نہ تھا کہ وہ حضرات اپنے مسلمہ مسئلہ یا اپنی معلومات کے خلاف یا رائے مشہور کے برعکس کوئی بات میری زبان سے سن کر مان لیتے۔

نقل اقوال اور حوالہ :

سید مدظلہ ، بحث و تحقیق میں صرف مشہور اور مسلم حضرات کے اقوال ہی کا مطالعہ نہیں کرتے ہیں بلکہ ان کی رائے ہے کہ مشہور و غیر مشہور تمام علماء کے افکار و خیالات کا جائزہ لینا چاہیے اور جہاں بھی حق ملے اسے قبول کر لینا چاہیے۔ درس کے دوران اکثر ایسے علماء کا حوالہ دیتے تھے جن کی کتابیں لوگوں کے علم میں نہیں ہیں ۔ بلکہ ایسے حضرات کی رائے بھی بیان کرتے ہیں جن کی کوئی تالیف نہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نقل قول ، یا بحث کے وقت وہ علماء کے احترام کا پورا خیال رکھتے ہیں ، انتہائی ادب اور سلیقے سے وہ قول کو رد کرتے ہوئے کہتے ہیں ، فلاں عبارت سے شاید یہی مطلب ظاہر ہوتا ہے ۔ شاید ہم اس کا مطلب نہ سمجھ سکے ہوں ۔ وغیرہ وغیرہ۔

مغفرۃ و رضوان ، دعا و احترام کا اس قدر لحاظ رہتا ہے

کہ شاید ہی کوئی عالم اس قدر احترام کرتا ہو ، سید مدظلہ کا خیال ہے کہ علماء اپنے اپنے مسلک کے اختلافِ علمی و دینی میں مخلص ہیں ، معصوم نہیں ، وہ اس خلوص کی قدر کرتے ہیں اور معصوم نہ ہونے کی بنیاد پر تحقیق کو آگے بڑھاتے ہیں ۔

مرجعیت کا آغاز و ارتقاء :

سید مدظلہ کو لگا تار اور مسلسل لکھنے پڑھنے نے خستہ کر دیا ، ڈاکٹروں نے کہا 'آپ کی بیماری کا علاج صرف یہ ہے کہ آپ آرام کریں اور کچھ ورزش فرمائیں ۔' سید مجبور ہو گئے اور جبل عامل تشریف لے گئے ۔ اس عرصے میں 'ملحقات عروۃ الوثقیٰ' پر تعلیقات لکھتے رہے ۔ دوسری مرتبہ پھر لبنان گئے اب کی مرتبہ بنتِ جبیل سے نجف اشرف آئے اور پھر مشغولِ درس و تدریس ہو گئے اب اہل نجف انہیں طبقہ' دوم کے قابل فخر اساتذہ میں شمار کرنے لگے ، نجف اشرف کے چند ممتاز حضرات کی توجہ ہوئی کچھ بغداد کے لوگ رجوع کرنے لگے ۔

۱۳۵۵ھ میں آیۃ اللہ میرزائے نائنی نے رحلت فرمائی تو ان کے بہت سے مقلدین نے جناب سید حکیم مدظلہ[۱] کی تقلید[۱] شروع کر دی ۔ زاہد عالم ؛ فاضل مقدس مولانا شیخ علی قمی

۱۔ تقلید کے معنی ہیں "اخذ الاحکام الشرعیہ عمن ثبت اجتہادہ" ثابت شدہ مجتہد سے احکام شرعیہ حاصل کرنا ۔ یعنی غیر مجتہد مقام عمل میں مجتہد کے فتووں کی روشنی میں احکام کا علم حاصل کرتا ہے ۔

رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳ـ۱ھ) کی علالت کے زمانے میں ۱۳۴۲ھ سے مسجدِ بندی میں نماز پڑھا رہے تھے ۔ آیۃ اللہ نائنی کے بعد لوگوں نے ان کی جگہ صحنِ علوی میں نماز کی درخواست کی چنانچہ شبِ وفات کی دوسری رات سے اب تک باب قبلہ کے بائیں طرف جنوب کی سمت مغرب کی نماز پابندی سے پڑھاتے ہیں ۔

۱۳۶۵ھ میں آیۃ اللہ ابو الحسن اصفہانی کی رحلت کے بعد آقای محسن الحکیم مدظلہ کی طرف خاص و عام کی نظریں مڑنے لگیں ۔ لبنان و عراق وغیرہ کے مومنین نے خصوصیت سے آپ کو مرجع قرار دے لیا ۔ چند مہینوں کے بعد آقای ضیا عراقی نے رحلت کی ، اب آیۃ اللہ سید حسین بروجردی مرحوم اور آیۃ اللہ حکیم مدظلہ دو نامور سب کے سامنے تھے ۔

۱۳۸۰ھ[1] میں آیۃ اللہ بروجردی نے وفات پائی اور اعلمیت

۱۔ آیۃ اللہ عظمیٰ آقای حاج سید حسین طباطبائی بروجردی ابن حجۃ الاسلام سید علی مرحوم ۱۲۹۲ھ (بروجرد) میں پیدا ہوئے ۔ درس سطحی و درس خارج سے فارغ ہو کر ۱۳۱۸ھ میں نجف اشرف تشریف لے گئے ۔ ۱۳۲۸ھ میں بروجرد آ گئے ۔ ۱۳۴۴ھ میں حج سے مشرف ہو کر نجف اشرف آئے ، آٹھ مہینے قیام فرما کر وطن واپس ہوئے ۔ ۱۳۶۴ھ میں قم میں ہجرت کی اور یہیں نماز صبح کے وقت ۱۲ شوال ۱۳۸۰ھ جمعرات کے دن واصل بحق ہوئے ۔ آیۃ اللہ بروجردی نے یورپ ، افریقہ اور ایشیا میں اسلام کی زبردست خدمتیں انجام دی ہیں ۔ آپ نے ہمبرگ ، لندن ، زنگبار وغیرہ میں دینی درس گاہیں اور کتب خانے قائم فرمائے اور متعدد تصانیف یادگار چھوڑیے ، جن میں 'جامع الاحکام' حدیث کی بڑی اہم کتاب ہے ۔

و مرجعیت قریب قریب آقای حکیم میں منحصر ہوگئی ۔

یورپ ، افریقہ ، ایران ، پاکستان ، کشمیر ، افغانستان اور ہندوستان کے بیشتر شیعہ حضرات آیۃ اللہ الحکیم ہی کی تقلید کرتے ہیں ۔ دینی معاملات میں آپ ہی سے رجوع ہوتی ہے ۔ بین الاقوامی طور پر آپ ہی کو شیعوں کا دینی زعیم سمجھا جاتا ہے ۔ اسلامی دنیا میں آپ کے وجود مقدس کو اسلام کی سربلندی کا ضامن مانا جاتا ہے ۔

تمام عالم سے خط آتے ہیں ، ساری دنیا میں جواب جاتے ہیں ۔ تمام معاملات سے باخبری ، ہر خبر کے نشیب و فراز سے اطلاع ، تمام مسلمانوں کے اخلاق اور سماجی حالات و ضروریات کی طرف توجہ رہتی ہے ۔ دین اسلام کی سربلندی کا دھیان رہتا ہے ، ہر وقت تبلیغ کا خیال ہے ۔ یورپ ، افریقہ اور ایشیا کے متعدد شہروں ، دیہاتوں ، قریوں اور آبادیوں میں آپ کے نمایندے (وکلا) موجود ہیں ۔ پاکستان جیسے ملکوں میں آپ کے نمایندے دورہ کرکے یہاں کے مذہبی حالات و ضروریات کا مشاہدہ کرکے جا چکے ہیں اور آیۃ اللہ ان تمام مقامات کی ضرورتوں کی کفالت فرما رہے ہیں ۔ تبلیغی اداروں کی مدد فرماتے ہیں ۔ مدارس دینی کو امداد دیتے ہیں ۔ مومنین ، طلبا اور علماء کی عزت افزائی فرماتے ہیں ، کتب خانے اور مسجدیں بنواتے ہیں ۔ مسائل دین کی کتابیں لاکھوں کی تعداد میں لوگوں تک پہنچاتے ہیں ۔

جب بھی مسلمانوں پر کوئی افتاد پڑتی ہے آپ اس کے دور کرنے کی جد و جہد فرماتے ہیں ۔ اسی لیے ہر خاص عام آپ پر جان قربان کرتا ہے ، فرماں روایان عالم اور جمہوریتوں کے صدر آپ کے احکام کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں ، تمام مسلمان علماء بلا امتیاز فرقہ و مذہب آپ کو واجب التعظیم جانتے ہیں، جس کا مظاہرہ روزانہ حاضر ہونے والے زائروں اور ملاقاتیوں کے ذریعہ ہوتا ہے ۔ صبح و شام سادے سے مکان میں معمولی سے فرش پر بیٹھا ہوا یہ عالم دین سینکڑوں دلوں کو مسرت اور آنکھوں کو اپنی زیارت سے منور کرتا ہے ۔

علمی آثار :

آیت اللہ السید محسن الحکیم مدظلہ کی عمر مبارک **اس وقت** تقریباً چوراسی برس کی ہے ۔ لیکن پڑھنے ، لکھنے ، رشد و ہدایت ، محنت و سعی جوانوں کی طرح کرتے ہیں ۔ آج کل ہزاروں خطوں کا جواب بے شمار فتووں کی تحریر ، لا تعداد اجازے لکھنے کے علاوہ تالیف و تصنیف کا سلسلہ بھی کم و بیش جاری ہے ۔

آپ کے تصانیف میں سے چند کتابوں کے نام یہ ہیں :

۱۔ 'میراث زوجہ' (غالباً پہلی مکمل تالیف) ۲۷ صفحہ کی یہ کتاب ۱۸ صفر ۱۳۳۲ھ کو انجام پذیر ہوئی

۲۔ 'مستمسک العروۃ الوثقیٰ' فقہ استدلالی کی بہترین کتاب اور 'عروۃ الوثقیٰ' کی اہم ترین شرح جس کے بارہ جزء ، ۶۱۰۲ صفحات میں چھپ چکے ہیں اور

تمام علماء و فقہا نے اس کی مدح کی ہے۔ اس کتاب کی پہلی جلد کا پہلا ایڈیشن ۱۳۶۸ھ میں چھپا اور اب تک اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔

۳۔ 'حقائق الاصول' 'کفایۃ الاصول' کی مقبول ترین شرح پہلا ایڈیشن ۱۳۷۲ھ میں چھپا یہ کتاب دو جلدوں میں ۱۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

۴۔ 'منہاج الصالحین' فقہ کا مکمل متن اور عملیہ جس کی عربی سہل و سادہ، مسائل واضح اور بہت زیادہ ہیں۔ پہلا ایڈیشن ۱۳۶۶ھ میں چھپا پھر متعدد مرتبہ شائع ہوا۔ اس کی دو جلدیں ہیں جو ۴۳۴ صفحات پر مشتمل ہیں۔

۵۔ 'دلیل الناسک' شرح مناسک الحج تالیف آیۃ اللہ میرزا حسین غروی نائنی طبع نجف اشرف ۱۳۷۷ھ ضخامت ۲۷۶ صفحات۔

۶۔ 'نہج الفقاہۃ' علامہ کبیر المرحوم شیخ مرتضیٰ انصاری کی مشہور کتاب 'المکاسب' کی شرح جس کی جلد اول ۶۵۴ صفحات پر ۱۳۷۴ھ میں نجف اشرف میں چھپی جلد دوم نظر ثانی کا انتظار کر رہی ہے۔

۷۔ 'شرح تبصرہ' فقہ استدلالی کی کتاب ۱۳۴۰ھ سے ۱۳۴۵ھ تک تحریر ہوئی۔ (غیر مطبوعہ)

۸۔ 'رسالہ فیما یتعلق بسجدتی السہو' ۱۷ صفر ۱۳۳۴ھ میں ۶۴ صفحات پر ختم ہوا (غیر مطبوعہ)

۹- 'رسالۃ فی بعض الفروع المتفرقۃ من الصلاۃ' فقہ استدلالی ضخامت ۳۳ صفحات تاریخ اتمام ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ -

۱۰- 'تعلیقہ علی نجاۃ العباد' اول مواقیت الصلاۃ سے آخر وقت عصر تک ضخامت ۳۲ صفحے -

۱۱- 'تعلیقہ علی الریاض' اجارہ سے مسائل نکاح تک ضخامت ۱۴ صفحات

۱۲- 'حاشیہ علی تقریرات الخوانساری' کتاب بیع تا شرائط العوضین -

۱۳- 'حاشیہ علی کتاب الربا' مستدرکات 'عروۃ الوثقی' (طبع بغداد ۱۳۴۴ھ) ربا کے علاوہ متفرق ابواب کے حاشیے بھی درج ہیں -

۱۴- 'شرح کتاب النافع' 'کتاب الطہارت' - ۱۳ رجب ۱۳۳۱ھ

۱۵- 'رسالۃ مختصرۃ فی الدرایہ' درایۃ حدیث پر ۱۳ صفحے

ان رسالوں کے علاوہ بے شمار کتابوں پر سید کے نوٹ اور حاشیے ہیں جو مکتبۃ العامۃ الحکیم نجف اشرف میں موجود ہیں -

(فارسی اور عربی کے عملیات کو شمار اس سلسلے میں نہیں کیا)

سیرت و کردار

آقای حکیم میدانِ جنگ میں :

ابھی ارادوں کی بندیاں اور شوق کی فلک پیمائیاں محوِ پرواز تھیں کہ جولائی ۱۹۱۴ء کو توپوں کی گرج اور فوجوں میں ہلچل شروع ہو گئی۔ چنگاریاں بھڑکیں اور آگ پھیلی، بلاؤں نے اتر کر پہلے مسلمانوں کو تاکا اور ایک نشیمن پر بجلی گری، کڑا کا ہوا، زمین ہل گئی۔ ترک تمام عرب کے مطلق العنان بادشاہ تھے۔ یورپ کی جنگ نے ترکوں کو للکارا۔ برطانیہ پورے زور شور سے تمام سمندروں کے ساحلوں پر چھا گیا۔ صورتِ حال کی سنگینی کی بدولت ترکی حکومت نے ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا۔ عراق میں تمام جوانوں کے لیے فوجی تربیت لازم قرار دی گئی۔ سیاست و ریاست کے قوانین نے حوزۂ علمیہ نجف اشرف کو بھی نشانہ بنایا اور آقای محسن الحکیم بھی قانون کے پابند کیے گئے۔

علماء کے لیے یہ وقت بہت سخت تھا، لیکن بلادِ اسلامیہ کا دفاع ضروری سمجھتے ہوئے انگریزوں کے خلاف تیاری پر سب رضا مند ہو گئے۔ سید مدظلہ کی جوانی کے دن، علمی مصروفیات شباب پر، ترقی کی علامتیں پیشانی سے ہویدا۔ اچانک جنگ کی بھیانک خبروں نے خاندان کی بڑی بوڑھی ماؤں کو بے چین کر دیا۔ جناب سید مدظلہ کی دکھیا والدۂ گرامی بھی پریشان ہوئیں مگر جناب سید کے تحمل اور استقلال نے حالات

کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا جس نے سب کا دل مضبوط کر لیا ۔ چھ مہینے کی مدت گزری ۔ حالات نازک سے نازک تر ہو گئے ۔ بصرے کی بندرگاہ پر انگریزی دباؤ بڑھنے لگا ، ترکوں کی پریشانی زیادہ ہوئی ۔ حرم حضرت امیرالمومنین علیہ السلام میں دعائیں ہونے لگیں ۔ حکومت نے علماء سے امداد مانگی ۔ علماء نے انگریزوں کو سرزمین مقدس سے روکنے کی اجازت دے دی ۔

۱۸ ذی حجہ ۱۳۳۲ھ ، ۷ نومبر ۱۹۱۴ع کو العلامتہ المجاہد السید محمود حبوبی ضیا و علماء کی سرکردگی میں شیوخ عرب کا ایک جتھا لے کر میدان کی طرف بڑھے ۔ غیر منظم سپاہی ، نا تربیت یافتہ افراد ، انگریزوں کی دشمنی اور وطن کی حفاظت کے لیے میدان جنگ میں پہنچ گئے ۔ یہ لوگ مشاہد مشرفہ کی حرمت کا تحفظ چاہتے تھے ، کافروں کے ستم سے مسلمانوں کو بچانا ان کا نصب العین اور دین خدا پر جان قربان کرنے کی سعادت ان کی آرزو تھی ۔ جناب سید محمود حبوبی اعلی اللہ مقامہ کا بڑھاپا ، فوج کا مقابلہ ، مشکلات سے سابقہ تھا ۔ اس مرد حر نے ساتھیوں کو دیکھا ۔ جناب سید محسن الحکیم اس نفس قدسی سے روحانی فیوض حاصل کر چکے تھے ، حبوبی ، سید مدظلہ کے مزاج سے واقف تھے ۔ حوصلے کی بلندی ، صبر کی قوت ، دور اندیشی اور تدبر کے قائل تھے ۔ اس فوجی مہم میں معتمد مشیر اور معتبر امین کی ضرورت پیش آئی تو سید الحکیم کو دست راست بنایا ۔ اپنی مہر سید مدظلہ کو عطا کی ۔ تمام معاملات کی دیکھ بھال کا سید کو مختار بنایا اور جنگ کے لیے تیار ہو گئے ۔

ترک سپہ سالار ان لوگوں کی جرأت و ہمت دیکھتے رہے اور یہ حضرات دشمن سے ٹکر لیتے رہے ۔ یہاں تک میدان کشتوں سے پٹ گیا ۔ دشمن نے ہوائی اڑا دی کہ سپہ سالارِ افواج مارا گیا ۔ ترکوں نے میدان چھوڑ دیا ۔ باقی ماندہ سپاہی یا جان بچا کے نکل گئے یا اپنے سیدوں کی حفاظت کے لیے جناب حبوبی اور جناب حکیم کے قریب آ گئے ۔ رسد کی کمی ساتھیوں کی موت ، تھوڑے سے آدمی تھے ، نہ گھوڑا نہ گاڑی ۔ کسی نے جناب سید الحکیم سے کہا : 'مولانا ! گھوڑا تو خرید لیں۔' سید کے پاس اس وقت سرکاری اور عوامی فنڈ موجود تھے اس کے باوجود جواب دیا : 'مجھے گھوڑے کی کیا ضرورت ہے ۔ تمام مجاہدین کے گھوڑے میرے قبضے میں ہیں ! گویا میرے پاس جو کچھ ہے وہ مجاہدین کے لیے ہے۔ اگر میری ذاتی ملکیت میں بھی کچھ ہوتا تو میں فوج پر خرچ کر دیتا ۔'

قوت و بہادری ، بلند ہمتی اور استقلال کی ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں ۔ وقت وہ آ گیا کہ جناب سید حبوبی کا دل بیٹھ گیا ۔ سید الحکیم مدظلہ ترکی سپہ سالار کے پاس جانے پر مجبور ہو گئے ۔ صورتِ حال بیان کرنا تھی ، مشکلات کے بارے میں گفتگو ضروری تھی ۔ آقای حبوبی نے جناب سید الحکیم کو حکم دیا کہ آپ جائیں ۔ اب گھوڑے کی ضرورت پڑی ، کوئی اپنا گھوڑا دینے کو تیار نہیں ہوتا تھا ۔ آخر ایک شیر دل جاں نثار آمادہ ہوا ۔ شیخ رحوم الظالمی نے اپنا گھوڑا پیش کیا ۔ لوگوں نے شیخ رحوم کو اس جرأت پر برا بھلا کہا ۔ انھوں نے

بڑی بے فکری سے جواب دیا کہ سید الحکیم کی زندگی میری زندگی سے زیادہ فائدہ مند ہے ۔ سید گھوڑے بر بیٹھے ۔ توپوں کی گولہ باری ، بندوقوں کی شعلہ فشانی میں سید آگے بڑھے اور سپہ سالار سے ملے ، تمام واقعات بیان کیے اور کہا کہ فوج میں سپہ سالار کی خبر موت نے افراتفری کر دی ۔ جرنیل مارے جا چکے ، سپاہی قتل ہو گئے ۔ کچھ لوگ میدان چھوڑ گئے ۔ ہم کچھ لوگ فرار نہیں چاہتے ۔ سپہ سالار نے پروپیگنڈہ لٹریچر دکھایا اور کہا : ہمیں سب واقعات معلوم ہیں ۔ بہر حال آپ گھبرائیں نہیں اور بخوشی واپس جائیں ، سید واپس آئے تو آقای حبوبی کو بخار تھا ، وہ اس صدمے کی تاب نہ لا کر رحلت کر گئے ۔ جناب سید نے اسی وقت تمام بڑے بڑے آدمیوں کو جمع کیا اور جناب حبوبی کا نگینہ مہر ہاون دستے میں رکھ کر چورا چورا کر دیا تا کہ اب یہ مہر کوئی استعمال کرکے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے ۔

میدان جنگ میں کرامت و شجاعت کے قصے یاد کر کے اب بھی جناب سید خدا کا شکر ادا کرتے ہیں ، عزت و حرمت کا یہ حال تھا کہ بعض اوقات گھوڑے پر سوار ہوئے اور حاضرین میں معزز لوگ رکاب تھامے تھے اور سید مدظلہ روتے تھے ، خوف خدا سے آنسو بہانے لگتے تھے ۔

میدان سے واپس آتے ہی پھر درس و تدریس ، تصنیف و تالیف میں مصروف ہو گئے اور جس طرح پہلے سیاست و قیادت سے دل چسپی نہ تھی ، اسی طرح آج تک لیڈر شپ سے دور ہیں ۔

دنیا کے جھگڑے اور سرکاری کاروبار میں دخل دینا آپ کے آداب میں نہیں ہے ۔ خالص دینی مشاغل اور دنیا سے بالکل الگ رہنے کی بدولت آج تمام دنیا انہیں دینی رہنما مانتی ہے ۔ اثر و اقتدار کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود کبھی ایوان حکومت سے رابطہ پیدا نہیں کیا بلکہ اسلاف کے طریقہ پر یوں عمل کیا کہ خود زعماء حکومت بھی حکم ماننے پر مجبور ہو گئے ۔

نہر سویز کا مسئلہ :

۱۹۵۶ء میں برطانیہ ، فرانس اور اسرائیل نے مل کر نہر سویز پر قضبہ کرنا چاہا ، مگر مصر نے فتح پائی ۔ جنگ کے زمانے میں عراقی عوام نے مصر کی حمایت میں کچھ مظاہرے کیے بادشاہ نے مظاہرین کے خلاف سخت احکام جاری کر دیے پولیس نے عوام کو شکنجے میں لے لیا ۔ ہزاروں عوام ، سکولوں کے طلباء، معزز شہریوں اور زعماء پر گولیاں چلیں ، گرفتاریاں ہوئیں اور عوام کو طرح طرح کی تکلیفیں دی جانے لگیں ۔ خوف زدہ عراق سید مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ، ہر شخص آغا کے حکم کا منتظر تھا ۔ سب کو یقین تھا کہ آغا مدظلہ کے بغیر یہ ہنگامہ فرو نہ ہوگا ۔ ادھر سیاسی حالات کے مطابق عراق ، مصر کے ساتھ اخلاقی ہمدردی تک پسند نہ کرتا تھا ۔ عراق اپنی حکومت سے اس بات پر ناراض تھے ۔ اس وقت سید مدظلہ کے لیے تین راستے تھے :

خاموشی ، اس کے نتیجے میں عوام کی جان مال اور آبرو کا نقصان تھا ۔

حکومت کی طرف داری ، اور عوام کو روکنا ، اس سے انگریزوں کی حمایت اور مسلمانوں کی مخالفت ہوتی تھی ، لیکن جناب سید مدظلہ کے لیے دنیاوی فوائد تھے۔

تیسری صورت اپنی حکومت کی مخالفت ۔ اس سے عوام مقبولیت حاصل ہوتی اوو سیاسی قیادت ہاتھ آتی ۔

جناب سید مدظلہ نے سیاست کے خار زار میں جانے کے بجائے ایسی راہ نکالی جس کا تعلق خلقِ خدا کی حفاظت اور احترام سے تھا ۔ آپ نے بادشاہ کو براہ راست ایک تار دیا ۔ جس میں ظلم کے خلاف احتجاج اور انسانیت کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے حکومت کے اقدامات کی مذمت کی اور بادشاہ کو احکام واپس لینے کا مشورہ دیا ، آپ کا تار یہ تھا :

جلالۃ الملک ۔ بغداد

إن اراقۃ الدماء البریئۃ بشکلها الوحشی المفظیع فی بلدنا المقدس لیدعوا الی القلق والا ستنکار العظیمین ۔ و من المؤسف اغضاء الحکومۃ عن ذلک و سلوکها طریق الارهاب لجمیع الطبقات

محسن الطباطبائی الحکیم

"اعلیٰ حضرت ! ہمارے مقدس ملک میں جس وحشیانہ اور درد ناک طریقہ سے بے گناہ افراد کا خون بہایا جا رہا ہے اسے بہت دکھ اور ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا

ہوں ۔ حکومت کی اس مسئلہ میں چشم پوشی اور تمام ملک کے باشندوں کو خوف زدہ کرنا انتہائی افسوس ناک بات ہے"

سرکاری افسروں نے یہ خط بادشاہ تک پیش نہ کیا ، سید مدظلہ نے دو دن کے بعد نماز جاعت میں جانا چھوڑ دیا ۔ اسی دن سے تمام علماء نے یہی طریقہ اختیار کر لیا بازار بند ہونے لگے، بغداد اور دوسرے عراق شہروں میں ہیجان برپا ہو گیا،آخر ارباب اختیار نے گھبرا کر حضرت آیہ اللہ کا تار بادشاہ کو دکھایا ۔ بادشاہ نے مجلس اعیان اور مجلس نواب کے دو صدر سید مدظلہ کی خدمت میں روانہ کیے جنھوں نے حاضر ہوکر شاہی خط پیش کیا :

سماحہ العلامہ حجہ الاسلام السید محسن الحکیم الطباطبائی

السلام علیکم ورحمہ اللہ و برکاتہ

و بعد ، فقد احطنا علماً ببرقیتکم بشان الحوادث الموسفہ التی وقعت فی النجف المقدس و قد امرنا الحکومہ بما یقتضی ۔

والسلام علیکم

بغداد فی ۳ کانون الاول ۱۹۵۶م

۲۹ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ — فیصل

حضور علامہ حجہ الاسلام سید محسن الحکیم الطباطبائی

ہمیں نجف اشرف کے افسوس ناک حادثے کے بارے میں اطلاع دی گئی ، ہم نے حکومت کو ضروری ہدایات دے دیے

ہیں ۔ والسلام علیکم ۔

اس کے بعد حالات اعتدال پر آ گئے قیدی رہا کر دئے گئے، مقدمات واپس لے لیے گئے، بے جرم و خطا مقتولین کے ورثا کو مطمئن کیا گیا اور جو کچھ آیۃ اللہ چاہتے تھے، وہ سب باتیں حکومت نے پوری کیں ۔

کمیونزم کا خاتمہ :

عراق میں شاہی کا خاتمہ ہوا ، فوجی حکومت نے مزدوروں اور کسانوں کے نام پر ملک میں نئے نظام کا پرچار شروع کر دیا ۔ سیاسی انقلاب کے نقیبوں نے مساوات کا اعلان کیا ، ظلم و ستم کے بجائے قانون و عدالت کی بحالی کا وعدہ کیا ، مگر شخصی حقوق و اختیارات کی نفی کرنے والا نظام ، عدل و انصاف کیسے کر سکتا ہے۔ مخالفت کا اظہار، آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ ماحول کا سہارا لیتا ہے ۔ کمیونزم ہر قسم کی آزادی سے محرومی کا نام ہے ۔ خون ریزی پر قانون کی قدغن نہیں ، جان اور مال کا نقصان ، عزت و اخلاق کا فقدان کمیونزم کا دستور ہے ۔ مذہب کا نام لینا جرم ہے ۔ مذہبی مراکز کا وجود اور علماء کی زندگی ممنوع ہے ۔ جہاں مزدور سے مزدوری لی جاتی ہے مگر معاوضہ بقدر خدمت نہیں ملتا ۔ پوری قوم کو روٹی کپڑے پر گزر کرنا ہوتی ہے۔ روٹی بھی وہ جو حکمران دے ۔ جہاں صرف چند آدمی حاکم ہوتے ہیں اور ساری قوم محکوم ۔ ایسا عقیدہ جس میں کسی کو کسی بات میں چون و چرا کی گنجائش نہیں ۔

جہاں بات سمجھی سمجھائی نہیں جاتی بلکہ مسلط کی جاتی ہے -

بغداد کا انقلاب بھی جمہوریت سے آمریت میں منتقل ہو گیا ایک بادشاہ کو مارا ، دوسرا آمر اس کی جگہ بیٹھ گیا ۔ نجف اشرف کی دینی زعامت مسلسل نشانہ بن رہی تھی - ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے بعد لگاتار آقای سید الحکیم کو بیان دینے پر مجبور کیا جا رہا تھا ۔ حکومت چاہتی تھی کہ حوزۂ علمیہ کی طرف سے مزید تائید کی جائے۔ حکام کی طرف سے بار بار دباؤ ڈالا جا رہا تھا ، حتیٰ کہ سید مدظلہ مجبور کر دیے گئے اور آپ نے لکھا :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولہ الحمد

مجلس السیادۃ للجھوریۃ العراقیۃ-

سیادۃ الزعیم الرکن عبدالکریم قاسم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

و بعد ، فانی احمد اللہ واشکرہ ، و اسئلہ ان یجعلکم من قادۃ العدل و انصار الحق الذین عناھم اللہ سبحانہ بقولہ الکریم "ان تنصر وا اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم" فان العدل اساس الملک و العطف علی الرعیۃ اول النصر و شکر اللہ تعالی یستوجب المزید ، و الظلم والا ستئثار من اکبر عوامل الدمار ، فسیروا مسددین علی ضوء تعالیم الاسلام و ھدی القرآن "واعتصموا بحبل اللہ جمیعاو لاتفر قوا" و اعتبر و ابمن مضی قبلکم ، فان اللہ سبحانہ و تعالت کلمتہ ، یقول : "و لقدا ھلکنا القرون

من قبلكم لما ظلموا و جاء تهم رسلهم بالبينات و ما كانوا ليؤ منو ا كذلك نجزی القوم المجرمين ثمّ جعلنا کم خلائف فی الارض من بعد هم لننظر كيف تعملون"

و لقد سرّنی ما يبلغنی عنكم من خطوات سديدة جبارة فی هٰذه الاونة القصيرة الامر الذی يستوجب لكم الا كبار و الاعظام ، لذلک ابارک لكم فيما اولا كم الله به وادعو لكم بحسن التوفيق لخدمة الدين و الاسلام، و المحافظة علی المصلاح العامہ والسلام عليكم ورحمة الله و بركاته ۔

محسن الطباطبائی الحكيم ٦ محرم ١٣٧٨ھ

خلاصۂ مرقومہ شریفہ : (امر بالمعروف)

بسم اللہ و حمد کے بعد ۔ سلام مسنون ۔

خدا کا شکر اور اس سے دعا ہے کہ وہ آپ کو قائدین عدل اور مددگاران حق میں شمار کرے اور آپ قرآن مجید کی اس آیت کے مصداق ہوں "اگر تم خدا کی مدد کرو گے ، خدا تمہاری مدد کرے گا اور تمھیں استقلال عطا کرے گا ۔" عدل ملک کی اساس ہے ۔ رعایا پر مہربانی فتح کی ابتدا ہے اور خداوند عالم کا شکر مزید نعمتوں کا سبب ہے ۔ ظلم اور ذاتی برتری کا اظہار تباہی کی سب سے بڑی وجہ ہے ۔ اس لیے قرآن مجید اور اسلام کے تعلیمات کی روشنی میں راستہ طے کیجیے "خدا کی رسی کو مل کر پکڑو اور اختلاف کا شکار نہ ہو" اپنے پیش رو لوگوں سے عبرت حاصل کرو ، خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا

ہے اور اس کی بات بہت بڑی ہے۔ "ہم نے تم سے پہلے قرن کے قرن تباہ کر دیے کیونکہ انہوں نے ظلم کیا تھا ۔ ان کے پاس رسول دلیلیں لے کر گئے مگر وہ ایمان نہ لائے ۔ ہم مجرموں کو یوں ہی سزا دیا کرتے ہیں ۔ پھر ہم نے ان کے بعد تمھیں زمین پر اگلوں کی جگہ دی تاکہ یہ دیکھ لیں کہ تمھارے کرتوت کیا ہوتے ہیں ۔"

مختصر سی مدت میں آپ کے عظیم منصوبوں کی تفصیل معلوم کرکے خوشی ہوئی ، یہ بات آپ کی عزت و قدر افزائی کا سبب ہے ۔ میں آپ کو خدا کی عطا کردہ صلاحیتوں پر مبارک باد دیتا ہوں ۔ دین و اسلام کی خدمتوں اور عوام کی فلاح و بہبود کی توفیق کے لیے دعا کرتا ہوں ۔ والسلام

۲۱ جولائی ۱۹۵۸ء محسن الحکیم الطباطبائی

عبدالکریم قاسم ، صدر عراق نے اس خط کے جواب میں یہ عریضہ لکھا :

سماحۃ المجتہد الاکبر السید محسن الحکیم دامت برکاتہ تلقینا کتاب سماحتکم بمزید الشکر ، سائلین المولی ان یوفقنا لاداء الواجب الملقی علی عاتقنا نحو الامۃ و حمایۃ موازین العدل و المحافظۃ علی المصالح العام ، مستمدین العون من عنایۃ اللہ و مؤازرۃ الامۃ و برکات ائمۃ الدین ۔

الزعیم الرکن
عبدالکریم قاسم ۸ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ
رئیس الوزراء

ترجمہ——

سرکار مجتہد اعظم سید محسن الحکیم صاحب دامت برکاتہ۔
انتہائی شکریے کے ساتھ آپ کا خط پڑھا، خدا سے توفیق کا طلب گار ہوں تاکہ قوم کے فرائض کا جو بوجھ اور عدل و انصاف، عوام کی فلاح و بہبود کا جو فرض میرے کاندھوں پر ہے، اس سے سبک دوش ہو سکوں۔ خدا کی عنایت سے امداد، قوم سے تعاون اور ائمہؑ دین سے برکتوں متمنی کا ہوں۔

۲۳ جولائی ۱۹۵۸ء

لیکن تھوڑے دنوں بعد صدر عراق کی انانیت بڑھی۔ پہلے اپنے ساتھیوں کو قید خانوں میں بند کرنا شروع کیا۔ پھر کسی کو جلا وطن کیا، کسی کو قتل، فوج اور پولیس کے اعلیٰ درجہ کے افسروں، تجربہ کار جرنیلوں کو موت کے گھاٹ اتار کر اپنے لیے راستہ صاف کیا۔ اس کے بعد اپنا منصوبہ سامنے رکھ کر کمیونسٹوں کو رخصت عام دے دی۔ ان لوگوں نے خون کے دریا بہا دیے۔ لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا۔

* قوم کے نام ور، بیدار مغز اور تجربہ کار لیڈروں کو پھانسیاں دے دی گئیں۔
* جس پولیس افسر نے کمیونزم سے اختلاف کیا، اسے قتل کر دیا۔
* جس بہادر فوجی افسر نے کمیونزم کا مقابلہ کرنا چاہا، اسے فنا کر دیا۔

* بے شمار بے گناہ سڑکوں اور گلیوں میں لٹکا دیے گئے کیونکہ انھوں نے ان غدار کمیونسٹوں کا ساتھ نہ دیا تھا ۔

* کتنے باپ اپنے جوان بیٹوں کے غم میں فریاد کر رہے تھے ۔

* کتنی مائیں اپنے جگر گوشوں کو رو رہی تھیں ۔

* کتنی بیوائیں اپنے وارثوں اور غم خواروں کے نہ ملنے پر تڑپ رہی تھیں ۔

ہر گھر میں ماتم تھا ، ہر آنکھ میں آنسو ، ہر دل تڑپ رہا تھا ، ہر طرف نفرین کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں ۔ قتل ، قید ، جلا وطنی ، سزا ، لوٹ ، مار آتش زنی کا سلسلہ یہاں تک بڑھا کہ جماعتوں اور قبیلوں کے قتل عام کی باری آ گئی تھی ۔ وہ تو کہیے کہ خدا نے کرم فرمایا اور وہ حضرات اٹھے جو کمیونزم کے مخالف تھے ورنہ ملک میں خاک کے ڈھیر کے سوا کچھ نہ بچتا ۔

کمیونسٹوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جو شخص یہی ان کا ساتھ نہ دے ، اسے تباہ کر دیا جائے ۔ اس مقصد کے لیے فہرستیں تیار ہوئیں ، تمام شہروں اور قریوں میں ان لوگوں کے مکانوں پر نشان لگا دیے گئے اور ۱۴ جولائی ۱۹۵۹ء کی تاریخ اس کام کے لیے معین ہوئی ۔ رات کو تمام شہر کی بجلی بند تھی ، تار کاٹ دیے گئے تھے ، ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع تھا اور طوفان برپا تھا ۔ وہ تو پولیس نے عقل مندی کی اور ان فسادیوں کا

ساتھ نہ دیا ورنہ جہاں پولیس نے غفلت برتی ، وہاں قیامت ڈھائی گئی ۔ عراق کی تاریخ میں یہ بھیانک دن ہمیشہ یاد رہیں گے ۔

آخر کار اس مرد با خدا نے معاملات کو حد سے بڑھتے دیکھ کر اپنے سکوت کو توڑا ، اپنی شرعی تکلیف پر عمل کیا اور ایک تاریخی تحریر لکھ کر دشمنان دین و انسانیت کی کمر توڑ دی اور خدا وند عالم نے اپنی توفیق سے آقای محسن الحکیم مدظلہ کی ایک سطر کو وہ قوت دی جو کسی بڑی سے بڑی فوج کو بھی نہیں ملتی ۔

آپ نے علان فرما دیا :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولہ الحمد

لا یجوز الانتماء الی الحزب الشیوعی فان ذلک کفر و الحاد او ترویج الکفر و الالحاد ، اعاذ کم اللہ و جمیع المسلمین عن ذلک و زادکم ایماناً و تسلیماً۔"

"کمیونسٹ پارٹی سے تعلق جائز نہیں ، یہ تعلق کفر و الحاد ہے یا کفر و الحاد کی اشاعت ہے ۔ خدا آپ کو اور تمام مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے اور خدا آپ کے ایمان اور فرماں برداری میں اضافہ فرمائے ۔"

ان فقروں نے دبے ہوئے جذبات کو سہارا دیا ، یہ اعلان مسلمانوں کی امداد کا فرمان تھا ، اسلام کے باغیوں کی تدبیریں

خاک میں مل گئیں ۔ گھر گھر یہی چرچا تھا ، ہر آدمی اسی فکر میں تھا کہ اب کیا ہو گا ، لوگ گروہ در گروہ علماء کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے مستقبل کے بارے میں سوالات کر رہے تھے ۔ کمیونسٹ کا لفظ دشنام ہو گیا ، توبہ نامہ آنے لگے ، سڑکوں اور چوراہوں پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے پرچم لہرانے لگے ۔ قیدی رہا ہو گئے ، مصیبتوں کے بادل چھٹ گئے ۔ دین کا آفتاب نکھر کر نکل آیا ۔ اسلام دشمن عناصر رو پوش ہو گئے ۔ عراق میں ناممکن تھا کہ کوئی آدمی اپنے تئیں کمیونسٹ کہہ سکے ۔

تمام علماء اعلام و اکابر ملت نے آقای حکیم کی حمایت کی ، سرکار آیۃ اللہ محمود حسینی شاہرودی ادام اللہ وجودہم ، آیۃ اللہ ابو القاسم موسوی خوئی ، آیۃ اللہ محمد جواد طباطبائی تبریزی ، آیۃ اللہ عبدالکریم زنجانی، آیۃ اللہ مہدی شیرازی جیسے نام ور و با قدرت و علم اعلام نے فتوے دے کر کفر و الحاد کی ناکہ بندی کر دی ۔

اسلام پر دوسرے حملے کا جواب :

۱۹۶۵ع میں ہندوستان نے پاکستان پر زبردست حملہ کر دیا ۔ جنگ عظیم کی تیاریوں اور بے مثال طاقت کے ساتھ ٹینکوں کی یلغار ، ہوائی جہازوں کی بمباری نے پاکستان کو کچلنے اور تباہ و برباد کرنے کی نیت سے پورے ملک کو دھواں دھار کر دیا ۔ پاکستان کی سرحدیں خالی تھیں ، ہماری فوج کو اچانک اطلاع ملی ۔ فوج اور عوام نے آگے بڑھ کر پہلے دشمن کا حملہ

روکا اور اس شان سے سپر بنے کہ دشمن کا حوصلہ ٹوٹ گیا۔ دوسری مرتبہ ہم نے جو ریل کر ہندوستانی زبردست فوج کو ریلا دیا تو امرتسر، دہلی، کلکتہ اور تمام ہندوستان میں ہل چل مچ گئی۔ دیکھتے دیکھتے دس بارہ دن کے اندر اندر دشمن چیخ اٹھا اور مسلمان فاتح و کامران قرار پائے۔

دنیا نے دیکھا کہ پاکستانی عوام، پاکستانی سپاہی، پاکستانی سپہ سالار، توپ بندوق سے زیادہ خدا پر بھروسا کرکے آگے بڑھے تھے۔ قرآن گلوں میں تھے، زبان پر 'نعرۂ حیدری' —یا علی—— اس نعرے سے گلیاں اور سڑکیں، میدان اور فضائیں گونج رہی تھیں۔ مسجدوں میں دعائیں تھیں، عبادت خانوں میں اللہ اکبر کی صدائیں تھیں۔ جسے دیکھیے اسلامی جذبے سے سرشار، خدا پر بھروسا کیے ہوئے، اولیاءاللہ اور پنجتن پاک کی امداد پر اعتماد کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا۔ عربوں نے یہ سب باتیں اخباروں میں نہیں پڑھیں۔ عرب اخبارات ہندوستان کے ہم نوا تھے۔ عرب صحافت پر اسلام دشمنوں کا قبضہ تھا۔ ہاں، ان لوگوں نے ٹیلیویژن پر دیکھا۔ وہ حیران رہ گئے۔ اب انھیں خیال آیا کہ اگر فلسطین کے معرکے میں ہم بھی دین کے سہارے لڑتے، خدا پر بھروسا کرتے تو یہ نتیجہ نہ نکلتا، قومیت، کمیونزم اور سوشلزم کے نظریات خدا سے انکار کی دعوت دیتے ہیں، قوم کو جذبہ سے محروم کرتے ہیں۔ ایرانی و تورانی، مصری و عراقی، شامی و لبنانی کی تفریق سے یہودیوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ انھوں نے عقیدہ چھین لیا اور اقتدار میں الجھا کر اپنے عقیدے کے سہارے مسلمانوں

کے قبلۂ اول پر قبضہ کر لیا ۔ اس کے بعد انھیں دین اور علماء دین کی پھر ضرورت پڑی ، مذہب کی طرف جھکاؤ بڑھا ۔ کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں نے اب دوسرا رخ اختیار کیا ، انھوں نے علماء کو جلا وطن اور قتل کی سزائیں دینا شروع کر دیں ۔ نئے نئے الزام تراشے ، نئے نئے بہانے نکالے ۔ دمشق کے علماء جلا وطن ہوئے ، مصر کے علماء قتل ہوئے ، سید قطب مرحوم کو تختۂ دار پر لٹکا دیا ۔ عراق نے پہلے دینداروں کو تاکا اور سب سے پہلے بغداد کے محترم و مقدس ، دین دار اور ایثار پیشہ پاکستانی تاجر جناب حاجی عبد الحسین جیٹھا بھائی گوکل کو پھانسی دی گئی ۔ حکومت نے اس مردِ مقدس و مخیر پر جاسوسی کا الزام لگا کر گرفتار کیا ۔ خبر کے پھیلتے ہی دینی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ۔ آقای حکیم مدظلہ نے حکومت سے باز پرس کی ، حکومت نے انھیں چھوڑ دینے کا وعدہ کیا ، لیکن وفا نہ کی اور کچھ دن بعد صفائی اور آزاد مقدمہ کی اجازت دیے بغیر تختۂ دار پر لٹکا دیا ۔ شہادت سے پہلے وہ مردِ باخدا روزے سے تھا ، پھانسی سے قبل اس نے قرآن مجید ہاتھ میں لے کر خدا سے فریاد کی اور اپنی بے گناہی کا اعلان کیا ۔ عبدالحسین مرحوم کی پھانسی نے دین دار حلقوں میں خوف و ہراس پھیلا دیا تھا اور لوگ مستقبل کے خطرے سے باخبر ہو رہے تھے مگر علماء نے خاموشی اختیار کی اور صبر کو شعار بنایا ۔

دو چار مہینے کے بعد شط العرب یا خلیجِ فارس کے مسئلے پر ایران و عراق میں کشیدگی پیدا ہوئی ۔ اب عراق حکومت کو

اپنا منصوبہ بروئے کار لانے میں آسانی حاصل ہو گئی ۔ صدر اور اس کے حواریوں نے نجف اشرف کو تاکا ، صیہونی اور سی ۔ آئی ۔ اے کی جاسوسی کا پروپیگنڈا اپنے شباب پر پہنچ گیا ۔ بے شمار عراقی معززین اور ایرانی تاجر اس الزام میں قتل کیے جا رہے تھے ۔ اب ایرانی ہونا جرم ہو گیا ۔ علماء سے رجوع کی گئی مگر انھوں نے اس سیاست میں دخل دینے سے انکار کر دیا ۔

آیۃ اللہ الحکیم کی غیر حاضری میں نجف اشرف کے طلبا پر مظالم :

آقای سید مدظلہ اپنی عادت کے مطابق اربعین کی مخصوصی[1] سے دو تین دن پہلے کربلائے معلیٰ تشریف لے گئے ۔ حکومت نے موقع غنیمت پایا اور اچانک دو تین مدرسوں میں چھاپا مار کر طلباء کو رات کے وقت گرفتار کرکے تھانوں میں لے گئے نجف اشرف میں اپنی نوعیت کا یہ بہت اہم اور پہلا واقعہ تھا ۔ آیۃ اللہ مدظلہ اس خبر کے سنتے ہی زیارت اربعین ملتوی کرکے نجف اشرف پہنچے اور حکومت نے فوراً طلباء کو رہا کر دیا ۔ مگر علماء و طلباء اپنی اس توہین سے بے حد متاثر تھے ۔ آقای[2]

۱۔ کربلائے معلیٰ میں بیس صفر کو جو یوم غم منایا جاتا ہے ، اسے اربعین کی مخصوصی کہتے ہیں ۔ اس زمانے میں تمام مومنین کربلا میں پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ نجف اشرف کے علاوہ طلباء پیدل سفر کرکے کربلا آتے ہیں ، یہاں علماء ان کا استقبال کرتے ہیں ۔

سید مدظلہ نے اس توہین کو اپنی توہین خیال فرمایا ، بے حد غم ہوا اور از حد افسردہ خاطر ہوگئے ۔ اس وقت آیۃ اللہ کی حالت دیکھکر دکھ ہوتا تھا ، سید کو معلوم ہوا کہ گزشتہ دن اور رات کو خاص خاص آدمی علماء و طلبا پر طعن و تشنیع کر رہے تھے ، طلباء کو بلا امتیاز ایرانی و پاکستانی تکلیفیں دے رہے تھے ، عجب سراسیمگی کا عالم تھا ۔ ایک گروہ کی کوشش تھی کہ طلباء و علماء کو مجروح کر دیا جائے ۔ ایرانی زواروں ، تاجروں ، شہریوں اور عام باشندوں کو جلا وطن کیا جا رہا تھا اور ان کے ساتھ بہت نا روا سلوک اختیار کیا گیا ۔

حکومت کے خاص نمایندے سرکار آیۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ عذر و معذرت کے ساتھ ساتھ دبی زبان سے کچھ اور باتیں بھی کہہ گئے ۔ دوسرے دن حالات اعتدال کی طرف بڑھے مگر جو وعدے کیے گئے تھے ، ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی گئی اور نجف اشرف میں خوف و ہراس کا اثر باقی رہا ۔ معلوم ہوتا تھا جیسے نجف اشرف کی مرکزیت کو ویران کرنے کا منصوبہ ہے ۔ ایرانیوں کے جانے سے مدرسے سنسان ہونے لگے ۔ ایرانی علماء بھی آپنی آبرو بچانے کی فکر میں تھے ، ایرانیوں کو جاتے دیکھکر پاکستانی بھی خطرہ محسوس کرنے لگے ۔ دوسرے ملک کے طلبا بھی اس خلفشار میں کیا پڑھتے ۔ دشمنانِ دین کا یہی مدعا بھی تھا کہ نجف اشرف کے مدرسے بے رونق ہو جائیں ، حوزہ علمیہ کا وقار ختم ہو جائے ،

علماء کی عزت نہ رہے ۔ مرجع آعظم کی عظمت کو ختم کر دیں ۔

آیۃ اللہ حکیم کے وقار کا عظیم مظاہرہ :

اربعین کے بعد عراق عوام اور طلباء خصوصیت کے ساتھ آیہ اللہ مدظلہ کے اشارے کے منتظر تھے ۔ ایک خاص قسم کی بے چینی پھیل رہی تھی ۔ لوگ چاہتے تھے کہ سرکار حکیم کچھ بولیں اور کچھ حکم دیں ۔ اچانک خبر مشہور ہوئی کہ آیہ اللہ ۱۴ مئی ۔ ۲ صفر چہار شنبہ کو قوم سے خطاب فرمائیں گے ۔ بدھ کے روز نجف اشرف میں انسانوں کا سیلاب ٹھاٹھیں مار رہا تھا ، لوگ اپنے دینی رہنما کی زیارت کے لیے بے چین تھے ۔ جوان اور بوڑھے آیۃ الحکیم کے ارشادات سننے کے لیے جمع ہو رہے تھے ۔ چار بجے سے حرم میں مجمع شروع ہوا اور دیکھتے دیکھتے پورا صحن مسلمانوں سے بھر گیا ۔ مجمع کی زیادتی اور صحن کی تنگی کا عالم یہ تھا کہ واقعاً تل دھرنے کی جگہ اور پہلو بدلنے کی گنجائش نہ تھی ۔ آخر حرم کے دروازے بند کر دیے گئے اور لوگ سڑکوں ، گلیوں کوٹھوں اور چھتوں پر جمع ہونے لگے ۔ ساڑھے چھ بجے کے قریب آیۃ اللہ کی موٹرکار نجف اشرف میں داخل ہوئی ، لوگوں کا کہنا ہے کہ انسانوں کا سمندر تھا جو سرکار کی زیارت کے لیے تڑپ رہا تھا ۔ دعاؤں اور درود و سلام کی نرم صداؤں کے ساتھ دروازہ حرم پر پہنچے ۔ علماء اور خدام حرم نے بڑھ کر استقبال کیا اور سید مدظلہ اسی مجمع کے ساتھ خدام کے کمرے میں تشریف فرما ہوئے ۔

پورے شہر میں خاموشی چھائی ہوئی تھی ، صحن میں

سرگوشیاں ہو رہی تھیں مگر مجمع میں آواز کی گونج اور باتوں کا شور نہ تھا ۔ یہ محسوس ہو رہا تھا جیسے حرم میں کوئی نہیں ہے ۔ سب مؤدب ، سب خاموش ، سب منتظر تھے ۔ آقای محترم کی تشریف آوری پر تھوڑی سی بے چینی معلوم ہوئی اور لوگ زیارت کے لیے اُٹھے ، مگر کوئی ہنگامہ ، کسی قسم کی بد نظمی نہیں ہوئی ۔ حرم میں کوئی باوردی سپاہی نظر نہ آتا تھا ، اسٹیج پر نہ کوئی مقرر تھا نہ شاعر ، ہر طرف با وقار انتظار تھا ۔

سید مدظلہ کے تشریف لاتے ہی جناب حجۃ الاسلام سید محمد بحر العلوم نے اعلان فرمایا کہ مرکزِ آیۃ اللہ کی طرف سے سماحۃ حجۃ الاسلام السید مہدی الحکیم آپ حضرات سے خطاب فرمائیں گے ۔ تلاوتِ قرانِ کریم کے بعد آیۃ اللہ کے کے فرزند آقای سید مہدی الحکیم حفظہ اللہ تشریف لائے اور کھڑے ہوکر اپنی لکھی ہوئی تقریر پڑھ کر سنائی۔ آپ نے اسلامی اصولوں کی برتری ، اسلامی تاریخ کے نتائج ، علماء کی خدمتوں کا ذکر کیا اور تمام دنیا کو مقاماتِ مقدسہٗ اسلامی کی عزت و احترام کا حکم دیا ۔ آپ نے یقین دلایا کہ علماء نجف اشرف ہمیشہ اسلام کی حمایت میں سینہ سپر رہے اور اب پھر وہ اس خدمت کے لیے کمر بستہ ہیں ۔ یہ تقریر وقار و احترام ، اعتدال اور معاملہ فہمی ، اطلاع اور بصیرت کے لحاظ سے بے مثال تھی ۔ مجمع ہمہ تن گوش بر آواز تھا ۔

تقریر کا متن :

خطـاب

الذى القاه سماحة الحجة الاسلام السيد مهدى الحكيم
من قبل والده الامام الحكيم دام ظله العالى

بسم الله الرحمن الرحيم

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته

أيها المؤمنون !
ان هذه الايام تحمل الينا و الى المسلمين كافة ذكرى اعظم مصيبة منى بها الا سلام و اصيبت بها الامة الاسلامية و هى فقد هانبيها العظيم الذى انشأ هذه الامة وحددلها معالم وجود ها و لم يكن فقد النبى يعبر عن خسارة رجل عظيم فحسب، بل كان يعبر ايضاً عن بداية اخطار عظيمة تهدد كيان الامة و تعصف بوجودها و تزعزع تماسكها و تلاحمها و تميح رسالتها و عقيدتها . . . . و هكذا كان فقد بدأت المحن و الفتن تعصب بالامة الاسلامية و رسالتها وكان الواعون من المسلمين بقيادة الائمة من اهل البيت سلام الله عليهم يواجهون تلك المحن و الفتن بقلب مطمئن و ارادة صامدة و روح مستعدة

للتضحية و الفداء و كانت القيادة الواعية لائمتنا الاطهار و سائر الواعين من ابناء الامة هي الضمان الوحيد لعدم الانحراف والقوة الضامنة في و جه ـ

و قد كلف ذلك ائمتنا عليهم السلام حياتهم . . فخر هذا الامام العظيم صريعاً في المحراب و هو يدافع عنكم و رسالتكم و كرامتكم و خراو لاده صرعي بين قتيل و مسموم و لم يترك أهل البيت سلام الله عليهم بالرغم من كل ما لاقوه من ألوان المحن و الاضطهاد خطهم العظيم و عملهم المتواصل في خدمة الاسلام و دفع الظلم عن الأمة و الحفاظ على مصالحها و مقاومة الحكام الظالمين الذين يتآمرون عليها و جاء بعد ذلك دور العلماء فكانوا ورثة الائمة في قيادتهم و امتداداً لدورهم في الذب عن مصالح الامة و الدفاع عن كرامتها و حماية تراثها و عقائدها ـ و قدكان العالم في مختلف العصور التي مرت بها الامة يعيش دائماً مع الناس و في قلوب الناس يذب عنهم اذا اضطهدو و يواسيهم اذا اوذوا و يعيش محنتهم اذا امتحنوا و يرفض اي مساومة مهما كانت لكي يظل الممثل الحقيقي لمصالح الامة و عقيدتها ـ

و تاريخ النجف ، نجفكم ايها المؤمنون في كل مكان! ايها المسلمون في ارجاء الارض! نجفكم الصامدة

المجاهد الثابت على خط ائمتكم الطاهرين . . . . .
ان تاريخ النجف اكبر دليل على هذه الحقيقة الناصعة لأن النجف منذعشرة قرون تقريبا و الى يومنا هذا هو مركز العلماء و بلد الحوزة العلمية التي تحمل رسالة الاسلام و فقه الامام جعفر بن محمد الصادق عليه السلام ـ و قداثبتت هذه الحوزة العلمية في مواقفها المختلفة التي وقفتها بقيادة علمائها الاعلام انها هي اللسان المعبر عن مصالحكم ـــ ايها المسلمون! و انهاهي القوة المستعدة للتضحية في سبيل كرامتكم و انها هي الجهة التي لاتقبل اى مساومة من المساومات على حسابكم ـ فكل الناس يعرفون حكومة و شعباً ان هذه الحوزة بمختلف قطا عاتها العربية و غير العربية هي التي تزعمت بقيادة علمائها الاعلام معركة الشعب العراقي الابي ضدالغزاة الانكليز حين دخل الاستعمار الكافر بلادنا بقوة السلاح و النار ـ فقد زحف العلماء بقواعدهم الشعبية الى خط النار للذب عن كرامة هذه الامة و طرد اعدائها الغزاة المستعمرين ـ

و كل الناس يعرفون ، ان المستعمر الكافر حين وجه الثورة المسلحة التي خاضها الشعب العراقي برعاية العلماء حاول ان يدخل في مساومات مع العلماء لكي يعزلهم عن دورهم الحقيقي بينما انهارت

كثير من الجهات الاخرى امام مساومات الاستعمار ـ
و قد كلف الحوزة هذا الصمود ثمنا غالياً اذبدأ
الاستعمار منذ و طأت قدمه هذه الارض الطيبه
يفكر فى القضأ على الحوزة العلميه و تفتيت
وجودها ـ و كل الناس يعرفون موقف العلماء يوم وضع
الاستعمار آنذاک المخطط الرهيب بتشريع القوانين
الكافرة التى استهدفت ابعاد الامه تدريجاً عن اصالتها
الفكريه و دينها القويم و اشاعه عوامل الفرقه
و البغضاء فى صفوفها و اخماد معانى العزة و الكرامه
و الرفعه فى نفوس ابنائها . . ثم تعاقبت الحكومات
واحدة بعد الاخرى و هى تجرى و فق هذا المخطط
بقصد او بدون قصد فى الأخذ بخناق الامه و
كبت حريتها و ارادتها و ارهاقها بالقوانين
الظالمه المرتجله ـ

و كل الناس يعرفون من الذى كان يعبر عن
ظلاماتهم و بؤسهم ، و يطالب بحقوقهم و مصالحهم
منذبدأ الناس يضطهدون فى عقائدهم و فى انفسهم
و يقاسون الظلم الاجتماعى و الظلم الاقتصادى
و الظلم الطائفى و الظلم العنصرى ، فى وجودهم و
كيانهم ـ

ان الحوزة العلميه بقيادة المرجعية العلياهى التى
كانت تقول كلمه الحق فى كل حين و سوف تقول هذه

الكلمة كذلك ان انشاء الله — اننا نريدان يصبح واضحاً كل الوضوح للشعوب الاسلامية وللحكومات ان هذا المركز الدين المتمثل بالحوزة العلمية جزأ لايتجزأ من كيان الامة لأنه الجزء المعبر عن عقيدتها و مصالحها و الحامى لرسالتها و تراثها ـ و على هذا الاساس يجب ان لايتأثر وضع الحوزة باى خلافات او نزاعات مهما كان مضمونها، و مهما كان الظرف فيها لأن الحوزة هى ممثلة الاسلام قبل كل شيء ، و ليست ملكاً لهذا الاقليم او لذاك لكى تزج فى الخلاف ـ

و المرجعية العليا تشعر بمسؤلية الحفاظ على الاسلام و المسلمين و التدخل لحل مشاكلهم اينما كانت هذه المشا كل ، لأنها بحكم ابوتها العامة المسلمين على اختلاف اقطارهم وشعوبهم تدرك بان من واجبها ان تقف موقف الاصلاح لحقن الدماء فى اى مشكلة من مشاكل المسلمين ، و لكن بالنحوالذى يحفظ الدين كرامته و للحوزة العلمية عزتها و هيبتها و قدرتها على الاصلاح و التاثير ـ و اننا نريد ان يصبح ايضاً و اضحاً كل الوضوح للمسلمين حكاماً و شعوباً ان العتبات المقدسة النجف الاشرف و كربلاء و الكاظمية و سامراء هى منارات الاسلام فى عراقنا الكريم ، شأنها فى ذلك شأن مكة المكرمة

و المدينة المنورة و القدس الشريف . . . . تهفوا اليها قلوب المسلمين و يقصدونها من كل درب و صوب ـ يؤدون فيها شعائرهم الدينية و يتقربون بتعظيمها الى الله سبحانه ـ و هى من اجل ذلك كانت منذ ابد بعيد و لا تزال تضم المسلمين من مختلف اقطار العالم الاسلامى و شعوبه يجدون فى ظلالها المقدسة حاجتهم من الغذاء الروحى و مثلهم الدينية الرفيعة ، كما انها تجعل العراق فى عداد البلاد المقدسة فى نظر المسلمين ، و تمنحه مكرمة يفتخر بها على كثير من البلاد الاسلامية ـ و ولابد ان تبقى هذه العتبات محتفظة بطابعها الاسلامى دون اى تخصيص، و يجب ان يظل المسلم من ابناء الامة الاسلامية قادرا على ممارسة الشعائر الدينية فيها ، و مواصلة العيش فى كنفها مهما كانت قومية مادام منسجمامع قيمها و مثلها ، و محتفظاً بكرامتها و يجب على المسلمين جميعاً شعوباً و حكومات ان يعملوا على تحقيق هذا الفرض و يقدموا كافة التسهيلات لاحترام هذه العتبات و تعظيمها و اعمارها ـ

ايها المسلمون !

و نريد ان يصبح واضحاً كل الوضوح اننا احوج مانكون دائماً و فى هذا الظرف العصيب بالذات و

نحن نواجه أكبر خطر يهدد الاسلام متمثلا فى الغزو الصهيونى الغادر - اننا احوج مانكون الى الشعور الحقيقى بالمسؤلية امام الله سبحانه و تعالى لانقاذ ارضنا المغتصبة و ارجاع فلسطين الى دار الاسلام و ان التصميم و العزم و الاخلاص و الارادة فى العمل الجاد و الابتعاد عن مظاهر الانحلال و التفسخ و الكلام غيرالهادف ، و التوكل على الله سبحانه و الاستعانة به بعد ذلك لمن اهم عوامل النصر -

ايها المسلمون !

و هناك مشئ بالغ الاهمية بهذا الصدد يجب التأكيد عليه هو بناء الجبهة الداخلية و التصدى لمعالجتها و حل مشاكلها المختلفة المتزايده اذ من الواجب القضاء على جميع عوامل التفكك و التفرقة و التصدع و الانهيار و امداد هذه الجبهة بعناصر القوة و العزيمة و الصمود . . . و لايمكنه ان يتحقق ذلك الابالتأكيد على القيم الروحية و الرجوع الى القاعدة الاسلامية و رفض الافكار الضالة ، و الانحراف الاجتماعية و القضاء على الفسا و الاجتماعى و الاثره و التفرقة و الطائفية و العصرية و اشعار المواطنين بحقوق المواطنة العامة و بالعزة و الكرامة - و بدون

ذلک فسوف نواجه العدو الصهیونی بمواطنین متفککین تعودوا الظلم والا ضطهاد و الاستسلام و لایمکن لمثل هذا المواطن المنهار روحیاً و اجتماعیاً ان یصمد امام الغزو و ان یثور علی الظلم و یثأر علی الظالم المغتصب ـ

و من الواجب علی حکام الشعوب الاسلامیة الالتفات الی هذه الحقائق الناصعة و العمل علی تحقیقها و الله سبحانه هو الموفق للصواب ـ

ارفعو ایدیکم بهذه الفقرات من دعاء الافتتأح:

اللهم انا نرغب الیک فی دولة کریمة تعز بها الاسلام و اهله و تذل بها النفاق و اهله و تجعلنا فیها من الدعاة الی طاعتک و القادة الی سبیلک و ترزقنا بها کرامة الدنیا و الآخرة ـ اللهم ، انانشکوا الیک فقد نبینا صلواتک علیه وآله و غیبة و لینا و کثرة عدونا ، و قلة عددنا و شدة الفتن بنا و تظاهر الزمان علینا ، فصل علی محمد و آل محمد و اعنا علی ذلک بفتح منک تعجله و نصر تعزه و سلطان حق تظهره و رحمة منک تجللناها و عافیة منک تلبسناها برحمتک یا ارحم الراحمین ـ

کلمۂ حق

سرکار محسن الحکیم مدظلہ کی طرف سے جناب حجۃ الاسلام سید مہدی الحکیم کی پیش کردہ تقریر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم و رحمۃ و برکاتہ

حضرات مومنین !

یہ دن ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لیے اس مصیبت کی یاد دلا رہے ہیں جس سے اسلام اور امت اسلامیہ کی آزمائش ہوئی تھی - اس نبی عظیم کی رحلت جس نے اس امت کو پیدا کیا اور اس کے وجود کے حدود قائم کیے - اس عظیم نبی کی رحلت فقط ایک بڑے آدمی کی وفات نہیں تھی ، بلکہ ان بڑے خطروں کی نشان دہی بھی تھی جو امت کی روح اور اس کے وجود کو چیلنج کرنے والے تھے ، جو امت کے اتحاد اور ہم آہنگی کو پارہ پارہ کرنے والے تھے - جو رسالت کے پیغام اور اس کے عقیدے کو نقصان پہنچانے والے تھے - ایسا ہی ہوا - امت اسلامیہ اور اس کے پیغام پر

مصیبتوں کا آغاز ہوا، فتنوں نے سر اٹھایا، پختہ عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں نے ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی قیادت میں مصائب و آلام کا بڑی حوصلہ مندی سے مقابلہ کیا ۔ ان کے ارادے پختہ اور وہ قربانی کے لیے کمر بستہ ، روحانیت اور فداکارانہ جذبے سے سرشار تھے ۔ ہمارے ائمہ اطہار علیہم السلام اور فرزندان امت کے مخلصوں کی قیادت اس بات کی مکمل ضمانت ہے کہ انسان کے ارادوں میں جھکاؤ نہ پیدا ہو اور اس کی ٹھوس اور زبردست قوت میں ذرہ بھر کمی واقع نہ ہو ۔

ہمارے ائمہ علیہم السلام نے اس سلسلے میں اپنی زندگی بھر تکلیفیں سہیں ۔ چنانچہ یہ عظیم امام حضرت امیر المومنین علیہ السلام محراب مسجد میں آپ کے لیے خدا کے پیغام اور آپ کی عزت و کرامت کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوئے ۔ اس کے بعد آپ کی اولاد میں کوئی تلوار سے شہید ہوا ، کوئی زہر سے ۔ رنگا رنگ مصائب اور طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کرنے کے باوجود ، اہل بیت علیہم السلام نے اپنا عظیم منصوبہ اور اسلام کی خدمت گزاری کا لگاتار سلسلہ نہ چھوڑا ۔ وہ امت سے ظلم و ستم کو دور کرنے کی کاوش اور امت کے بہبود کی کوشش فرماتے رہے ۔ ان حضرات نے

زبردستی قابو حاصل کر لینے والے ظالم حکمرانوں سے ٹکر لی ۔

علماء کا دور آیا تو وہ بھی اپنی پوری تاریخ میں آئمہ طاہرین کے وراث ثابت ہوئے انہوں نے امت کی فلاح و بہبود میں جد و جہد کی ۔ مسلمانوں کی غیرت کو دشمنوں کی زد سے بچایا۔ عقائد و میراث امت پر آنچ نہ آنے دی ۔ امت جس دور سے بھی گزری اس عہد کا عالم امت کے عوام کا شریک حال رہا ۔ ان کے ساتھ زندگی گزاری عوام کے دکھوں میں گھر کیا ۔ جب بھی ان پر کوئی افتاد آئی اس عہد کے عالم نے مسلمانوں کی پشت پناہی کی جب بھی ان پر کوئی سانحہ گزرا ، انہوں نے غم گساری کی اس عالم نے ان کے دکھوں میں برابر کا ساتھ دیا اور کسی قسم کی کوئی سودے بازی برداشت نہ کی تاکہ مصالح امت اور عقائد اسلامی کا صحیح نمونہ بن سکے ۔

پوری دنیا میں بسنے والے مومنو !

نجف اشرف اور آپ کے نجف اشرف کی تاریخ ۔ زمین کے گوشہ گوشہ میں رہنے والے مسلمانوں ، آپ کے نجف اشرف کی تاریخ آپ کے آئمہ طاہرین کے بنائے اصول کے مطابق مجاہدانہ اور فدا کارانہ کارناموں کی

تاریخ ہے ۔ نجف اشرف کی تاریخ ، روشن حقیقتوں کی سب سے بڑی دلیل ہے ۔ تقریباً ایک ہزار سال سے نجف اشرف علماء کا مرکز اور حوزۂ علمیہ کا شہر ہے ۔ اسلام کا پیغام اور فقہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا خزینہ دار ہے ۔ علمائے اعلام کی قیادت میں حوزۂ علمیہ نے مختلف موقعوں پر ثابت کیا ہے کہ نجف اشرف آپ مسلمانوں کے مفاد کی زبان ترجمان ہے اور حوزۂ علمیہ آپ کی عزت و کرامت کی راہوں میں قربانیوں کے لیے مضبوط اور طاقت ور مرکز ہے ۔ اور صرف یہی ایک محاذ ہے جو کبھی کسی سودے بازی کا قائل نہیں ہوا ہے ۔

حکومت اور قوم کے ہر فرد کو غیرت مند عراقیوں کا وہ معرکہ یاد ہے جو انھوں نے انگریزی استعمار کی قوت ، آگ اور جدید اسلحہ سے لڑا تھا ۔ نجف اشرف کا حوزۂ علمیہ جو عرب اور غیر عرب ممالک کے افراد پر مشتمل ہے اپنے علماء اعلام کی قیادت[1] میں سب سے آگے تھا علماء

۱- ۱۹۱۴ء کی جنگ میں جناب آیۃ اللہ محمد تقی شیرازی اور دوسرے ایرانی علماء اور عراقی علماء نے جہاد کا فتویٰ دیا تھا ۔ نجف اشرف کے ہندی (متحدہ ہند) افغانی ، ایرانی ، ترک طلباء اور علماء عراق کا دفاع کرتے ہوئے میدان جنگ میں کام آئے تھے ۔

نے اپنے قومی اور اسلامی وقار کے ساتھ مسلمانوں کی عزت و حرمت کی حفاظت کرنے کے لیے استعمار پسند دشمنوں پر بھر پور حملہ کیا ۔

ہر شخص کو معلوم ہے کہ جب کافر استعمار پسند نے مسلح انقلاب اور عراق عوام کی جنگ آزادی کو کچلنا چاہا تو علماء کو کچھ رعائتیں پیش کی اس نے علماء سے سودے بازی کی کوشش کی اس نے علماء کو ان کے فرائض سے دور کرنے کی جد و جہد کی ۔ بہت سے علاقوں کے لوگ اس کا شکار ہوئے مگر حوزۂ علمیہ نے اپنے استقلال اور کردار کو آنچ نہ آنے دی ۔ اور اس کے بدلے انگریزی تسلط کے زمانے میں بہت بڑی قربانیاں اور بہت بڑی قیمت ادا کی ۔ جب انگریزوں نے اس سر زمین مقدس پر قدم جما لیے تو اس نے سب سے پہلے حوزۂ علمیہ نجف اشرف کے وجود کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا ۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ علماء نے کیا موقف اختیار کیا ۔

کافر حکومت نے کافرانہ قوانین وضع کرنے کا خوفناک منصوبہ بنا کر امت اسلامیہ کے تمام علاقوں کو آہستہ آہستہ ان کی فکری صلاحیتوں کو کم زور کیا ۔ ان کے دین قویم کو ضعف پہنچانے کی مہم

شروع کی ۔ اس نے اختلاف اور دشمنی کے بیج بوئے
اس نے عزت و کرامت اور سربلندی کے احساس کو
دلوں سے مٹانے کی کوشش کی ۔ انگریزوں کے بعد
یکے بعد دیگرے حکومتیں بدلیں مگر سب اسی
منصوبے پر ارادتا یا بلا ارادہ رہے ۔ امت کا گلا
دبایا ۔ ہنگامی قوانین کے ذریعہ قوم کی آزادی ضمیر
کا خون بہایا ۔

ہر شخص جانتا ہے کہ ان پر ڈھائے جانے والے
ظلم و ستم کے خلاف کون بولا ، عوام پر سختیوں کے
خلاف کس نے احتجاج کیا ، کس نے ان کے حقوق
کا مطالبہ کیا جس دن سے عوام مظالم کا نشانہ بنے
ان کے عقائد ، ان کی جان ، ان کے اجتماعی اور
تمدنی حقوق ان کے اقتصادی حقوق ان کے
طبقاتی حقوق ان کے قومی حقوق ان کے وجود اور
ان کی روح پر جب سے ظلم شروع ہوئے اس دن
سے کون ان کی ترجمانی کر رہا ہے' ۔

۱- جب بھی حکومت نے کوئی ناجائز کام کیا ہے ۔ آیۃ اللہ
الحکیم مدظلہ نے حکومت کے نمایندوں کو بلا کر بہت نرمی
سے بات سمجھائی اور زیادتیوں کے خلاف تنبیہ کی لیکن
اتنی خاموشی سے کہ کسی کو خبر نہ ہوئی ۔ تاکہ
حکومت کا بھرم اور علماء کا وقار مجروح نہ ہو اور
دینی فریضہ ادا ہو جائے ، عدل بحال ہو ۔

حوزۂ علمیہ کی مرجعیت عظمیٰ ہی نے ہر موقع پر حق بات کہی ہے اور اب پھر وہ حق بات کہی جانے والی ہے۔ انشاء اللہ۔

ہم ایک مرتبہ پھر اچھی طرح واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ تمام اسلامی گروہ اور حکومتیں یاد رکھیں۔ یہ دینی مرکز جو ''حوزۂ علمیہ'' کی شکل میں قائم ہے، وہ امت اسلامیہ کا ایک جزو لاینفک ہے اور فقط یہی ایک حصہ ہے جو اسلامی عقیدے، اسلامی پیغام، اور امت کے دینی مفادات کا حامی اور محافظ ہے۔ لہٰذا حوزۂ علمیہ کی حیثیت پر کسی اختلاف اور کسی نزاع کے سہارے دست درازی نہ کی جائے، اس کی وضع کو بدلنے کی کوشش نہ ہونا چاہئے کوئی بھی مدعا ہو اور چاہے حالات کیسے ہی تقاضے کریں کیونکہ حوزۂ علمیہ نجف ہر چیز سے ماوراء ہو کر صرف اسلام کی نمائندگی کرتا ہے۔ حوزۂ علمیہ نہ اس ملک کی ملکیت ہے، نہ اس ملک کی تاکہ اسے کسی اختلاف میں الجھایا جائے۔

۱۔ نجف اشرف کے نظام تعلیم و تعلم کے افراد، طلبا اور اساتذہ کو مجموعی طور پر حوزۂ علمیہ کہا جاتا ہے۔
مرجعیت عظمیٰ سے مراد اپنے عہد کا مجتہد اعظم اور جس کی تمام دنیا کے شیعہ تقلید کرتے ہیں۔

مرجعیت علیا ، اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے بارے میں اپنے فرائض سے باخبر ہے ۔ دنیائے اسلام میں جہاں بھی مشکلات ہیں وہ انہیں حل کرنے کے قابل اور دخل دینے کے لائق ہے ۔ مرجعیت علیا تمام مسلمانوں کے لیے باپ کا مرتبہ رکھتی ہے ۔ چاہے وہ کسی علاقہ میں ہوں ، چاہے وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں ۔ اسے اپنا فرض معلوم ہے ، وہ مسلمانوں کے ہر مشکل مرحلے میں خوں ریزی سے بچا کر اصلاح پر قادر ہے مگر صرف اسی انداز میں کہ جس میں دین اور کرامت مذہب برقرار رہ سکے اور اصلاح و اثر کے لیے حوزۂ علمیہ کی قوت ، عزت ، ھیبت محفوظ رہ سکے ۔

ہم مسلمان حاکموں ، (قبیلوں) اور جماعتوں کو اچھی طرح سمجھا دینا چاہتے ہیں کہ عتبات مقدسہ ، نجف اشرف ، کربلا ، کاظمین اور سامرا ، عراق کریں میں اسلام کے مینار (ہدایت) ہیں ، ان کا مرتبہ وہی ہے جو مکۂ مکرمہ ، مدینۂ منورہ اور بیت المقدس کا ہے ۔ مسلمانوں کے دل یہاں جھکتے ہیں ۔ گوشے گوشے کے مسلمان یہاں آتے اور اپنے دینی مراسم بجا لاتے اور ان مقامات مقدسہ کی تعظیم کرکے خدا سے قربت چاہتے ہیں ۔ اسی بنا پر ان مقدس مقامات پر مدت دراز سے آج تک دور دور

کے اسلامی علاقوں کے مسلمان یہاں حاضر ہوتے ہیں۔
ان عتبات عالیہ کے سایے میں وہ اپنی روحانی غذا حاصل کرتے ہیں، اور مرادیں پاتے ہیں ۔ دین کے بلند ترین مثالی نمونے دیکھتے ہیں۔ ان مقامات مقدسہ ہی کی بدولت مسلمانوں کی نظر میں عراق مقدس ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ اسے وہ اعزاز و احترام حاصل ہوتا ہے جس کی بنا پر عراق بہت سے ملکوں پر

۱۔ حقیقت کی ترجمانی اسی کا نام ہے۔ واقعاً ہم دور دراز ملکوں کے باشندے حجاز و عراق و ایران میں دینی قدروں کو زندہ دیکھنے کی تمنا لے کر وہاں جاتے ہیں اور اس کے برخلاف معاشرہ دیکھ کر شرمندہ ہوتے ہیں ۔ ابھی سفر عراق میں ایک روز میں ایک مقدس شہر میں خط بنوانے کے لیے ایک حجام کی دوکان پر گیا ۔ حجام نے سامان حجامت کو پاک کیا پھر کام شروع کیا ۔ یہ عمل دیکھ کر خوشی ہوئی ۔ وہ خط بنا رہا تھا ، میں نے محسوس کیا کہ جیسے باہر سے نہیں دوکان کے کسی اندرونی حجرے سے چھوٹی اور دبی ہوئی آواز میں ریڈیو سے گانے ہو رہے ہیں۔ میں نے اس حجام سے کہا : 'یا اخ أهذا صوت رادیوکم' ؟ وہ شخص ، معذرت کرتا ہوا ، اندر گیا اور ریڈیو بند کرکے آ گیا ۔ میں نے کہا : بھائی ! معاف کیجیے گا ، اس شہر کے کچھ احترامات ہیں جو ہم سب پر واجب ہیں ۔ اگر ہم ان باتوں کا خیال نہ کریں گے تو دین کے دشمن اس سے فائدہ اٹھائیں گے ۔

فخر کرتا ہے ۔ لہذا کسی امتیاز و خصوصیت کے بغیر ، ان عتبات کو اسلامی رنگ پر باقی رہنا چاہیے اور یہاں کے فرزندانِ اسلام پر فرض ہے کہ وہ دینی اصولوں پر کاربند ہیں ، وہ اپنی زندگی اسلام کے سائے میں بسر کریں ۔ اس سے بحث نہیں کہ ان کی قومیت کیا ہے ۔ انھیں عتبات کی کرامت ، مثالی حیثیت اور اہمیت کا خیال کرنا ہوگا ۔ تمام مسلمان اور تمام حکومتیں اس مقصد کو برقرار رکھنے کی جد و جہد کریں اور ان عتبات کی رونق ، تعظیم اور عوام کے لیے با احترام آسانیاں مہیا کریں ۔

برادرانِ اسلام !

ہم پوری طرح واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ان سخت حالات میں ہمیشہ سے زیادہ ہماری ضرورت یہی ہے ۔ ہم اس وقت جس سب سے بڑے خطرے سے دو چار ہیں اور وہ غدار صیہونی چیلنج ہے ۔ اپنی چھنی ہوئی زمین کو آزاد کرانے اور فلسطین کو اسلامی شہر بنانے کے بارے میں خدا کے حضور میں جواب دہی کے لیے تیار رہنا چاہیے آج ہمیں اپنی مسئولیت اور جواب دہی کا پورا شعور حاصل کرنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے ۔

عزم صمیم، خلوص نیت ، پختہ ارادہ، انتھک محنت کی ضرورت ہے ۔ انتشار انگیز مظاہرات اور بے فائدہ تفریریں بے کار ہیں اور فتح مندی کا سب سے بڑا عامل خداوند عالم پر توکل اور اس سے امداد کی دعا ہے ۔

مسلمانو !

اس سلسلے میں سب سے اہم بات ہے اندرونی محاذ کی درستی اور اس کی بہتری کی کوشش ، اس کے مختلف اور روز افزوں مشکلات کا حل ۔ اس محاذ کو پوری قوت ، عزیمت اور ٹھوس بنیادوں پر مضبوط کرنا ضروری ہے ۔ افتراق و انتشار ، پھوٹ اور قتل کے تمام عوامل کو ختم کرنا چاہیے ۔ یہ سب باتیں اسی وقت انجام پذیر ہو سکتی ہیں جب روحانی بنیاد استوار ہو ، اسلامی قواعد کی طرف رجوع ہو ۔ گم راہ کن افکار اور اجتماعی تقاضوں سے رو گردانی کو ترک کیا جائے ۔ معاشرتی تباہ کاریاں ، اپنا گھر بھرنا ، گروہی سیاست ، نسلی امتیازات ، کا قلع قمع کیا جائے ۔ عزت و احترام کے ساتھ اہل وطن کے وطنی حقوق بحال کیے جائیں ۔ ورنہ ہم صیہونی دشمن کا مقابلہ کرتے وقت بکھرے ہوئے نظام ، ظلم و جبر اور قہری فرماں برداری کے عالم میں کیا کر سکیں گے ۔

روحانی اور معاشرتی خودکشی کی سرزمین میں جنگ کا مقابلہ ناممکن ہے ۔ ظالم اور غاصب کے ظلم کی کلائی کو مڑورنا دشوار ہے ۔

تمام اسلامی ممالک کے سربراہوں کو ان روشن حقائق کی طرف توجہ کرنا چاہیے اور ان امور کو بروے کار لانے کی کوشش کرنا چاہیے ۔
خداوند بزرگ و برتر صحیح راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعاء افتتاح کے یہ جملے عرض کریں ۔
یا اللہ ! ہم تیری بارگاہ سے ایسی کریم حکومت کے خواہش مند ہیں جس کے ہاتھوں اسلام اور اہل اسلام کو طاقت حاصل ہو ۔ نفاق اور اہل نفاق رسوا ہوں ۔ اس حکومت میں ہمیں اپنی راہ اطاعت کا داعی اور اپنے راستے کا قائد بنا ۔ ہمیں اس حکومت میں دنیا و آخرت کی کرامت عطا فرما ۔

یا اللہ ! ہم تجھ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے نہ ہونے اور ولی عصر کے پردۂ غیب میں ہونے پر فریاد کرتے ہیں ۔ ہمارے دشمن زیادہ ہیں ہماری تعداد کم ہے ۔ فتنے ہم پر دباؤ ڈال رہے ہیں ۔ دنیا پرست ہم پر غالب آنا چاہتے ہیں ۔ محمد و آل محمد

پر رحمت نازل فرما اور ان حالات میں ہماری مدد فرما ۔ جلد از جلد اپنی فتح و نصرت سے عزت و مرحمت فرما ۔ سلطانِ حق کو ظاہر فرما ۔ ہمیں اپنی رحمتوں سے شاد کام اور اپنی عافیتوں کے لباس سے ملبوس فرما ۔ اے ارحم الراحمین ! تجھے اپنی رحمت کا واسطہ ہے ۔

آفاقی پیام :

حجۃ الاسلام السید مہدی الحکیم نے اپنے والد علام کے لکھوائے ہوئے جو افکار و ارشادات پیش کیے، انہیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت آیۃ اللہ مدظلہ نے یہ باتیں فقط عراق قوم و ملک ہی سے نہیں کہیں بلکہ تمام مسلمان رہنماؤں کو ان حقائق کا پابند کیا ہے ۔ آپ نے تمام دنیا کے مسلمان حکمرانوں کو توجہ دلائی ہے اور واشگاف الفاظ میں متبنہ کیا ہے ۔ اسلامی حقائق پر یقین کی دعوت دی ہے ۔ آپ نے مسلمانوں کی انفرادیت کا راز روحانی نظام کو قرار دیا ہے ۔ طاقت و قوت کا سبب صرف یہی ہے کہ مسلمان اسلام کے سوا ہر نظام کو چھوڑ دیں ۔ اسلامی شعائر کا احترام کریں ۔ اسلامی پیغام اور اعمال کو اپنائیں ۔ اور ہر صلح و جنگ کی بنیاد تقرب خدا ، خوش نودی باری تعالیٰ ۔ اور اعلائے کلمۂ حق پر رکھیں ۔ غیر ملکی اور غیر اسلامی طاقتوں کی پرستاری چھوڑ دیں ۔ یہ بات معقول نہیں کہ برطانیہ کی محکومی چھوڑ کر ثقافت کی نکٹائی گلے میں ڈال لیں ۔ امریکی قلادہ آتار کر روس یا کسی اور اجنبی

کے سامنے ہتھیار ڈال دیں ۔ عزت دار دوست کی طرح سب سے ملیں ، مگر دین و مذہب، خدا اور رسول کو چھوڑ کر ہر کام کو تباہ نہ کریں ۔

انسانی حقوق ، دینی حقوق ، آئین اور قانون کی بحالی کے ذریعہ ظلم و ستم قتل و غارت گری کا خاتمہ کیا جائے ۔ مسلمان کو مسلمان رہنے دیا جائے اور خود بھی مسلمان ہونے پر فخر کرنا چاہیے۔ تمام دنیا کے مسلمان خواص و عوام ، حاکم و محکوم کو خوش نودی خدا کے لیے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ بیت المقدس ، نجف اشرف و کربلاء معلیٰ ، سامرا و کاظمین جیسے مقدس مقامات کے احترام میں اضافہ کریں تاکہ زندگی کا مقصد نہ بدلے اور غیروں کو ہم پر بالا دستی حاصل نہ ہو ۔

نجف اشرف اور زعامت کبرائی اسلامی پیام و اقتدار کے لیے تیار ہے ۔

اس دور بربریت میں حق کا نعرہ تاریخ کا یادگارواقعہ ہے ۔ فرزند علیؑ کی یہ تقریر فضا میں گونجی‌اور دلوں میں اتر گئی۔ اس کا جواب گولی کے سوا کوئی نہیں اور گولی چلانا ظالم اور ہٹ دھرم کا شیوہ ہے ۔ آقای حکیم مدظلہ نے اپنے وجود مبارک کو خطرے میں ڈال کر یہ بات کہی اور وہ اس قول پر فعل کی گواہی دینے کے لیے تیار ہیں ۔ انھوں‌نے نجف اشرف کے تحفظ اور شعار دینی کے بچاؤ کی خاطر ایک محاذ بنایا ہے ۔ انشاء اللہ فتح ان کے قدم چومے گی ۔ ہمارے دل ان کے لیے دعا کر رہے ہیں ۔

صدرِ عراق کے نام خط :

آیۃ اللہ الحکیم کی تقریر کے بعد ملک میں دین پرستوں کو سہارا ملا اور شہر شہر قریہ قریہ لوگ اپنے اعمال و کردار کا جائزہ لینے لگے ۔ حکومت نے آیۃ اللہ کے سفارشات پر توجہ دینے کی بجائے دھڑا دھڑ علماء کی گرفتاریاں اور طلباء کو پریشان کرنا شروع کر دیا ۔ آیۃ اللہ حکیم کی حمایت میں علماء نے ایک کھلا خط شائع کیا جس کا ترجمہ اخبار کیہان ایران سے یہاں پیش کیا جاتا ہے :

حضرت علامہ آیت اللہ سید محسن الحکیم مدظلہ العالی کے فرزند ارجمند سید محمد مہدی حکیم اور علمائے بغداد کا خط حسن البکر رئیس جمہوریہ عراق کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ ہمارا ایمان ہے کہ علماء دین کا وظیفہ حق کی بات کہنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے مسلمانوں کے احتیاجات کی تشریح اور ان کے حقیقی منافع کا خیال رکھنا اور ان کو ہدایت اور نصیحت کرنا خواہ وہ حکام ہوں یا عوام اُن سب باتوں کے علماء دین درگاہ خدا میں جواب دہ ہوں گے اور ہم اس وقت وہ راہ اختیار کر چکے ہیں جو کہ اس

مملکت کے علماء و مراجع اعلیٰ ہر موقع پر اختیار کرتے چلے آئے ہیں ۔

یہ راستہ صحیح راستہ ہے ۔ جو حقیقت سے زیادہ نزدیک اور پر خلوص راستہ ہے ۔ جو خدا تک پہنچتا ہے اور اس میں وہ باتیں بھی شامل ہیں ، جو حضرت آیۃ اللہ سید محسن الحکیم مرجع عالی دینی نے الہامانہ انداز میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے صحن مطہر میں ارشاد فرمائی تھیں ۔ لہذا ہم اپنے اوپر لازم اور واجب سمجھتے ہیں کہ ہم آپ سے ان مطالبات پر غور و خوض و فکر کے بعد عملی جامہ پہنانے کے لیے گزارش کریں اور ہم یہ بھی تاکیداً بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس ملک کی اصلاح اور استحکام انھی امور میں منحصر ہے ۔ جو کہ بطور مطالبہ آپ کو پیش کر رہے ہیں ۔ در حقیقت یہ مطالبات اس عظیم جد و جہد سے مربوط ہیں جو اس وقت ہم صیہونیت (یہودیت) اور استعمار کے خلاف کر رہے ہیں ۔

مطالبات

۱۔ اس ملک کا بنیادی عقیدہ اسلام اور صرف اسلام ہے ۔ اس کے باوجود یہ واضح ہو چکا ہے ۔ کہ اسلام اپنے تمام اقدار اور بلندی افکار کے باوجود اس ملک میں

آہستہ آہستہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اب یہ خطرناک مرحلہ درپیش ہے کہ اسلامی ذہن سے سوچنے والے اور عقائد اسلامی رکھنے والوں کو ہر طریقہ ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے۔ اور ان پر ہر قسم کا تشدد ہو رہا ہے اور اسلامی ذہن کو مادیت کے کفر آمیز زہر سے مسموم کیا جا رہا ہے۔ اس بنا پر ہم حکومت عراق سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان حالات کو فوراً ختم کرے اور تبلیغات اسلامی کی راہ میں جو چیزیں حائل بنا دی گئی ہیں، آن کو فوراً ہٹا کر دوبارہ تبلیغات اسلامی کے بنیادی حقوق جو ہمیں بحیثیت مسلمان حاصل ہیں، واپس کیے جائیں اور مطبوعات اسلامی پر سنسر شپ افکار اسلامی کے گلے دبانے کے لیے قوانین نافذ کیے جا چکے ہیں فوراً ختم کر دے۔

۲۔ اس ملک کے مسلمان آج کل ایسے روز نامہ سے محروم ہیں جو اسلامی عقائد کا علم بردار ہو، ہم یہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ وہ لوگ جو اس ملک سے قطعاً کوئی عقیدت نہیں رکھتے اور میراثاً اس ملک سے قطعاً مربوط نہیں ان کے اخبارات باقاعدہ چھپتے ہیں اور آن کو کھلی اجازت دی جا چکی کہ جو چاہیں لکھیں، اس سلسلے میں ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایک اسلامی روز نامہ جو کہ مسلمانوں کے

عقائد کے اظہار اور اسلامی ہدایات پر مشتمل ہو
جاری کرنے کی اجازت دے ۔

۳۔ ملک کی دوسری مشکل ، اندھا دھند گرفتاریوں کا مسئلہ ہے ۔ اس سلسلے میں علمی اور عملی دونوں طرف سے خطرناک حالات موجود ہیں ۔ عملاً یہ کہ جو شخص موجودہ سیاسی عقائد سے اختلاف رکھتا ہو ، وہ مجرم قرار پا چکا ہے اور عملی طور پر ایسے شخص پر مثبت قانونی کاروائی کے بغیر اور بعض اوقات ایسے لوگوں کے الزام لگانے پر جن کی قانونی حیثیت کچھ نہیں ، جرم ثابت کیا جاتا ہے اور ایسے بے قصور مجرموں کو بے پناہ جسمانی اور روحانی اذیت پہنچائی جاتی ہے ، تاکہ وہ عائد شدہ جرم کے اقرار پر مجبور ہو جائیں اور جھوٹ بولنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو ، لہذا ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ صرف سیاسی عقائد کے اختلاف پر کسی کو مجرم قرار دینا اور اس کی جائیداد ضبط کرنا اور غلط طور پر جاسوسی کا الزام لگا کر سزا دینا بند کر دیا جائے اور ایسے اشخاص پر قانونی کاروائی کیے بغیر کسی کے کہنے یا جھوٹے گواہوں کے بیانات یا تشدد اور مار دھاڑ کے ذریعہ لیے ہوئے اقرار پر بہیمانہ سزا دینا ختم کر دی جائے ۔ بلکہ ایسے شخص کو عدالت عالیہ (ہائی کورٹ) میں باقاعدہ پیش کیا جائے اور اس کو

صفائی کا باقاعدہ موقع دینے کے علاوہ اپنے قانونی مشیر اور رشتہ داروں سے ملنے کی اجازت بھی دی جائے ۔

۴۔ یہ ملک تقریباً ایک ہزار سال سے روحانی و علمی مراکز کی حیثیت سے معروف اور مشہور ہے ۔ اور دنیائے اسلام کے علمی مراکز میں شمار ہوتا ہے ۔ اور اس مرکز کے مطالعات اور افادہ و استفادۂ دینی میں تمام اسلامی عقائد کے علماء حصہ دار ہیں ۔ اور ملل اسلامیہ کے تمام فرقے اس ضمن میں تحفظِ رسالت اور میراثِ اسلامی اور افکارِ اسلامی کی سطح کو بلند کرنے میں شریکِ کار اور حصہ دار ہیں (یعنی ملک کسی ایک قوم کے لیے مخصوص نہیں ہے ۔) اس وجہ سے یہاں کے علومِ اسلامی کے طالب علموں کی حیثیت مسلم ہے لہٰذا ان کو حکومت کی طرف سے رعایتی حقوق دینا ضروری ہیں ۔ مثلاً حوزۂ علمیہ کے عراقی طالب علم جب تک فارغ التحصیل نہیں ہوتے ان کو اس آئین کی رو سے جو خاص طلاب علوم دینیہ کے لیے وزارت دفاع میں پیش کیا جا چکا ہے ، فوج میں جبری بھرتی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور غیر عراقی طالب علموں کو جو دوسرے ممالکِ اسلامیہ سے بغرض تحصیل علومِ دینیہ یہاں آتے ہیں ، جب تک وہ یہاں تحصیلِ علم کرتے ہیں ، ان کو قانوناً عراق میں رہنے کی اجازت دی جائے ۔

(۵) یہ کہ عتباتِ عالیہ (یعنی مشاہد عالیہ آئمہ ہدیٰ و علماء و سادات کرام) کہ جن کا شمار اس ملک کے دینی مرکزوں میں ہوتا ہے کے لیے ایک ایسے قانون کا نفاذ ہو کہ جن سے ان کی حرمت ہمیشہ برقرار رہے اور ان عتباتِ مقدسہ بلکہ عراق کے تمام روضوں کے لیے یہ بھی قانون میں شق ہو کہ ہر مسلمان جو کسی فرقے سے تعلق رکھتا ہے، اپنے عقیدۂ مذہبی کے مطابق یہاں پر رہ سکے اور وہ جس ملت، جس ملک اور جس عقیدت کا ہو، ان عتباتِ مقدسہ میں اپنے عقیدے کے مطابق عمل کرنے اور رہنے میں آزاد رکھا جائے۔
اس سلسلے میں ہماری درخواست یہ ہے :

۱- کہ وہ اصلاحات جو مرجع دین کی طرف سے قانون عتباتِ مقدسہ میں شامل کرنے کے لیے پیش کی جا چکی ہیں، انہیں عتباتِ مقدسہ کے نئے آئین میں نافذ کیا جائے۔

۲- یہ کہ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنائی جائے جو براہ راست وزیر اعظم کے ماتحت ہو تاکہ وہ اپنے مقررہ فرائض پر بلا روک ٹوک پوری توجہ سے عمل کر سکے۔

۳- یہ کہ یہاں پر ہر مسلمان کو جو یہاں رہنے کا متمنی ہے، پروانۂ اقامت یعنی رہنے کا اجازت نامہ دیا جائے، جیسا کہ پہلے دستور تھا۔

(۶) یہاں اشیاء کی گرانی دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے اور اس کا اثر فقراء اور کم آمدنی والوں پر پڑا ہے، لہذا اس مسئلے کو صحیح طور پر حل کرنا چاہیے کہ ہمیشہ کے لیے کارآمد ہو ۔

(۷) یہ کہ حکومت مختلف مذہبی امور اور رفاہِ عامہ کی انجمنوں اور کمیٹیوں مثلاً دانش گاہِ کوفہ اور جمعیت تحفظ عتباتِ مقدسہ جیسے امور پر توجہ دے اور ان کے مسائل کو حل کرے ۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان مطالبات کی منظوری ملک کے استحکام اور امن و امان برقرار رہنے میں مفید ثابت ہو گی اور حکومت و عوام ان مطالبات کی روشنی میں اپنی مملکت کی پر افتخار تاریخ کو برقرار رکھ سکیں گے اور ہم اس گروہ سے بھی مقابلہ کر سکیں گے جو اس وقت ملک میں انتشار و فتنہ فساد اور مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنے میں مصروف ہے اور اس گروہ سے بھی جو صیہونیت اور استعمار کا بانی اور اس کا ہم عقیدہ ہے ۔ جو کفار کو مسلمانوں پر مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے ۔

ہم اللہ سے توفیق کی دعا کرتے ہیں ۔

(علمائے بغداد اور کاظمین کی طرف سے پیش کردہ)

سید محمد مہدی الحکیم فرزند ارجمند

آیۃ اللہ حضرت سید محسن الحکیم

۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

نتائج

اس خط کے بعد حکومت نے حضرت مولانا سید مہدی الحکیم مدظلہ اور دوسرے اکابر علماء کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا ۔ علماء بغداد میں سے علامہ عبدالعزیز البدری حنفی عالم جلیل کو بڑے درد ناک طریقے سے قتل کر دیا گیا ۔ عبدالزاھرا الکعبی ۔

حجۃ الاسلام آیۃ اللہ السید محمد شیرازی ، آقای سید حسن شیرازی ۔ آقای سید کاظم قزوینی ، آقائی سید مرتضیٰ قزوینی جیسے مشاہیر کو طرح طرح کی اذیتیں دی جا رہی ہیں ۔ پریس نے ان خبروں پر پابندی لگا رکھی ہے ۔ لبنان کے بعض اخبارات کے ذریعے جو حالات معلوم ہوئے ، ان سے اندازہ ہوا ہے کہ عراق میں زبردست ظلم و ستم کی گرم بازاری ہے ۔

نجف اشرف میں علماء و طلباء پر پابندیاں ہیں ۔ مذہبی کتابوں کی اشاعت ممنوع ہے ۔ اظہارِ عقیدہ میں خطرہ ، مشاہدِ مقدسہ کی بے حرمتی ، دینی شعائر کی توہین عام ہے ۔ جامعۂ نجف اشرف کے لیے جمع شدہ لاکھوں روپیہ ضبط کر لیا گیا ۔ اکابرِ ملت کی دینی سرگرمیوں کی نگرانی ہو رہی ہے ۔ جوانوں کو آوارگی کی تلقین کی جا رہی ہے ۔ اسلام کے خلاف لٹریچر تقسیم ہو رہا ہے ۔ حوزۂ علمیہ نجف اشرف کی تمام سرگرمیوں کو ختم کرنے کی مہم جاری ہے ۔ ان حالات میں آیۃ اللہ الحکیم حفظہ اللہ نے اعلان فرمایا :

"بعث پارٹی کی اسلام دشمن پالیسی اور حکومت کی

انسان کش رفتار کے مطابق سوشلزم کو خلاف مذہب
قرار دیا جاتا ہے ۔"

مرجع عظمی کے اعلامیہ کے بعد یقیناً حکومت اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے گی ۔ آقای آیۃ اللہ الحکیم حفظہ اللہ نے اپنے کردار سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ صرف اسلامی اقدار کا تحفظ اور مسلمانوں کے اخلاق و دینی حقوق کی بحالی کا دے رہے ہیں ۔ وہ تمام مسلمانوں کے مخدوم ہیں ۔ ان کی حمایت میں تمام دنیا کے عوام و خواص حکومت عراق سے مسلسل احتجاج کر رہے ہیں ۔ پاکستان کے تمام علماء و زعماء بلا امتیاز مسلک و مذہب آیۃ اللہ الحکیم کی تائید و حمایت کر رہے ہیں جن میں جناب مولانا سید ابو الاعلی مودودی صاحب ، مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی اور نواب زادہ نصراللہ صاحب اور نواب مظفر علی خان قزلباش ۔ جناب مولانا سید محمد صاحب دہلوی اور جناب آغا پویا صاحب قبلہ جیسے اکابر کے نام سرفہرست ہیں ۔

جناب مولانا ابو الاعلی مودودی صاحب نے فرمایا :

"آیۃ اللہ الحکیم فقط آپ کے زعیم نہیں بلکہ وہ تمام دنیائے اسلام کے عظیم رہنما ہیں ۔ ان کو جو تکلیف پہنچائی جائے گی وہ تمام عالم کے مسلمانوں کو دکھ دینے کے مترادف ہے ۔ آپ یقین رکھیے کہ تمام مسلمان اس سلسلے میں بے چین ہیں اور اس کے خلاف حکومت عراق سے احتجاج کریں گے ۔"

پاکستان کی متحدہ سیاسی جماعتوں کے سربراہ اور سیاست کے نامور فرزند جناب نواب زادہ نصراللہ خاں صاحب نے ہمارے وفد سے کہا :

'نجف اشرف اور وہاں کے علماء تمام مسلمانوں کے رہنما ہیں ہم سب کو حکومت عراق کی اسلام کش پالیسی سے دکھ پہنچا ہے ۔ اور ہم سب اس کے خلاف پوری قوت اور اتحاد کے ساتھ احتجاج کریں گے ۔'

چنانچہ پورے پاکستان میں ، علماء ، وکلاء ، لیڈر اور ایڈیٹر سب نے آیۃ اللہ الحکیم مدظلہ کے موقف کی تائید کی اور علماء کے خلاف حکومت عراق کے اقدامات کو ناپسند کیا ۔ جس دن سے نجف اشرف کی خبریں پاکستان پہنچی ہیں ، اس دن سے اب تک روزانہ تمام مذہبی اور غیر مذہبی انجمنیں ، ادارے اور اخبارات و رسائل مسلسل آیۃ اللہ کی حمایت اور ان کے فرزند جناب حجۃالاسلام سید مہدی الحکیم اور تمام علماء و معززین عراق پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف تار دے رہے ہیں ۔ صدر پاکستان سے مطالبہ ہو رہا ہے کہ عوام کو سفارت خانہ عراق تک احتجاجی جلوس لے جانے کی اجازت دیں ۔ اور صدر عراق سے ہمارے جذبات کی ترجمانی کرکے ظلم و ستم کے سلسلے کو بند کرائیں ۔

اس سلسلے کے بعض اہم بیانات :

مولانا مودودی صاحب کا بیان جو تمام اخبارات میں شائع ہوا :

IRAQI ULEMA PERSECUTION

Maudoodi voices concern

LAHORE, July 10: Maulana Syed Abul A'ala Maudoodi, head of the Jama'at-i-Islami, has vigorously condemned the atrocities presently being perpetrated by the Ba'athist regime in Iraq.

In a Press statement here today, he said the reports of these atrocities lead one to the conclusion that the situation obtaining in that country is very grave. Religious scholars and divines of every denomination are being persecuted there. The greatest Shia Mujtahid of that land, Ayatullah Mohsin al-Hakim, has been interned in his own house and his son Mahdi al-Hakim is being subjected to intense torture. A renowned Sunni scholar, Sheikh Abdul Aziz al-Badri, who toured Pakistan last year to seek help for the Palestinian war of liberation, has been murdered. Others who have become the targets of this compaign against Muslim divines include Grand Khateeb Abduz Zahra Al-Ka'abi and Sheikh Hamza Zaidi.

ZIONIST AGENTS

Maulana Maudoodi said it is ironical that the Ba'athist regime of Iraq, which has done little to end the Israeli menace to the Arabs, should be dubbing its own revered divines as Zionist agents. He said if these divines become

enemy agents, what guarantee there is that Government leaders of that country should also not be working to promote the interests of some alien Powers.

The Jama'at chief said if the Iraqi regime chooses to fritter away its energies in this witch-hunting in the country instead of rallying all its strength to fight the Israelis it will only be emboldening the enemy. It is, therefore, in the fitness of things that the Iraqi regime should desist from fratricide and address itself to the task of extirpating the common enemy.

THE TELEGRAM

According to APP, Maulana Maudoodi also sent a telegram to the President of Iraq which reads as follows:

"Muslims of Pakistan are shocked to learn the fate of the ulema in Iraq. Extreme grief is being expressed all over the country Earnest desire of your Muslim brethren here is that persecution inside the country is stopped and all energies and resources employed against Israel.

—PPI APP.

(پاکستان ٹائمز ، راولپنڈی ۱۱ جولائی ۱۹۶۹ء)

بعض بیانات اور جناب جاوید حیدر مرحوم کی احتجاجاً خود کشی کا واقعہ ضمیمہ کتاب میں ملاحظہ ہو ۔

سید مدظلہ کے یادگار سفر :

دنیا میں ہر شخص سفر کا خواہش مند ہے ۔ سفر کے فوائد سے مستفید ہونے کی خواہش سے کون فرد بشر خالی ہے ۔ قرآن مجید بھی سفر کی حمایت کرتا ہے اور احادیث میں بھی سفر کرنے اور دنیا جہان دیکھنے کی ہمت افزائی کی گئی ہے :

قرآن مجید کا ارشاد ہے :

قدخلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃالمکذبین ،

تم سے پہلے بہت سے واقعات گزر چکے ہیں تو زمین پر پھر کر دیکھو کہ خدا کو نہ ماننے والوں کا نتیجہ کیا ہوا ۔ (آل عمران آیت ۱۳۷)

حضرت صدوق نے امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے :

سافروا تصحوا ، وجاهدوا تغنموا ، وحجوا تستغنوا (من لایحضرہ الفقیہ)

سفر کرو صحت اچھی ہوگی ۔ جہاد کرو غنیمت حاصل کرو گے ۔ حج کرو بے نیازی پاؤ گے ۔

لیکن آیۃاللہ الحکیم جیسے پڑھنے پڑھانے والی شخصیتوں کے لیے شہر سے نکلنا اور سفر کرنا بہت مشکل کام ہے ۔ مگر اتفاق دیکھیے کہ آیۃاللہ مدظلہ کو جن سفروں کا موقع ملا وہ انھیں تین موضوعات و فوائد پر مشتمل تھے ۔

پہلا سفر صحت کے لیے ۔ دوسرا سفر جہاد کے لیے ۔

تیسرا سفر حج کے لیے ۔ اور ہر سفر میں منکرین مذہب کے برے نتائج اور اہل ایمان کی خوش حالی سے عبرت و مسرت حاصل کی ۔

۱۔ ۱۳۳۲ھ میں مجاہد ہیر کے ساتھ انگریزوں سے مقابلہ کرنے نکلے اور کفار کا کردار پرکھا اور سمجھا ۔

۲۔ ۱۳۵۰ھ میں ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ آپ کی صحت کے لیے تبدیل آب و ہوا اور سکون و آرام ضروری ہے آیۃاللہ متردد تھے کہ کہاں تشریف لے جائیں ۔ اتفاقاً انھی دنوں جناب حاجی حسن بزی عراق آئے ۔ موصوف سید کی خدمت میں حاضر ہوئے اور لبنان چلنے کے لیے اصرار کیا ، استخارہ پر بنا ہوئی اور آقای حکیم آواخر ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ جبل[1] عامل کے لیے روانہ ہوئے ۔

اسی زمانے میں جناب حسن بزی مرحوم نے اپنی صاحب زادی سے رشتۂ ازدواج کر دیا ۔ اور جناب سید مدظلہ شوال ۱۳۵۱ھ میں نجف اشرف واپس تشریف لائے ۔

۱۔ جبل عامل ، لبنان کے بحر متوسط کے ساحل اور مملکت کے جنوب میں واقع ہے ۔ یہ شہر مدتوں بازنطینی حکمران خاندانوں کے ماتحت رہا ۔ ۱۲ھ میں مسلمانوں نے فتح کیا ، حضرت ابو ذر غفاری کو جب مدینہ سے شام جلا وطن کیا گیا تو آپ جبل عامل تشریف لائے ۔ یہاں آپ کے نام سے دو مسجدیں بھی چلی آتی ہیں ۔ ایک صرفند میں اور ایک میس میں ۔ جبل عامل شیعہ علماء کا قدیمی مسکن ہے ۔ (محسن الامین ، جبل عامل ، موجز تاریخہ و وضعہ الراہن فصیلۃ من مجلۃ الدراسات الادبیہ ، ۱۹۶۲ء)

۳۵۳۰ھ میں آپ دوسری مرتبہ پھر (بنت جبیل) لبنان تشریف لے گئے۔ صفر سے ۱۵ رجب تک قیام کیا اور اسی دوران میں ملحقات عروہ پر تعلیقہ لکھا۔

۳۔ ۱۳۸۳ھ کے ماہ جمادی الاول کی ۲۹ تاریخ جمعرات کے دن ظہر کے بعد عتبات عالیات کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ نے احتیاط کی تھی کہ اس سفر کی شہرت نہ ہونے پائے۔ لیکن نجف اشرف سے کربلائے معلیٰ پہنچتے پہنچتے گھر گھر یہ خبر پہنچ گئی۔ جنانچہ جمعہ ۳ جمادی‌الاول کو کاظمین کے لیے روانہ ہوئے وقت شہر مسیب میں زبردست اجتماع ہو گیا۔ وہاں سے محمودیہ آئے تو وہاں بے مثال استقبال ہوا۔ وہاں سے بغداد کا رخ ہوا، بغداد والے کہتے ہیں کہ اس شہر کی تاریخ میں اتنا بڑا مجمع اس سے پہلے شاید ہی دیکھا گیا ہو۔ بغداد سے آیۃ اللہ کاظمین کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے۔ اہل کاظمین نے بڑے بڑے جلسے کیے، بڑے جوش اور جذبے کا اظہار کیا مختلف ملکوں اور شہروں کے وفد بغداد سے کاظمین آئے اور سید کی خدمت میں عقیدت و احترام کی پیش کش کی۔ ۲ جمادی‌الثانیہ کو آپ نے مسجد تبراثا کی رسم افتتاح انجام دی۔ اس کے بعد عظیم‌الشان اجتماع کا جلسہ ہوا۔ جس میں تقریریں ہوئیں اور نظمیں پڑھی گئیں۔ وہاں سے سامرا تشریف لے گئے۔ سامرہ سے مختلف منزلوں میں ٹھہرتے ہوئے، ۲۲۔ جمادی الثانیہ کو کربلا اور وہاں سے نجف اشرف اور نجف اشرف سے کوفہ تشریف لائے۔

شہر شہر ، قریہ قریہ ، راستوں اور منزلوں میں انسانوں کا ایک سیلاب تھا جو اپنے روحانی پیشوا کی زیارت کے لیے دور دراز مقامات سے سمٹ کر آ گیا تھا ۔ جوش و خروش کا یہ بے مثال مظاہرہ ۔ سید کی محبوبیت کا اعلان تھا ۔ خطیبوں اور شاعروں نے مسلمانوں کی محبت کی ترجمانی کی ۔ ہر شخص سید مدظلہ کو اپنے شہر اور اپنے قریہ میں مہماں رکھنا چاہتا تھا ۔ ہر شخص اپنی عقیدت ظاہر کرنے کے لیے بے چین تھا ۔ جس کے نتیجہ میں دنوں کا سفر سات ہفتہ پر پھیل گیا ۔ اس سفر میں ہزاروں مسلمانوں نے آقائے حکیم کی زیارت کی ۔ بے شمار دینی فوائد حاصل کیے ۔ اور متعدد مقامات کے حضرات نے اپنے شہروں ، قریوں اور محلوں میں مدرسے ، مسجدیں اور امام باڑے کی تعمیر کے لیے وقیع مالی امداد حاصل کی ۔ آقائے حکیم مدظلہ نے اس سلسلے میں ہزاروں دینار تقسیم فرمائے ۔ متعدد مذہبی اور رفاہی کام انجام دے ۔ جناب سید احمد حسینی صاحب نے سوانح الامام الحکیم میں اس سفر کے تفصیلات محفوظ کر دیے ہیں ۔

حج :

۴۔ سال گذشتہ ۱۳۸۸ھ میں خداوند عالم نے سرکار حجۃ الاسلام مدظلہ العالی کو حج کے توفیقات مرحمت فرمائے ۔ مجھے عراق و حجاز کے زائروں اور کویت و عراق کے عرب حضرات نے بتایا کہ مکہ و مدینہ کے لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے آج تک اس شان کا حاجی اور کسی حاجی کا

اس شان کا سفر نہیں دیکھا ۔ نجف اشرف کے حضرات نے بتایا کہ یہ سفر بھی کسی اشتہار کے بغیر نجف اشرف سے شروع ہوا ، حضرت آیۃ اللہ آستان علوی و روضۂ حسینی کی زیارت کے لیے چلے تو جہاں جہاں کے لوگوں نے سنا وہ دوڑے سڑکوں کے ازدحام سے راستہ بند ہوگیا ، میدان ، شہر اور شہر انسانوں کے گھنے جنگل بن گئے ۔ تکبیر و صلوۃ کے شور میں حضرت آیۃ اللہ مدظلہ بہت آہستہ آہستہ راستہ طے کرتے ہوئے بغداد کے ایر پورٹ تک پہنچے ۔ اس کی تفصیل جناب مولانا غلام حسنین صاحب کی زبانی یہ ہے :

"آپ اس سفر مبارک میں ۲۷ علماء نجف ہمرکاب تھے بغداد سے آپ کے وداع کی کیفیت عراق کا مشہور اخبار الجمہوریہ مورخہ ۶ ۔ مارچ ۱۹۶۸ء لکھتا ہے کہ بغداد ایر پورٹ نے ۵ ۔ مارچ کی شام کو بہترین وداع کا منظر دیکھا جو بسلسلہ سفر آیۃ اللہ العظمیٰ تھا اس وداع میں مختلف شہروں کے نمایندوں کے علاوہ عراق کے نائب صدر ڈاکٹر محمد ربیع شریف، وزیر اعظم طاہر یحییٰ ، وزیر خارجہ و دیگر وزراء ، سفیر ایران ، سفیر سعودیہ عربیہ اور متعدد ملکوں کے سفیر اور صدہا بڑے بڑے افسران حاضر تھے ۔ تمام علماء و طلاب حوزہ علمیہ نجف اشرف موجود تھے ، عقیدتمندوں کا اتنا ہجوم تھا کہ جس کی کوئی حد و انتہا نہ تھی ، اس وقت اخباری نمایندے کے بقول بغداد ایر پورٹ پر ڈھائی لاکھ کا مجمع تھا ، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب ہوائی اڈہ پر ہجوم کا یہ عالم تھا تو جہاں جہاں سے آپ کی سواری گزری ہوگی ، وہاں کا

کیا عالم ہوا ہوگا ، اس سلسلے میں چشم دید منظر جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ یہ ہے کہ ۸ بجے صبح ۵ مارچ ۱۹۶۸ء آقای مدظلہ العالی اپنے شریعت کدے سے مولائے کائنات کے دربار میں بغرض زیارت تشریف لائے ۔ نجف اشرف کے وسط شہر میں لوگ جوق در جوق صبح سے منتظر کھڑے رہے ۔ یہاں تک کہ آقای حکیم بعد زیارت مولائے متقیان وسط شہر سے گذرتے ہوئے کوفہ کی جانب روانہ ہوئے ۔ اہل نجف اشرف نے انتہائی جوش و مسرت کے ساتھ اپنے دینی رہبر کو وداع کیا ، اسی طرح سے کوفہ کے مومنین نے رخصت کیا دو گھنٹے بعد حلہ شہر آیا ، شہر حلہ کا یہ عالم تھا کہ لوگ اپنے دینی پیشوا کو وداع کرنے کے لیے حلہ کی سب سے بڑی سڑک پر دونوں طرف کھڑے تھے اور عقیدت کے نعرے بلند کر رہے تھے ، صحت اور سلامتی کے ساتھ واپسی نجف اشرف کی دعائیں کر رہے تھے ۔ ۲ بجے بغداد پہنچے ، بغداد کی جن جن سڑکوں سے آپ کی کار گزر رہی تھی ، وہاں وہاں کی ٹریفک کثرت اژدحام کے باعث بند ہو جاتی تھی ۔ آقای حکیم مدظلہ العالی کو نجف اشرف ، کاظمین ، حلہ ، کربلا ، بغداد اور عراق کے دیگر مقامات سے جو لوگ اپنی اپنی گاڑیوں پر ہوائی اڈے تک رخصت کرنے آئے تھے ، ان گاڑیوں کی تعداد چار ہزار کے قریب تھی ، خدا کا شکر ہے کہ میں اس موقع پر موجود تھا جب آپ کو مختلف ملکوں کے سفیر اور زعماء عراق کے امراء و علماء ۔ وزراء کے ساتھ عیسائیوں کے دو بڑے پوپ بھی حاضر ہوئے ۔ جب آپ کا جہاز بغداد سے جدہ

کے لیے روانہ ہوا تو تمام مجمع نے یک زبان ہو کر آپ کے لیے دعائیں کیں ۔ اسی دن ۲ بجے شام کو آپ کا جہاز جدہ پہنچا ۔

جدہ میں استقبال

جدہ میں استقبال کے لیے گورنر جدہ سعودیہ عربیہ کے بڑے بڑے افسران ، ممالک اسلامیہ کے سفراء مختلف بلاد کے علماء ایر پورٹ پر پہلے سے موجود تھے ، ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں نے درود صلوۃ کے نعروں سے آپ کا پر خلوص استقبال کیا ، مغرب کا وقت ہو رہا تھا اس لیے آپ نے سب سے پہلے نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا فرمائی ، اس کے بعد جائے قیام پر تشریف لے گئے ۔ مسلمانوں کے قافلے آپ کی دست بوسی کے لیے آنا شروع ہوئے ، تھوڑی ہی دیر میں شاہ فیصل کی طرف سے معزز مہمانوں کی خاطر داری کرنے والے جناب عبدالوہاب صاحب آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ۔ دست بوسی کے بعد عرض کیا کہ ہمارے شہنشاہ شاہ فیصل کی خواہش ہے کہ حضور اپنے قدوم سے ان کے سب سے بڑے محل خزام کو مشرف فرمائیں ۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا کہ آپ جب تک ہماری مملکت میں رہیں شاہ فیصل کی مہمانی قبول فرمائیں اور سعودیہ عربیہ کو ممنون کریں ، آپ نے فرمایا کہ میں فریضۂ حج بجا لانے آیا ہوں لہذا اس سلسلے میں اچھا یہی سمجھتا ہوں کہ اس فریضۂ واجبی کی ادائیگی میں آزاد رہوں ۔ اس کے بعد جناب احمد عبدالوہاب نے کہا : 'مجھے حکومت سعودیہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں بھیجا گیا ہے ، تاکہ اگر کسی قسم کی ضرورت

ہو تو انجام دوں ۔ چنانچہ جناب احمد عبدالوہاب آغائی حکیم کے ساتھ ساتھ تمام مقامات مقدسہ میں رہے ، حکومت سعودیہ نے مملکت کے منتظمین کو خصوصی احکام صادر کیے تھے کہ جہاں جہاں آپ جانا چاہیں ہر قسم کی آسانی مہیا کی جائے ۔ ایک دن جدہ میں قیام کرکے آپ بیت اللہ الحرام کی طرف روانہ ہوئے ، حدود حرم جسے حدیبیہ کہا جاتا ہے جو مکہ معظمہ سے ۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے ، وہاں سے آپ نے احرام باندھا اور آپ کا یہ قافلہ تلبیہ کہتا ہوا حرم الٰہی کی جانب چلا ، لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ، کی صدا فضا میں گونج رہی تھی ، وہ مومنین جو پہلے سے مکہ معظمہ میں پہنچ چکے تھے ، سڑکوں پر اپنے دینی پیشوا کا بڑی بیچینی سے انتظار کر رہے تھے۔ آپ ظہر کے قریب وارد مکہ مکرمہ ہوئے ، ابراہیم ادہم کے مکان پر آپ کے قیام کا انتظام تھا ۔ جہاں پر ہزاروں مومنین پہلے سے موجود اور تشریف آروی کے منتظر تھے ، آپ آئے تو مومنین نے دست بوسی کا شرف حاصل کیا ، چند منٹ بعد نماز ظہرین کے لیے آپ کے مؤذن خاص نے لاؤڈ اسپیکر پر اذان کہی اور مومنین نے آپ کی اقتدا میں فریضہ ظہرین کو ادا کیا ۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں مسائل شرعیہ دریافت کرنے کا سلسلہ مغرب تک رہا ، اب نماز مغربین کا وقت آ گیا ، نماز مغربین بھی باجماعت ہوئی اب آپ اعمال عمرہ تمتع بجا لانے کے لیے بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے ، مسجد الحرام میں داخل ہوئے تو خانہ خدا صلوۃ کے نعروں سے گونج اٹھا اور تمام مومنین سمٹ کر آپ کے ساتھ ہوگئے ۔

طوافِ کعبہ

آپ نے طواف عمرۂ تمتع کی ابتدا رکن حجر اسود سے نہایت سکون اور وقار کے ساتھ کی ۔ آپ کے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھے ہوئے تھے ۔ حالتِ طواف میں ان دعاؤں کی تلاوت فرما رہے تھے جو ائمہؑ معصومین علیہم السلام سے مروی ہیں ، رخسار مبارک پر اشک جاری تھے ۔ ایک منظر تھا جو خشوع و خضوع کا آئینہ دار تھا ، اس طرح سے خانۂ کعبہ کے سات چکر تمام ہوئے ۔ اس کے بعد مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز ادا کی ، پھر زمزم کے قریب گئے ، جہاں آپ نے آبِ زمزم نوش کرنے کا استحباب ادا کیا ، بابِ صفا سے نکل کر کوہِ صفا پر فریضۂ سعی ادا کرنے پہنچے ، صفا و مروہ کے درمیان سات چکر تمام کرنے کے بعد تقصیر کی عبادت بجا لائے ، پھر مسجد الحرام میں خانۂ کعبہ کے سامنے تشریف فرما ہوئے ، تو مومنین حاضر ہو کر مسائلِ شرعیہ دریافت کرنے لگے ۔ دوسرے دن صبح مسجد الحرام جا کر احرام حج تمتع باندھا اور نہایت اطمینان کے ساتھ حجر اسود کو بوسہ دیا اور کھڑے ہو کر دعائیں کیں ۔ پھر میدان عرفات کی جانب روانہ ہوئے جہاں پر مومنین صبح سے منتظر تھے ۔ جس جگہ آپ کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا وہاں بیک وقت کئی ہزار آدمی نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں ! روز عرفہ میدان عرفات میں مومنین نے آپ کی اقتداء میں نماز ظہرین ادا کی ۔ اس کے بعد آپ زیارت امام حسین علیہ السلام میں مشغول ہو گئے اور اعمالِ روزِ عرفہ بجا لائے ،

یہ مومنین کی بڑی خوش قسمتی تھی کہ انھوں نے اپنے دینی رہبر کے ساتھ وقوف عرفات کا فریضہ ادا کیا ۔ مغربین کی نماز بھی با جماعت ادا کرکے آپ مشعر الحرام کی طرف روانہ ہوئے ۔ شب دہم ذی الحجہ میدان مشعر الحرام میں عبادت الٰہی کرتے رہے ، طلوع آفتاب کے ساتھ آپ منیٰ میں آئے جب حدود منیٰ میں داخل ہوئے تو لاکھوں کی تعداد میں مسلمان حضرت خلیل الرحمٰن کی قربانی کی یاد تازہ کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کر رہے تھے ، ہجوم مافوق تصور تھا پولیس کا دستہ آپ کی کار کے آگے آگے تھا کہ ہجوم کو ہٹا کر راستہ صاف کر سکے لیکن جب پولیس کامیاب نہ ہو سکی تو آپ نے محافظ دستے کے افسر سے فرمایا کہ یہاں سے جائے قیام دور نہیں ہم پیدل چل سکتے ہیں چنانچہ جب آپ کار سے اترے تو مسلمانوں کا مجمع آپ کی دست بوسی کے لیے سیلاب کی طرح امنڈ آیا ۔ افسر گھبرا گیا کیونکہ بڑے بڑے سلاطین اور بہت سے علما ، اس زمین مبارک پر آئے ، کسی کے سامنے اس طرح سے لوگوں نے اپنے سروں کو خم نہیں کیا تھا ، جس طرح سے آپ کے سامنے لوگ جھک رہے تھے ، افسر مذکور بے حد متردد تھا ، آپ نے فرمایا : 'پریشانی کی کوئی بات نہیں ۔ لوگوں کو نہ ستاؤ' اور آپ بڑے وقار سے مصافحہ کرتے ، دعائیں دیتے تکبیر و درود و صلواۃ کی گونج میں اپنی قیام گاہ پر پہنچے ، تھوڑی دیر استراحت کے بعد رمی جمرۂ عقبہ اور قربانی کا فریضہ ادا کیا ، شب یاز دہم بعد

نماز مغربین گورنر مکہ معظمہ امیر مشعل صاحب آپ کی خدمات میں حاضر ہوئے اور مختلف اہم موضوعات پر گفتگو کی۔ جب آپ مسجد خیف تشریف لائے جہاں ایسی نماز باجماعت ہوئی جس میں دنیا کے ہر گوشے کے مسلمان، شیعہ اور سنی سب جمع تھے، سب نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ اس کے بعد ایران کے سفیر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ شاہ ایران نے پیغام بھیجا ہے کہ اگر کوئی حکم ہو تو بجا لانے کے لیے ہم حاضر ہیں، ایرانی سفیر کے شدید اصرار کے بعد آپ نے فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو ایرانی حجاج کو امسال زیارت مشاہد مقدسہ عراق کی اجازت دی جائے، چنانچہ شاہ ایران نے تمام ایرانی حجاج کو زیارت مشاہد مشرفہ کے لیے عام اجازت مرحمت فرمائی اور اکثر حجاج ایرانی نے عاشورہ کے لیے وارد کربلا ہو کر اس سعادت عظمی کے حصول پر آقای مدظلہ العالی کی بقائے حیات کی دعائیں کیں۔ اس کے بعد آپ طواف حج تمتع کے لیے خانہ کعبہ آئے۔ جن لوگوں نے حج کیا ہے، انھیں معلوم ہو گا کہ طواف کرنے میں کتنی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن جب آپ طواف کے لیے آئے تو مجمع اس طرح سے راستہ دینے لگا جیسے دین و دنیا کا بادشاہ آ گیا، لوگوں کو آپ کے جد بزرگوار حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا واقعہ حجر اسود یاد آ گیا کہ جب امام بڑھے تو مجمع کیوں کر چھٹتا تھا۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ تو فرزدق نے آپ کا تعارف کرایا اور حضرت کی مدح میں شہرۂ آفاق قصیدہ پڑھا تھا۔ غرض

آپ نے طواف سے فراغت پائی تو آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ حضور اگر خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے جانا چاہیں تو درکعبہ آپ کے لیے کھولا جا سکتا ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ دیگر حجاج کی طرح میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں ، اپنی شان دکھانا نہیں چاہتا ۔

آپ نے ۴ ، ذی الحجہ یوم چہار شنبہ تمام ان علماء اسلام کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا جو مختلف ممالک سے فریضہ حج ادا کرنے کے لیے آئے تھے ، بعد تناول طعام آپ کے صاحبزادے علامہ سید باقر الحکیم نے اپنے والد بزرگوار کی طرف سے تمام علماء اسلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا وند عالم نے ہمیں اہم ترین واجبات اسلامی میں سے فریضہ حج بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی ، لہٰذا ہم پر اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرنا واجب ہے ۔ ہماری مسؤلیت اور ہمارا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ ہم شریعت اسلامی اور اس کے مقدسات کی حفاظت کریں اگرچہ ہر زمانے میں اسلام کی تبلیغ اور حمایت لازم و ضروری تھی لیکن زمانہ موجودہ میں اس کی ضرورت شدید تر ہے کیونکہ وہ اسلام جس کی حفاظت کے لیے پیغمبر اسلام ص نے اپنی تمام قوت صرف کر دی ، آئمہ معصومین ع اور مجاہدین نے قربانیاں دیں ، وہ اسلام آج بھی قربانیوں کا محتاج ہے ۔ ہم پر فرض ہے کہ تمام مسلمانوں کو احکام دین اسلام سے روشناس کرائیں اور بتائیں کہ مومنین صالح کسے کہتے ہیں ۔ مومنین صالح وہ لوگ ہیں جو کفر و ظلم کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر وقت

کمر بستہ رہتے ہیں اس وقت تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی صفوں کو متحد کریں تاکہ اس خطرے کا جو اسلام کو لاحق ہے سب مل کر مقابلہ کر سکیں ۔ اختتام پر ہم اپنے ہاتھوں کو بارگاہ احدیث میں تضرع کے ساتھ بلند کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند عالم اپنے لطف و کرم سے خیر و رشد کے دروازے کھول دے اور مسلمانوں کو حقیقی عزت عطا فرمائے
والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

حاضری مدینہ منورہ

اعمال حج کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے گئے تاکہ آپ اپنے جد بزرگوار پیغمبر اسلام اور آئمۃ البقیع کی قبور مطہرہ کی زیارت کا شرف حاصل کریں ۔ دوران قیام میں مدینہ طیبہ کے حکام آپ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے ، شاہ فیصل کے بھائی جناب عبدالمحسن صاحب گورنر مدینہ منورہ حاضر ہو کر مسلمانوں کے مہم ترین موضوع پر گفتگو کرتے رہے ۔

مدینہ منورہ میں آپ جب بھی زیارت کے لیے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے ۔ تو چاروں طرف سے درود و صلوٰت کی آوازیں گونجنے لگتی تھیں اور تمام ممالک کے لوگ بھی دست بوسی کا شرف حاصل کرتے تھے ۔ تمام پولیس اور افراد حکومت سمٹ کر مجمع کی طرف آ جاتے تھے مگر مجمع نہ ہٹتا تھا حاجی حضرات آیۃ اللہ کے ساتھ دروازۂ اقدس کو بوسہ دیتے اور دعائیں کرتے تھے ۔ ایک دفعہ حکومت کے افسران آئے

اور کہنے لگے 'اگر آپ حکم دیں تو ہم حجرۂ پیغمبر کا دروازہ آپ کے لیے کھول دیں' لیکن آپ نے دیگر مومنین و مسلمین کی طرح ضریح کی زیارت پر اکتفاء کی اور اپنے لیے اس خصوصیت کو پسند نہ فرمایا۔

روز عید غدیر ۱۸ ذی الحجہ کو تمام مومنین مدینۂ منورہ کو مدعو کیا ، بہ مناسبت عید غدیر علماء و شعراء نے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ افضل الصلوۃ و السلام کی مدح و ثناء کی ۔ اس اجتماع میں کئی ہزار افراد موجود تھے چار دن مدینۂ منورہ میں قیام کرنے کے بعد ۲۲ ذی الحجہ کو صبح ۸ بجے بذریعہ کار مکۂ معظمہ کے لیے روانہ ہوئے تا نہ خانۂ کعبہ کی وداعی زیارت کریں ، جب آپ کعبۃ اللہ کی وداعی زیارت سے فارغ ہوئے تو شاہ فیصل کے نائب و مشیر خاص نے آپ سے ملاقات کی ۔ اس کے بعد آپ جدہ آئے ۔ آپ کو رخصت کرنے کے لیے حکومت سعودی عرب کے حکام اور ہزاروں حجاج موجود تھے ۔

الوداع کا عالم

اخبار 'الاخاء' مورخہ ۱٦ اپریل ۱۹٦۸ء رقم طراز ہے کہ آیۃ اللہ العظمیٰ آقائی حکیم اور حضرات علماء کرام جو آپ کے ہم سفر تھے ، جب مراسم حج سے فرغت کرکے جدہ تشریف لائے اور ایر پورٹ جدہ پر رخصت کے لیے شاہ مملکت سعودیہ کے بھائی جناب امیر مشعل صاحب گورنر مکہ معظمہ اور جناب

ڈاکٹر رشاد عون مشیر خاص جناب عبدالوہاب صاحب صدر تشریفات ملکیہ ، سفیر عراق و دیگر سفراء حاضر تھے ، اسی روز ۲۰ ذی الحجہ کی شام کو بغداد ایر پورٹ پر آپ کا جہاز جو عراق کے صدر مسٹر عبدالرحمٰن محمد عارف کا خصوصی طیارہ تھا — جسے آپ کی آمد و رفت کے لیے صدر مملکت عراق نے پیش کیا تھا — پہنچا تو باوجودیکہ آپ نے بذریعہ ٹیلی گرام عراق کے لوگوں کو استقبال کے لیے منع فرما دیا تھا لیکن پھر بھی ہوائی اڈے پر مافوق تصور مجمع تھا ۔

عراق روز نامہ ''الجمہوریہ'' لکھتا ہے کہ آج عراق نے بہت ہی مسرت کے ساتھ ایر پورٹ پر اپنے دینی رہبر آقای حکیم مدظلہ العالی کا استقبال کیا ، صدر عراق کی طرف سے محمد بدیع شریف وزیر اعظم ، طاہر یحییٰ وزیر خارجہ ، کمشنر بغداد اور دیگر افسران حکومت حاضر تھے ، لوگوں کا مجمع اس قدر تھا کہ ایر پورٹ چھلک رہا تھا ، صلواۃ کے نعروں میں طیارہ اترا ، نائب صدر عراق ، وزیر اعظم آگے بڑھے اور آقائے حکیم کو اپنے ہمراہ لے کر ہوائی جہاز سے باہر لائے تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد استقبال کرنے والے حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بذریعہ کار نجف اشرف پہنچے ، جہاں حضرات علماء ، طلباء رؤسائے شہر اور ہزاروں مسلمان اپنے دینی رہبر کے استقبال کے لیے حاضر تھے۔ سب نے سرکار کی صحت و سلامتی کی دعا کی سب نے خدا کا شکر ادا کیا اور پورے ملک نے مبارک باد پیش کی ۔

اسلامی تبلیغات و خدمات

آیۃ اللہ العظمیٰ مدظلہ العالی کی سب سے بڑی خدمت تو حوزۂ علمیہ نجف اشرف کی سرپرستی ہے ۔ یہ حوزۂ علمیہ ہزاروں طلبا ، علماء و اساتذہ پر مشتمل ہے ۔ نجف اشرف میں کم و بیش ساٹھ معتبر مدرسے ہیں ۔ آیۃ اللہ ان مدرسوں اور طلبا کی کفایت فرماتے ہیں ۔ طلباء کے قیام و طعام کے اخراجات ادا فرماتے ہیں ۔ ان کے پڑھنے پڑھانے کی نگرانی فرماتے ہیں ۔ نجف اشرف کے علاوہ بھی مدارس ، مساجد اور امام باڑوں کی تاسیس و تعمیر ، عمومی کتب خانوں کی تاسیس ، آقای سید حکیم کا محبوب مشغلہ ہے ۔ ہم ان میں سے چند خدمتوں کا سرسری تذکرہ جناب سید احمد حسینی کی کتاب سے یہاں نقل کرتے ہیں ۔

۱۔ مساجد کی تعمیر

عرب میں مسجدوں کی کمی نہیں ہے ۔ آیۃ اللہ الحکیم مدظلہ جانتے تھے کہ بہت سی مسجدیں اپنے بانیوں کے بعد متولیوں کی غفلت کا نشان بن کر رہ گئی ہیں ۔ لہذا حضور نے ان مسجدوں کی طرف دھیان دیا اور جہاں کوئی مسجد شکستہ و کہنہ نظر آئی ، آپ نے اس کی توسیع و تعمیر و تجدید کا حکم دیا اور بنفس نفیس اس کام میں دلچسپی لی ۔ مثلاً

۱۔ حضرت الشیخ مرتضیٰ الانصاری کی مسجد ۔ ۲۔

مسجد[۱] ہندی کی توسیع و تعمیر جو پہلے بہت مختصر اور تنگ تھی۔ آقای سید نے اس کی آبادی پر توجہ فرمائی وہاں نماز بھی پڑھائی، درس بھی دیا۔ اب یہاں آپ کے فرزند آقای مقدس و ورع حجتہ الاسلام سید یوسف مدظلہ نماز پڑھاتے ہیں اور نجف اشرف کے عظیم عالم و مرجع تقلید آیۃ اللہ شاھرودی درس خارج دیتے ہیں۔ ۳۔ شہر ھندیہ عراق، میں مسجد کی بنا اور تاسیس۔ ۴۔ موصل کے محلہ نینوی میں مسجد کی تعمیر۔ ۵۔ مسجد الکفل۔ ۶۔ مسجد القاسم۔ ۷۔ مسجد غماس۔ ۸۔ مسجد عبرۃ آل ہدیر۔ ۹۔ مسجد الصویرہ۔ ۱۰۔ مسجد سویج شجر۔ ۱۱۔ جامع الامام الحکیم سنجار میں۔ ۱۲۔ مشہد النقطہ حلب میں۔

حلب میں ایک جگہ کے لیے مشہور ہے کہ جب قافلہ اسیران کربلا شام آیا تھا، اس وقت حلب میں پڑاؤ ہوا تھا اور سر مبارک امام حسین علیہ السلام جہاں رکھا گیا تھا وہاں خون مبارک کا ایک قطرہ گرا تھا۔ ایک مدت بعد وہاں مسجد کی تعمیر ہوئی۔ یہاں کے حسینی عاشور کے دن اس مقام پر مجلس و ماتم کرتے تھے۔ ربیع الاول میں مولود نبی ص کی تقریب

۱۔ مسجد ہندی تیرھویں صدی ہجری کے آغاز میں خان بہ بندی نے تعمیر کی۔ ۱۲۲۴ھ میں اس کے فرش کی مرمت و تجدید ہوئی۔ ۱۳۷۵ھ میں آیۃ اللہ الحکیم نے مسجد کے متصل دو مکان خرید کر مسجد کی توسیع فرمائی۔ پھر کتب خانہ بنوایا۔ اس خرید و تعمیر پر تقریباً تیرہ ہزار دینار خرچ ہوئے۔

منائے تھے ۔ ۱۳۰۲ھ میں اس کے شمالی حصے کی تجدید و تعمیر ہوئی اور سلطان عبدالحمید نے طلا کار آیات کا پردہ اور فرش وغیرہ ہدیہ کیا ، مسجد اور مشہد کی تجدید کی اور امام، مؤذن، خدام اور قرآن خوان مقرر کیے ۔ ۱۳۳۷ھ میں جب فرانسیسی فوجیں حلب میں داخل ہوئیں تو عمارت کو تباہ کر دیا ۔ ۱۳۷۹ھ میں سید حسین یوسف مکی عاملی اور علامہ شیخ ابراہیم الضریر جیسے حضرات کی توجہ سے اس کی تعمیر کا منصوبہ تیار ہوا ، ان حضرات نے آیۃ اللہ الحکیم سے درخواست کی ۔ آپ نے فوری طور پر ایک رقم مرحمت فرمائی ۔ کام شروع ہوا تو حاجی عبدالرزاق مرجان کو حکم نامہ تحریر فرمایا کہ میرے حساب سے اس کار خیر کو مکمل کیا جائے چنانچہ یہ عمارت اب شایان شان حالت میں وسعت و کمال کے ساتھ انجام پذیر ہوئی[۱] ۔

۲۔ امام باڑے

سید حکیم مدظلہ العالی نے امام باڑوں کی تعمیر میں بھی بہت دل چسپی لی ہے ۔ مثلاً

۱۔ کرکوک ۔ ۲۔ بغداد کے محلہ کرادۂ شرقیہ کا امام باڑہ ۔

۱۔ دیکھیے مشہد الامام الحسین فی حلب ۔ تالیف سید حسین بن مکی عاملی طبع بیروت ۱۹۶۸ء ۔ پاکستان کی متعدد مسجدوں کی تعمیر میں بھی آقائے حکیم کی مالی اعانت شریک ہے ۔ جس کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی ۔

الکفل اور الرحباوی کا عزا خانہ ۔ حلہ میں حضرت ابن ادریس علیہ الرحمہ کے مزار پر تعمیر حسینہ ۔

ضریح حضرت عباس[۳]

بوہروں کے مذہبی رہنما جناب ملا طاہر سیف‌الدین صاحب نے پاکستان ، افریقہ اور ہندوستان سے چندہ کرکے کم و بیش اٹھارہ سال کی مدت میں حضرت عباس علیہ السلام کے روضہ پر نصب کرنے کے لیے ایک ضریح بنوائی ۔ غفلت سے ضریح اتنی چھوٹی تیار ہوئی کہ قبر مطہر کا چوبی تعویذ کاٹ کر چھوٹا کرنے کی ضرورت پڑی ۔ خدام حرم نے عذر کیا اور چھوٹی ضریح نصب کرنے سے روکا ، شیخ ابراہیم نمایندۂ ملا طاہر صاحب نے ضد کی اور ایران سے ایک کاری کر کو اس کام کے لیے بلا لیا ۔ اور ایک ہزار دینار خدام وغیرہ کو دے کر انھیں راضی کر لیا ۔ ایرانی کاری گر نے چوبی صندوق دیکھ کر رونا شروع کیا اور اس کو چھوٹا کرنے اور کاٹنے سے انکار کر دیا ۔ اس نے حضرت عباس علیہ السلام کے تعویذ کو چھونا بے ادبی خیال کیا ۔ اس نے کہا : 'یہ صندوق آپ کی ضریح سے ہزار گنا زیادہ قیمتی ہے ۔' خدا کا کرنا ، یہ اطلاع آیۃ‌اللہ الحکیم مدظلہ کے گوش مبارک تک پہنچی ، آپ نے اسی وقت اپنے فرزند سید مہدی الحکیم اور اپنے داماد جناب سید ابراہیم طباطبائی کو بھیجا ۔ انھوں نے خادم خاص سے فرمایا : 'آقای' والد علام مدظلہ کو معلوم ہوا ہے کہ آپ صندوق قبر کو چھوٹا کرنا

چاہتے ہیں ۔ لیکن یہ غلط ہے آپ کو ضریح بڑی کرنا چاہیے سردست پہلے والی ضریح یہاں نصب کر دیں ۔ جب نئی ضریح تیار ہو جائے اور اس کی کمی پوری ہو جائے تو وہ نصب کر دیں ۔

خادم نے عرض کیا: 'بہت صحیح ہے میں آیۃ اللہ کے حکم کی بسر و چشم تعمیل کو حاضر ہوں ۔' مگر الشیخ ابراہیم صاحب نے ضریح کی توسیع کو ناممکن قرار دیتے ہوئے اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا اور تعویز کو چھوٹا کرکے یا نیا بنوا کے لگانے پر اصرار کیا ۔ جناب مولانا مہدی الحکیم نے فرمایا: 'سید کے حکم کی بہر حال تعمیل ہوگی ، خواہ وہ بنفس نفیس خود کربلا تشریف لانے پر مجبور ہی کیوں نہ ہوں ۔' بات مشہور ہوئی ، لوگ بے چین ہو گئے حضرت عباس علیہ السلام سے عقیدت و محبت نے دل تڑپا دیے ۔ آیۃ اللہ الحکیم نصف رجب کی زیارت کے لیے کربلا تشریف لائے تو معلوم ہوا حرم حضرت بند ہے اور ضریح بن رہی ہے ۔ آپ صحن میں تشریف لائے اور کلیددار کو حرم کھولنے کا حکم دیا ۔ حرم کھلا تو صندوق الگ رکھا ہوا تھا اور نئی ضریح کے نصب ہونے کے انتظامات مکمل کیے جا رہے تھے ۔ لوگوں نے رونا شروع کیا اور کہا: 'یہ جنت البقیع کا منظر ہے بہارنے ہوتے ہوئے قبر کا یہ عالم ہوگیا ۔' سید مدظلہ نے حکم دیا کہ ابھی ابھی تابوت اپنی جگہ رکھا جائے اور جو کچھ بنایا گیا ہے ، اسے صاف کرکے پرانی ضریح اپنی جگہ نصب کر دی جائے ۔ پھر اپنے دست مبارک سے علماء و مومنین کے ساتھ صندوق اٹھا کر

قبر مبارک پر رکھی ۔ اور ہزاروں روپیہ صرف کرکے سابقہ ضریح کو رکھوا دیا ۔ شیخ ابراہیم نے نئی ضریح بنوانے یا بنی ہوئی ضریح کو ضرورت کے مطابق بڑا کرنے سے انکار کر دیا ۔ آیۃ اللہ الحکیم مدظلہ نے فرمایا : 'اچھا پھر یہ لے جائیے ۔ یہ ضریح اب میں خود بنواؤں گا' یہ واقعہ ۱۹ ۔ رجب ۱۳۸۳ھ کا ہے ۔ صبح کو آیۃ اللہ نے انجینیر طلب فرمائے ، نقشہ ۲۵ ۔ رجب کو تیار ہوا ، سید مدظلہ نے جناب سید ابراہیم طباطبائی کو ہوائی جہاز سے اصفہان بھیجا اور حکم دیا کہ وہاں سے بہترین لکڑی کر لائیں ۔ کاری گر آئے اور کام شروع ہو گیا ، یہ سب اخراجات حضرت آیۃ اللہ مدظلہ نے خود ادا فرمائے ، سونا اور چاندی خریدی گئی ۔ اتنے میں اہل دل آگے بڑھے اور انہوں نے سرکار حکیم کو مجبور کرکے ایک بہت بڑی رقم پیش کی ۔ اس طرح ۱۳۸۵ھ میں لاکھوں روپے کے خرچ سے چاندی کے بجائے کنکا جمنی ضریح تیار ہو گئی اور پورے احترام کے ساتھ پرانی ضریح اتار کر نئی ضریح نزاکت و فن کی تمام تر خوبیوں اور نادرہ کاریوں کے ساتھ ایوان کی زینت بنائی گئی ۔

درحقیقت یہ ضریح حضرت عباس علیہ السلام کا معجزہ اور آیۃ اللہ الحکیم مدظلہ العالی کے مقبول بارگاہ ہونے کا ثبوت ثابت ہوئی ۔

۳۔ مدارس دینی کی تعمیر و تجدید

نجف کا مدرسہ عاملیہ ، مدرسہ الرحباوی ، مدرسہ افغانی ، مدرسہ تبتی ، مدرسہ ابن ادریس حلہ ، مدرسہ شریف العلماء

کربلا میں ۔ اسی طرح پاکستان کے متعدد دینی مدارس کی امداد
اور ہندوستان کے دینی مدارس کی امداد سید مدظلہ کی توجہ
خاص کا نتیجہ ہے ۔

۴۔ دینی فرائض کے لیے وفد

آیۃ اللہ مدظلہ نجف اشرف کے علاوہ شہروں اور قریوں میں مدرسوں کی تعلیم و تدریس اور مسلمانوں کو احکام دین بتانے کے لیے علماء کو بڑے اہتمام سے بھیجتے رہتے ہیں ۔ یہ حضرات اعلیٰ درجے کے وسائل سفر اور فراغت زندگی کے ساتھ سفر کرتے ہیں اور علمی خدمات انجام دیتے ہیں ۔ ان میں سب سے اہم وہ وفد ہے جو ہر سال حاجیوں کی امداد کے لیے سید مدظلہ روانہ فرماتے ہیں ۔ ان حضرات کو سید مدظلہ خود اخراجات مرحمت فرماتے ہیں اور یہ لوگ حاجیوں سے کسی قسم کا نذرانہ قبول نہیں کرتے ۔

۵۔ مصنفین و محققین کی امداد

آیۃ اللہ الحکیم نے ایک اور اہم کارنامہ یہ انجام دیا ہے کہ آپ مصنفین و مؤلفین کی ہمت افزائی پر خاص توجہ دیتے ہیں ۔ ہر سال ہزاروں روپے کی کتابیں خرید کر ناشرین و مصنفین کو صلہ مرحمت فرماتے ہیں اور پھر جو مصنف و مؤلف سید کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے ، آپ اسے کتابیں عطا کرتے ہیں تاکہ مشعل سے مشعل روشنی لے ۔

۶۔ مختلف ملکوں میں وفود کی روانگی

دنیا بھر کے مسلمان چونکہ آیۃ اللہ مدظلہ سے مسائل میں

رجوع کرتے ہیں ، اپنے قصے قضیے لکھتے ہیں ، آپ سے مالی ، دینی اور اخلاق امداد حاصل کرتے ہیں اس لیے آقای حکیم مختلف اوقات میں اپنے معتمد اور متدین ، باخبر اور ذمے دار علماء کے وفد بھیجتے ہیں ۔ جو اپنے دورے کے بعد سید مدظلہ کو معلومات و مشاہدات سے مطلع کرتے ہیں ۔ اس قسم کے وفد حجاز ، کویت ، بحرین ، احساء ، بحرین ، دمشق ، بیروت ، مصر ، ایران ، افغانستان ، کشمیر اور پاکستان وغیرہ میں آ چکے ہیں ۔

۷۔ کتب خانہ

آیۃ اللہ مدظلہ کے نزدیک دینی سرگرمیوں کو برقرار رکھنے اور تبلیغات کو بڑھانے کے لیے مسجد و مدرسے کے بعد کتب خانے کی بھی بڑی ضرورت ہے ۔ آپ کتب خانوں کی طرف بہت توجہ دیتے ہیں ۔ نجف اشرف جس طرح مدرسوں کا شہر ہے ، اسی طرح کتب خانوں کا بھی خزانہ ہے ۔ ہر گھر میں کتابیں ہیں ، ہر مکتبے میں نوادر ہیں ، ہر ذخیرۂ نوادر میں ایک نہ ایک بے مثال کتاب ہے ۔ آج تک دو کتاب خانے اپنی وسعت و باقاعدگی کے لحاظ سے خاص اہمیت کے مالک ہیں ۔ مکتبۂ امیرالمومنین علیہ السلام جسے حضرت علامہ عبدالحسین امینی مؤلف 'الغدیر' نے قائم کیا ہے ۔

ایک کتب خانۂ آیۃ اللہ الحکیم ہے یہ کتب خانہ مسجد ہندی کے پہلو میں باب قبلہ کی سڑک پر واقع ہے ۔ وسیع اور خوبصورت سہ منزلہ عمارت میں مکتبہ قائم ہے ۔ ۱۳۷۷ھ سے

اب تک برابر کتابوں کا اضافہ ہو رہا ہے ۔ کتب خانے کے نوادر مخطوطات کی فہرست ۱۹۶۲ء ۱۳۸۳ھ میں چھپ چکی ہے ۔ اس کے بعد سے اب تک ہزاروں قلمی کتابیں ہدیۃ اور قیمۃ زینت ہو چکی ہیں ۔ ہزاروں طلباء ، علماء ، مصنفین صبح سے عشاء کے بعد تک اس سے مستفید ہوتے رہتے ہیں ۔ میں نے کتاب المؤمن ۔ حسین بن سعید اہوازی متوفی ۲۵۵ھ (تقریباً) کا ایک نادر نسخہ دیکھا جو علامہ حسین بن محمد تقی طبرسی نوری علیہ الرحمہ کے قلم سے ۱۲۹۰ھ میں تحریر ہوا تھا ۔ یہ نسخہ جس جلد میں مجلد ہے ، اس میں سات اور نادر کتابیں بخط نوری رحمۃاللہ علیہ کی نقل کردہ موجود ہیں ۔ چونکہ یہ کتابیں شایع شدہ فہرست مخطوطات میں نہیں ہیں اس لیے ان کے نام درج کرتا ہوں ۔

۱۔ 'الاخبارالمسلسلات'

۲۔ 'کتاب الاعمال المانعۃ من الجنۃ' تالیف جعفر بن احمد القمی

۳۔ 'کتاب العروس' تالیف ابی محمد جعفر بن احمد القمی

۴۔ 'صفات الشیعہ' تالیف شیخ صدوق

۵۔ 'اصل لبعض قدماء اصحابنا ۔ وفیہ اکثر الاحادیث من الرضاؑ ۔

۶۔ 'کتاب المومن'[1] تالیف حسین بن سعید اہوازی

۱۔ یہ نادر کتاب میں نے تصحیح متن و حواشی و مقدمات کے ساتھ بحمدہ مرتب کر لی ہے ۔ اور اس کا ایک نسخہ اپنے قلم سے لکھ کر آیۃ اللہ کی خدمت میں نذر کیا ہے ۔

۷۔ 'مصادقۃ الاخوان' تالیف شیخ صدوق
۸۔ 'کتاب التمحیص' تالیف ابو علی ، محمد بن ہمام ۔ استاذ تنعکبری ۔

کتب خانے میں باقاعدہ فہرستیں ہیں ، مطالعے کا ہال ، اور کتابوں کے لیے گیلریاں ہیں جس سے مشین کے ذریعے کتاب نیچے آتی ہے ۔

کتب خانے کی شاخیں

آیۃ اللہ نے اہتمام فرمایا ہے کہ تمام عالم اسلامی میں اس مکتبے کی شاخیں پھیلا دیں ۔ چنانچہ انڈونیشیا (جاکرتا) بمبرگ ، گھانا ، پیرس ، لندن ، بیروت ، دمشق ، مدینہ منورہ اور راولپنڈی پاکستان میں اس کتب خانے کی اہم شاخیں ہیں ۔ عراق میں اسّی اور ایران میں بھی متعدد شاخیں موجود ہیں ۔ آپ ہر سال جو ہزاروں کتابیں خرید فرماتے ہیں یا ناشرین و مصنفین جو کتابیں سرکار کی خدمت میں پیش کرتے ہیں سرکار ان کتابوں کا ذخیرہ مکتبے کی شاخوں کو روانہ فرماتے ہیں ۔

صفر ۱۳۸۹ھ میں جب میں آیۃ اللہ کے حضور میں حاضر ہوا تو آپ کو یہ سن کر خوشی ہوئی کہ میرا ذاتی مکتبہ بعض نوادر سے مزین ہے ۔ آیۃ اللہ نے از راہ کرم و شفقت میری قلمی خدمتوں کی ہمت افزائی فرمائی ۔ میں نے 'کتاب المومن'

۱۔ اس کتاب کا متن مع شرح اردو میں نے لکھ کر لاہور سے ادارۂ معارف اسلام کے ذریعہ شایع کیا ہے ۔

کے علاوہ اپنے بعض تالیفات اس سے قبل کتب خانے میں پیش کر چکا تھا ۔ میری زیارت کے زمانے میں ایک تو کتب خانے کا فرش اور دیواروں پر پتھر لگائے جا رہے تھے ، اس لیے نظام بحال نہ تھا ۔ دوسرے ایام عزا کی وجہ سے کتب خانہ بند بھی رہتا تھا ۔ تیسرے نجف اشرف پر حکومت عراق کی دست درازیوں سے آقای حکیم مدظلہ بے حد پریشان تھے ۔ لہذا مجھے بہتر ہے کتابوں کا ہدیہ دیا جا سکا جو میرے کتب خانے میں آیۃ اللہ مدظلہ کے نام نامی سے مزین ہو کر جمع ہو گئی ہیں ۔

اخلاق و عادات

آیۃ اللہ محسن الحکیم مدظلہ العالی مرجعیت کی بلند ترین منزل پر فائز ہیں ۔ آپ کے مصروفیات کی زیادتی کا عالم سمجھنا مشکل ہے ، مسائل دینی کے جواب ، خیریت طلبی کے جواب ، مختلف جماعتوں اور قبیلوں کے باہمی مناقشات کے فیصلے ، اسلامی اور غیر اسلامی دنیا میں تبلیغی ضروریات اور ان کے انتظامات ، نجف اشرف کے حوزۂ علمیہ کے معاملات ، مالی وجوہ اور ان کے مصارف ، ملاقات اور لوگوں کی پذیرائی اور ان سے بات چیت ، تصنیف و تالیف ۔ غرض ضعف و پیری میں افکار و آلام ، فکر و تدبیر کا ہر شعبہ تھکا نا دینے والا ہے مگر آپ جوانوں سے زیادہ نشاط کے ساتھ تمام معاملات انجام دیتے ہیں ۔ غصہ یا ملال ، دل تنگی یا گھبراہٹ ، آرام طلبی یا راحت کا نام نہیں جانتے ۔

ملاقات

صبح سے ظہر کے وقت تک ہزاروں آدمی حاضر ہو کر چھوٹے سے کمرے میں دست بوسی کا شرف حاصل کرتے ہیں ، کمرہ بھرا رہتا ہے ، علماء کے لیے تعظیم ، ملاقاتی اجنبی ہو یا جان پہچان کا ، ہر ایک سے محبت و شفقت کا وہ سلوک جیسے سید مدظلہ کا محبوب ہو ۔ دل دہی ، ہمت افزائی ، بات کو غور سے سننا ، ہدایت و نصیحت فرمانا ، اس کے قبیلے ، شہر یا ملک کے مومنین کے بارے میں سوالات اور اس کے متعلقہ معاملات کے بارے میں ہدایات ۔ جیسے آپ اسی کے شہر کے رہنے والے ہیں اور اس سے خاص الخاص تعلق خاطر رکھتے ہیں ۔ دین کے درد کی باتیں ، اصلاح کی تلقین ، عزت و ترقی کا سبق آپ کا شعار ہے ۔

طریق گفتگو

آقای آیۃ اللہ مدظلہ آہستہ آہستہ ، شیریں کلامی ، واضح فقروں اور سادہ زبان میں گفتگو فرماتے ہیں ۔ مختصر اور جامع کلام ، اطمینان بخش اور مسرت خیز جواب ، باوقار اور متین لہجہ ، مسکراہٹ اور خندہ پیشانی سے سمجھانا ۔ دل میں اتر جانے والی تقریر اور اثر انگیز ارشادات ، غیر متعلق آدمی کی ہمت نہیں ہوتی کہ دخل دے سکے اور متعلق آدمی ہشاش بشاش ہو کر اٹھتا ہے ۔

مزاج پرسی ، حسب حیثیت متعلقہ کوائف کے بارے میں

سوالات ، اور معلومہ حالات کے بارے میں نصائح سن کر آدمی عمل پر آمادہ ہو جاتا ہے - مجھ سے پہلی ملاقات میں پاکستان کے مومنین کے بارے میں دیر تک گفتگو فرماتے رہے - یہاں کے اداروں کی مصروفیتوں کے سلسلے میں اعتدال اور جد و جہد کی تاکید فرمائی - یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سید مدظلہ خود لاہور و کراچی ہو کر آئے ہیں - مومنین کے عقائد کی تعریف فرماتے ہوئے مسائل دین ، طلباء اور علماء کی طرف توجہ کرنے کی فرمائش کی - خاص باہمی اختلافات کو ختم کرنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا : 'میرے پاس انڈونیشیا سے ایک خط آیا ہے جس میں تحریر ہے کہ یہاں نصف ملین مسلمان عیسائی ہو گئے ہیں - مسلمان ہیں کہ آپس میں جنگ و جدال کر رہے ہیں -' میں نے دیکھا کہ یہ کہتے ہوئے آپ کی آواز اور چہرہ بے حد متاثر ہے - فرمایا : 'یہ وقت آپس میں محبت و یکجہتی کا ہے - علم دین اور اسلام کی خدمت سے غفلت کا نہیں - اسلام کے دشمن جو رخ دیکھتے ہیں ، اس سے حملہ کر دیتے ہیں اور ہمیں غافل دیکھ کر مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں -'

قوتِ فیصلہ

یوں تو سید مدظلہ کے چہرۂ مبارک کے خطوط اور چہرے کے خد و خال دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ بیدار مغز ، مدبر اور صاحبِ نظر مبصر ہیں۔ غضب کی ذہانت اور حیرت انگیز ذکاوت کے مالک ہیں - معاملہ فہمی اور نکتہ رسی کی قوت خدا داد رکھتے ہیں - اس کے باوجود آپ کی عادت ہے

کہ اصل معاملے کو پوری طرح انتہائی خاموشی اور توجہ سے سنتے ہیں - اگر روز مرہ کے معاملات ہیں تو سوچ کر فیصلہ کن جواب مرحمت فرماتے ہیں ورنہ چند متدین ، معتمد ، آزمودہ اور تجربہ کار حضرات سے مشورہ لیتے ہیں اور پھر ان کی بحث کا نتیجہ سن کر خود اس پر غور کرتے ہیں ، اس کے بعد حسبِ موقع مہلت دے کر فیصلہ صادر ہوتا ہے - جو فیصلہ فرما دیتے ہیں ، اس پر پوری قوت سے قائم رہتے ہیں - بڑے مقدمات و مسائل میں سیاسی اور سرکاری آدمیوں سے تنہا ملنا پسند نہیں فرماتے ، حسبِ موقع دو چار حضرات کو شریک ملاقات فرماتے ہیں ، آنھی کے سامنے بات چیت کرتے ہیں -

فیصلے سے قبل شرعی و اخلاقی پہلو سوچ کر ، اس کے نفع نقصان کو تول کر فیصلہ کرتے ہیں - خدا پر توکل اور تقویٰ کی رعایت ، مسلمانوں کے اعزاز ، ان کی جان و مال کا خیال رکھتے ہیں - مصائب اور مشکلات سے گھبرانے کی عادت نہیں - پریشانی میں آخری بات نہیں کہتے - بڑے تحمل و بردباری کے ساتھ معاملہ سمجھاتے ہیں اور بغیر جلد بازی کے اتمام حجت کرکے آخری بات کہتے ہیں اور خداوند کی مدد سے جو ارشاد فرما دیتے ہیں ، وہی ہوتا ہے -

محبت

آقایٔ حکیم محبت و ہمدردی کا مجسمہ ہیں - اپنے ، بیگانے نووارد یا پرانے آدمی سے ایسی محبت فرماتے ہیں کہ وہ سمجھتا ہے جیسے آیۃ اللہ کو جو محبت اس سے ہے ، کسی سے نہیں - دلسوزی

اور عملی ہمدردی سے اپنی محبت کا یقین دلا کر ملنے والوں کو گرویدہ بنا لیتے ہیں ۔ شخصیت میں کشش کے آثار محبت و الفت پر قائم ہوتے ہیں ۔ انسان دوستی کا جذبہ انسانوں کو دوست بناتا ہے ۔ انسان دوستی سے عفو ، فروتنی و انکساری پیدا ہوتی ہے ۔ یہ سب باتیں آقای حکیم مدظلہ کے مزاج کا خمیر ہیں ۔

خذ العفو وا مر بالعروف (قرآن مجید) کا اصول ہمیشہ پیش نظر رہتا ہے ۔

مرحمت و شفقت

حضرت سید مدظلہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی سیرت مبارکہ کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہیں ۔ غربا کی خبر گیری ، مریضوں کی احوال پرسی ، حاجت مندوں کی حاجت برآری ، پریشان حال لوگوں کی امداد ، فکر مندوں سے غمخواری و شفقت آپ کا وتیرہ ہے ۔ چھوٹوں کی عزت افزائی ، بڑوں کی تعظیم و تکریم کے مظاہروں سے آپ سے ملنے والے ایک خاص قسم کا سکون ، ایک خاص قسم کی لذت و راحت محسوس کرتے ہیں ۔ جیسے اس حدیث کا مفہوم سمجھ میں آ رہا ہو :

لکل شیئ شیئ یستریح الیہ ، و ان المومن یستریح الی اخیہ المؤمن کما یستریح الطیر الی شکلہ
(کتاب المومن)

ہر شئے کی کوئی نہ کوئی ایسی منزل ہوتی ہے جہاں اسے سکون ملتا ہے ۔ مومن کو یہ سکون اپنے مومن بھائی سے حاصل ہوتا ہے ۔ وہ مومن سے مل

کر اور راحت محسوس کرتا ہے جیسے ہر لدہ آشیانے میں پہنچ جائے۔

الکساری

غرور و تمکنت خدا کو محبوب نہیں۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حیات مبارکہ کا سب سے بڑا امتیاز آپ کی منکسر مزاجی ہے۔ ائمہؑ اہل بیتؑ نے عاجزی و فروتنی کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔ علماء و کردار اسلامی کا یہ عظیم نمونہ اپنے مخدومین کی سیرت کا آئینہ ہے۔ ملاقات کے لیے جائیے تو کمرے میں داخل ہوتے ہی فقر مجدی کا منظر سامنے ہوگا۔ معمولی سا مکان، اس میں سادہ سا کمرہ، کمرے میں عام فرش، فرش کے ایک کونے میں ایک بوڑھا، خوبصورت، مسکراتا چہرا آنکھوں کے سامنے ہوگا، جس کے پہلو میں علماء و طلبا ادب و احترام سے تشریف فرما ہوں گے۔ ہر آنے والے کا مسکرا کر استقبال ہوگا۔ آپ جتنی دیر بیٹھیں گے یہی محسوس کریں گے جیسے شرافت و کرامت، عاجزی و انکساری کا مجسمہ بول رہا ہو۔ گردن جھکا کر بات سننا، نرم لہجے میں جواب دینا جیسے کوئی احساس برتری ہے ہی نہیں۔ نہ لباس میں نمود و نمائش نہ بات میں ٹھاٹ باٹ، نہ ذکر اذکار میں اپنی بڑائی۔ نہ ڈانٹ ڈپٹ نہ ہاں اور نہیں کے تیور میں امارت و سرداری کا عنوان۔ آپ کا دل چاہے گا کہ آپ بات کریں۔ آپ ہر طرح کی باتیں کرکے محسوس کریں گے جیسے ہیبت ایمان اور جلال تقویٰ کے سوا کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ بیٹھنے،

اٹھنے ، چلنے پھرنے ، میل جول ، غرض کسی رخ اور کسی پہلو سے تکبر کا نشان نہیں ملتا ۔

پاکستان سے آیۃ اللہ الحکیم کی محبت

آیۃ اللہ الحکیم حفظہ اللہ یوں تو تمام مسلمانوں سے محبت کرتے ہیں ۔ آپ کو دنیا بھر کے مسلمانوں سے تعلق خاطر ہے ۔ آپ نے یورپ و ایشیا میں اپنے تبلیغات اسلامی کے مرکز قائم کیے ہیں ۔ افریقہ میں مبلغ بھیجے ہیں وہاں کے طلباء نجف اشرف میں آپ کی خاص توجہ و محبت کا مرکز ہیں ۔ لیکن پاکستان کے سلسلے میں ایک خاص بات یہ ہے کہ ہماری حکومت اور عوام حضور آیۃ اللہ کا بہت احترام کرتے ہیں ۔ ہر سال ہزاروں زائر اور طلباء و علماء عراق جاتے ہیں ۔ تقریباً ہزار ڈیڑھ ہزار پاکستانی عراق میں رہتے ہیں ۔ میں نے دیکھا ہے کہ آقائے سید مدظلہ پاکستانی عوام کے جذبۂ ایمان کے مداح ہیں ۔ انہیں یہاں کے مسلمانوں کی اسلام دوستی سے خوشی اور تقویت ہے ۔ وہ ہمارے ملک کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور یہاں کی خبروں سے دلچسپی رکھتے ہیں ۔ انہیں ہمارے اداروں ، ہمارے تبلیغات ، ہمارے لٹریچر سے واقفیت ہے ۔ ابھی ۳ ۔ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ کو انتہائی پریشانی میں جو مکتوب اقدس خادم کے نام آیا ہے ، اس میں بھی مسلمانوں کو سلام تحریر فرمایا ہے ۔ میں جب حاضر خدمت ہوا تھا اس وقت بھی آپ نے بے حد شفقت کے ساتھ یہاں کے مسلمانوں کی خدمتوں کو سراہا اور فرمایا تھا کہ ہم سب کو اتحاد و اتفاق و محبت سے رہنا چاہیے اور اسلام

کی سر بلندی کے لیے خدمت میں سرگرم عمل رہنا چاہیے ۔ آپ ہمارے طلباء پر بڑی شفقت فرماتے ہیں ۔

جنگ پاک و ہند

۱۹۶۵ء کی جنگ نے آقای حکیم مدظلہ کو بہت دکھ پہنچایا تھا ، آیۃ اللہ سید حکیم مدظلہ نے اس زمانے میں کھلم کھلا ہماری حمایت کا اعلان فرمایا اور پاکستان کے مسلمانوں کو فتح یاب ہونے کی بشارت دی تھی ۔ آپ نے بڑے خلوص سے دعائیں فرمائیں اور جب پاکستان کو فتح ہوئی تو اسے اسلام کی فتح قرار دیا ۔

پاکستانیوں کی امداد

آیۃ اللہ الحکیم مدظلہ پاکستان کے متعدد دینی مدارس کی مالی امداد فرماتے ہیں ۔ بعض اشاعتی اداروں کو روپیہ دیتے ہیں کہ وہ خالص اسلام کی تبلیغ کریں ۔ یہاں کے کئی کتب خانوں کو موصوف نے سینکڑوں نہیں ہزاروں قیمتی اور وقیع کتابیں مرحمت فرمائی ہیں ۔ جو مکتبہ عامہ آیۃ الحکیم کی مہر سے مزین ہیں ۔

آیۃ اللہ الحکیم کی تمنا ہے کہ نجف اشرف کی بنیادوں پر ایک سے زیادہ عظیم دینی مدرسے وجود پذیر ہوں ، جس میں قرآن مجید و احادیث اور فقہ کا وسیع پیمانے پر تعلیمی انتظام ہو اور مدرسے کے اساتذہ و طلباء شایان وقار و احترام کے ساتھ زندگی بسر کریں ۔

لاہور اور ٹھیری کے واقعات

۱۹۶۳ء میں جب لاہور اور ٹھیری میں خونی فسادات ہوئے تو آیۃ اللہ الحکیم مدظلہ نے براہِ راست صدر مملکت کو تار دیے، سفیر کے ذریعے خط لکھے اور پوری توجہ سے معاملات کو ہموار کیا اور تاکید فرمائی کہ یہاں شیعہ سنی محبت و اتحاد سے رہیں۔ انہوں نے مقتولین کے ورثا سے ہمدردی فرمائی اور اُن کی دلدہی کی۔ حکومتِ پاکستان نے بھی آیۃ اللہ کی اس محبت کی قدر کی۔

لاہور میں فساد ہوا تو آیۃ اللہ نے حکومت اور نواب مظفر علی خان صاحب قزلباش کو تار دیے، خط لکھے۔ سنی اور شیعہ حضرات میں سے جو بھی آیۃ اللہ سے ملا، آپ نے اُس سے واقعات دریافت فرمائے اور تلقین فرمائی کہ اسلامی برتری کا خیال ہاتھ سے نہ دیں اور اتحاد و اتفاق کو اختلاف و انتشار میں نہ بدلیں[۱]۔

درحقیقت آیۃ اللہ مدظلہ اسلام کا دھڑکتا دل اور مسلمانوں کے محبوب رہنما ہیں۔ اس کا سبب آپ کی بے انتہا محبت اور بے کراں شفقت کا جذبہ ہے۔ جس کے لیے ہر پاکستانی

۱۔ جناب سید احمد حسینی مدظلہ نے سوانح آیۃ اللہ الحکیم میں ان دونوں واقعات کو مفصل قلم بند فرمایا ہے اور شہیدوں کی الم ناک تصویریں بھی شایع کی ہیں۔ دیکھیے "الامام الحکیم السید محسن الطباطبائی" طبع دارالثقافہ نجف اشرف ۱۳۸۳ھ

ان کا ممنون اور ان کی صحت و عافیت و عزت و حرمت کا خواہاں ہے ۔

اللہم متع المسلمین بوجودہ الشریف ۔

مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی پر حجۃ الاسلام علامہ سید محسن الحکیم کا بیان

بغداد ۳ ستمبر ۔ حجۃ الاسلام آیۃ اللہ العظمیٰ علامہ سید محسن طباطبائی نے مسجد اقصیٰ کو آگ لگانے کے سلسلے میں یہودی ٹولی کے مکروہ جرائم کی مذمت کی ہے ۔ حجۃ الاسلام نے نجف اشرف میں ایک بیان میں فرمایا کہ اسرائیل کے اس ہولناک جرم سے پورے عالم اسلام میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے ۔ اسرائیل نے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کی ہے جسے وہ کافی عرصے سے تیار کر رہا تھا ۔ اسرائیلیوں نے مسجد اقصیٰ کو نذر آتش کیا ہے جو مسلمانوں کا قبلۂ اول ، ثالث الحرمین اور متوطن الانبیاء و المرسلین ہے ۔ اسرائیلیوں کی سیاہ تاریخ جرائم سے بھری پڑی ہے ۔ اس نے انبیاء اور اولیاء کو قتل کیا اور حرمات کی ہتک اور مقدسات کی اہانت کی ۔ جرم اسرائیل کی فطرت اور طبیعت میں داخل ہیں جسے عالم اسلامی کے قلب میں پیوسط کر دیا گیا ہے ۔ یہودی مجرمانہ ریشہ دوانیوں اور سازشوں میں مہارت رکھتے ہیں اور انھیں ساری کاروائیوں میں مغرب اور مشرق کی بے دین اور کافر قوتوں کی پشت پناہی حاصل ہے ۔ یہ قوتیں اس بات پر مصر ہیں کہ اسرائیل کے وجود کو بہر حال قائم

رہنا چاہیے ۔ تازہ المیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دشمن اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ ارض مقدس کو اس وقت تک غصب نہیں کیا جا سکتا اور مسلم قوم کو اس وقت تک محکوم نہیں بنایا جا سکتا جب تک مسلمانوں کے دلوں کو جوڑنے والا مذہب موجود ہے ۔ جب تک مسلمان قوم کلمہ لا الہ الا اللہ پر ایمان رکھتی ہے اور جب تک اس سر زمین میں اللہ کا ایک گھر بھی موجود ہے جس میں مسلمانوں کو اپنے حقوق واپس لینے اور ارض مقدس کو یہودیوں حملہ آوروں کے پنجے سے آزاد کرانے کی تلقین کی جاتی ہے ۔ ایسے حالات میں جب کہ ارض مقدس المیوں سے دو چار ہے ، ہم اس کے سوا کچھ نہیں کر سکتے کہ مسلمانوں کو ان کا مذہبی فریضہ اور ذمہ داریاں یاد دلائیں اور انہیں مشورہ دیں کہ وہ باہمی اختلافات کو فراموش کرکے ایک ہو جائیں اور مسجد اقصیٰ اور دوسرے مقدس مقامات کو اسرائیلی حملہ آوروں اور غاصبوں سے آزاد کرانے کے لیے متحدہ جہاد کریں ۔ اس سلسلے میں اگر مسلمان یہ محسوس کریں تو بہتر ہے کہ اپنی عظمت رفتہ کو بحال کرنے اور اپنے حقوق کو واپس لینے اور حرمات و مقدسات کا دفاع کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ مسلمان مذہب کی تعلیمات کے سختی سے پابند ہو جائیں اور اسلام کے احکام کی تعمیل کریں ۔ جو ہر عہد اور زمانے کے لیے نازل فرمائے گئے ہیں ۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ مشرق و مغرب سے آنے والے تمام گمراہ کن خیالات اور ملحدانہ نظریات سے کنارہ کشی اختیار کریں کیوں کہ یہی خیالات ان کے درمیان نفاق اور پھوٹ کا باعث

ہیں ۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ سخت ترین جد و جہد کی راہ اختیار کرکے معرکے میں فتح کے لیے عناصر قوت بن جائیں ۔ اگر مسلمانوں نے یہ راہ اختیار نہ کی تو انھیں یہودیوں اور کافر قوتوں کی طرف سے مزید جارحیت ، تباہی اور مظالم کا سامنا کرنا ہوگا ۔ جو مظالم اور گناہوں کے ارتکاب کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں ۔ آج اسلام کی مقدس سر زمین پر جو کچھ ہو رہا ہے ، اس سے ہم غم و حزن میں ڈوبے ہوئے ہیں ۔ ایسے وقت حق تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اپنے اس پسندیدہ راستے پر چلائے جس پر چلا کر انھوں نے عظمت اور سربلندی حاصل کی تھی ۔

(روز نامہ 'جنگ' کراچی)

اولاد

آیۃ اللہ الحکیم مدظلہ العالی بحمدہ تعالیٰ کی اولاد سب کی سب سعید و صالح ۔ صاحب علم و عمل ہے ۔ جن میں سے چند حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں :

۱۔ حجۃ الاسلام آقائے سید یوسف الحکیم :
مولود ۔ ۳ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ نجف اشرف ۔
تالیفات : حاشیہ کفایہ ، حاشیہ مکاسب ۔ مستمسک العروۃ پر حواشی ۔ درس خارج دیتے ہیں ۔ مسجد ہندی میں نماز پڑھاتے ہیں ، معاملات و قضایا میں والد علام کا ہاتھ بٹاتے ہیں ۔ بہت مقدس و محترم عالم ہیں ۔ میں نے آپ کی اقتداء میں ظہرین کی نمازیں ادا کی ہیں ۔

۲- حجۃ الاسلام آقائے سید علاء الدین الحکیم

۳- حجۃ الاسلام السید ہادی الحکیم

۴- حجۃ الاسلام سید مہدی الحکیم :
آیۃ اللہ کے شیر دل
فرزند ، جو علم و عمل میں تمام
معاصر علماء میں ممتاز ہیں ۔

۵- حجۃ الاسلام سید کاظم الحکیم

۶- مولانا سید محمد باقر الحکیم

۷- مولانا محمد حسین الحکیم

حجۃ الاسلام مولانا سید محمد علی الحکیم ۔ داماد
حجۃ الاسلام مولانا السید ابراہیم الطباطبائی ۔ داماد

۲۱ جولائی ۱۹۶۹ع

مصادر

* الامام الحکیم السید محسن الطباطبائی: السید احمد حسینی
مطبعۃ الاداب ۔ النجف ۱۳۸۴ھ
* جامعۃ النجف فی عصرها الحاضر : الشیخ محمد تقی
آل الفقیہ العاملی مطبعۃ صور الحدیثۃ ؟ ؟ھ
* ڈائری (سفر زیارات) مرتضیٰ حسین ۱۳۸۹ھ
* (مقدمۃ الفہرست) من نوادر مخطوطات مکتبۃ آیۃ اللہ
الحکیم العامۃ ۔ مطبعۃ النجف ۱۳۸۲ھ
* تاریخ مشہد الامام الحسین علیہ السلام فی حلب :
السید حسین یوسف مکی العاملی بیروت ۔ ۱۹۶۸ع

* تاریخ کربلا و نجف : علامہ جزائری طیب آغا الموسوی
لاہور ۱۹۰۲ع
* هدیہ الرازی الی الامام المجدد الشیرازی : آیۃ اللہ
الشیخ آغا بزرگ طہرانی ۔ مطبعۃ الاداب النجف ۔
۱۳۸۶ھ ؟
* مرکز علم نجف اشرف : مولانا غلام السیدین ہندی ۔
مطبع کریمی الہ آباد ۔ ہندوستان ۔ ؟
* اعلم زمانہ کا سفر حج : مولانا غلام السیدین ہندوستان
؟ ع
* تقویم تاریخی ، عبدالقدوس ہاشمی

ضمیمہ

(متعلق صفحہ نمبر ۱۰۲)

لاہور کے علماء اور معززین کا مشترکہ بیان

اسلامی مقامات مقدسہ کی روحانی عظمت کا یقین ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ مکۂ مکرمہ، مدینۂ منورہ، نجف اشرف، کربلائے معلیٰ اور کاظمین و سامرہ ہم سب کے لیے قابل احترام شہر ہیں۔ بیت المقدس کی وجہ سے قضیۂ فلسطین تمام مسلمانوں کے لیے بے چینی کا باعث ہے۔ خدا وند عالم اسے یہودیوں کے پنجۂ ظلم سے آزاد کرانے اور اسلامی شان و شوکت کو بحال کرے۔ نجف اشرف حرم حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی بدولت قابل صد احترام ہے۔ علاوہ ازیں ایک ہزار برس سے یہ شہر علوم اسلامیہ اور علمائے دین کا مرکز ہے۔ اسی بنا پر اسے حوزۂ علمیۂ اسلام کا نام دیا گیا ہے۔ بنا بریں نجف اشرف کو دو گونہ عزت و حرمت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

حوزۂ علمیہ نجف اشرف اور وہاں کے علماء و طلباء کے بارے میں جو تازہ ترین اطلاعات ہم تک پہنچی ہیں، ہم ان پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہیں اور اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے صدر محترم سے درخواست کرتے ہیں کہ موصوف ہمارے جذبات سے حکومت عراق کو مطلع فرمائیں۔

ہم سب آیت ظلہ‌اللہ العالی مجتہد اعلم سرکار آقائے محسن الطباطبائی الحکیم مدظلہ العالی کی عزت و احترام کے خواہش مند ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حوزۂ علمیہ نجف اشرف اور و ں کے علماء و طلباء کے وقار کو ہر خطرہ و صدمہ سے محفوظ رکھا جائے گا۔

(۱) مولانا سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل (۲) مولانا سید محمد جعفر زیدی خطیب جامع شیعہ کرشن نگر (۳) مولانا سید قائم علی نانی (۴) مولانا سید محمد باقر نقوی (۵) مولانا اکبر اس نجفی دہلوی (۶) مولانا حسین مرتضیٰ (۷) کاظم حسین شیرازی (۸) ابرار حسین شیرازی (۹) سیف علی (۱۰) سید جعفر مرتضیٰ (۱۱) علی غضنفر رضوی (۱۲) ولایت حسین حیدری (۱۳) پروفیسر سید عنایت حسین بخاری (۱۴) منیر عابدی (۱۵) خورشید اکبر زیدی (۱۶) ریاض الحسن سید (۱۷) شاہد علی نقوی (۱۸) زوار حسین نقوی

۵ جولائی ۱۹۶۹ء (لاہور)

ULEMA'S ARREST IN IRAQ

Nasrullah Concerned

LAHORE, July 3: Nawabzada Nasrullah Khan, the provincial chief of the Pakistan Democratic Party Reorganisational Committee, has expressed grave concern over the victimisation of ulema and other prominent citizen of Iraq.

In a Press Statement here today, he said Iraqi ulema were as revered by the masses of Pakistan as they were by

the People of there own country. Any atrocities perpetrated on them were a due cause of anguish to Pakistan, he point out.—PPI

پاکستان ٹائمز ۸ جولائی ۱۹۶۹ء

وقت نے مہلت دی تو قربانی کو حاضر ہیں

عراق علماء پر مظالم کے خلاف مولانا سید محمد دہلوی کا بیان:

کراچی - ۷ جولائی - علمائے عراق اور طالبان علم دین پر عراق میں جو مبینہ ظلم و زیادتی ہو رہی ہے ، اس پر صدر آل پاکستان شیعہ مطالبات کمیٹی نے پر زور احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر وقت نے مہلت دی تو جان و مال قربان کرنے کو حاضر ہیں ، انھوں نے اپنے اخباری بیان میں کہا کہ عراق کی موجودہ حکومت کمیونسٹ نواز ہے ۔ وہ نجف اشرف کے علمی مرکز کو برباد کرنا چاہتی ہے ، اس صورت حال کو نہ صرف شیعہ بلکہ کل مسلمان ہرگز برداشت نہیں کر سکتے ۔ انھوں نے اس نا جائز اور ناروا تشدد کو روکنے کے لیے حکومت پاکستان سے سفارتی سطح پر بات چیت کا مطالبہ کیا ہے ۔ انھوں نے پاکستان کی تمام شیعہ مطالبات کمیٹیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سفیر عراق، صدر محترم پاکستان اور آیائے محسن الحکیم کو فوراً تار دیں ۔ انھوں نے پاکستان ڈیموکریٹک پارٹی کے صوبائی سربراہ نواب زادہ نصر اللہ خاں کا شکریہ ادا کیا ، جنھوں نے بروقت بیان دے کر حق علمائے مظلومین عراق ادا کیا انھوں نے دوسرے زعماء ، علماء اور اہل فکر سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ تعاون کریں ۔

جنگ کراچی ۹ جولائی

عراق میں مظالم کے خلاف تشویش

جماعت اہل سنت کے ناظم اعلیٰ کا بیان

کراچی ۸ جولائی (اسٹاف رپورٹر) مرکزی جماعت اہل سنت کے ناظم اعلیٰ مولانا سید سعادت علی القادری نے کہا ہے کہ عراق میں سوشلزم کی مخالفت کرنے پر جو ظلم و ستم ڈھائے جا رہے ہیں، اس سے تمام مسلم ممالک میں شدید تشویش پھیل گئی ہے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ حکومت عراق کے اس اقدام کے خلاف احتجاج کرے۔ انہوں نے پاکستان کے علماء سے کہا ہے کہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں اور سوشلزم کو نہ پنپنے دیں ورنہ پاکستان کے علماء پر ان سے بھی زیادہ ظلم کیے جائیں گے۔ خطیب ربانی مولانا سید محمد علی درانی نے کہا ہے کہ عراق کی حکومت نے وہاں کے مجتہدین کو خاص طور پر آیۃ اللہ العظمیٰ جناب آقا محسن الحکیم کو جو تکالیف پہنچائی جا رہی ہیں۔ اس سے پوری شیعہ دنیا میں بے چینی پھیل گئی ہے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے اپیل کی کہ وہ اس سلسلے میں اقدام کرے۔

جنگ کراچی ۱۰ جولائی

سوشلزم کے پردے میں عراقی علماء پر مظالم کی مذمت

کراچی ۹ جولائی (اسٹاف رپورٹر) ناظم اعلیٰ جمعیت اتحاد العلماء پاکستان مولانا عبدالخالق ہزاروی نے عراق میں علماء پر مظالم کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ بات کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ سوشلزم کے پردے میں یہود نما .سلام

حکمران کیا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں ۔ جمہوری ملک میں ہر مکتبۂ فکر کو اظہار رائے کی آزادی حاصل ہوتی ہے اور پھر ایسے ملک میں جہاں حکمرانوں اور عوام کی بہت بڑی اکثریت مسلمان ہو وہاں اسلام پر اظہار حق کے جرم میں اس طریقے پر ظلم ڈھائے جا رہے ہیں ۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اثرات استعمال کرکے عراق علماء کو ان مظالم سے نجات دلائے ۔ انہوں نے علماء اور مسلمانوں سے بھی اپیل کی ہے کہ اسلام اور سوشلزم کو ایک چیز نہ سمجھیں اور اس پورے معاملے پر سنجیدگی سے غور کریں ۔ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے جنرل سکریٹری محمد قدیر ۔ اسلامیہ کالج کے سید اظہار حسین نے عراق میں علمائے کرام پر ظلم و تشدد کی مذمت کی ہے ۔ انہوں نے عراق کی حکومت کو کمیونسٹ نواز حکومت قرار دیتے ہوئے کہا کہ عراق کو چاہیے کہ پہلے وہ سامراجی پٹھو اسرائیل کو شکست دے ۔ انجمن افکار طلباء پاکستان کے سابقہ کنوینر لیاقت زیدی نے بھی اس کی مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سلسلے میں حکومت عراق سے بات کرے ۔ سکریٹری ادارۂ حسینی اسکاؤٹس دلبر حیدر رضوی نے کہا ہے کہ عراق حکومت نے علمائے کرام اور پاکستانی طلباء کے ساتھ جو تشدد آمیز رویہ اختیار کیا ہے اس سے پاکستانی باشندوں کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچی ہے ۔ انھوں نے عراق حکومت پر زور دیا ہے کہ علمائے کرام کے ساتھ اپنا رویہ تبدیل کرے ۔ انھوں نے کہا ہے کہ عراق میں جو طلباء و علمائے دین شہید ہوئے ہیں اُن کی نماز غائبانہ امام باڑہ مارٹن روڈ میں

بعد نماز جمعہ ادا کی جائے گی ۔ شیعہ سوشل اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے سکریٹری جنرل سید تجمل مہدی کاظمی نے کہا ہے کہ عراق کے علماء کبھی حکومت کے کسی مسئلے میں دخل انداز نہیں ہوئے حالانکہ عراق میں ۵۷ فیصد شیعہ ہیں اور نہایت خاموشی سے روحانی اور دینی تعلیم دینے میں مشغول رہے ہیں ۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ اس دینی معاملے کو اندرونی و ملکی معاملات نہ تصور کرتے ہوئے اس کو روکنے کے اقدام کرے ۔ انھوں نے اقوام متحدہ کے اراکین سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ علماء و طلباء کے تحفظ کے لیے اقدام کریں ۔ ولیکا سیمنٹ لیبر یونین کے سکریٹری ایس ۔ ایم ۔ عباس نے حکومت پاکستان سے اپیل کی ہے کہ اس سلسلے میں مداخلت کرے ۔ انھوں نے کہا کہ اگر عراق کی حکومت نجف اشرف کے علمی مرکز کو برباد کرنا چاہتی ہے تو یہ قوم ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائے گی ۔ مسٹر غلام رضا انصاری کنوینر پاکستان شیعہ نیشنل پارٹی نے اس پر سخت احتجاج کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ متحد ہوکر عراق حکومت کے خلاف احتجاج کریں ۔

جنگ کراچی ۹ جولائی ۱۹۶۹ء

عراق کے مشہور عالم دین عبد العزیز البدری
قتل کر دیے گئے

مولانا مودودی کی طرف سے علماء دین پر ظلم و تشدد کی مذمت

لاہور ۱۰ جولائی (پ ، پ) امیر جماعت اسلامی مولانا

سید ابوالاعلیٰ مودودی نے عراق میں بعث پارٹی کی حکومت کے مظالم کی مذمت کی ہے، مولانا مودودی نے آج ایک بیان میں کہا۔ مظالم کی خبروں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عراق میں صورت حال نازک ہے۔ وہاں پر ہر فرقے کے علماء اور پیشواؤں پر تشدد روا رکھا جا رہا ہے۔ عراق کے مجتہد اعظم آیۃ اللہ سید محسن الحکیم کو ان کے گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے اور ان کے بیٹے سید مہدی الحکیم کو جسمانی اذیت پہنچائی جا رہی ہے۔ مشہور سنی عالم شیخ عبدالعزیز البدری جو گزشتہ سال فلسطین کے لیے امداد حاصل کرنے پاکستان آئے تھے، کو قتل کر دیا گیا ہے۔ بعث پارٹی دوسرے، علماء خطیب اعظم عبدالزہرا الکعبی اور شیخ حمزہ زیدی کو بھی اپنی مہم کا نشانہ بنائے ہوئے ہے۔' مولانا مودودی نے کہا ہے کہ بعث حکومت نے عربوں کو اسرائیلی خطرے سے بچانے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا البتہ وہ اپنے علماء کو صیہونی ایجنٹ ظاہر کر رہی ہے۔ مولانا نے کہا ہے کہ اگر یہ علماء دشمن کے ایجنٹ ہیں تو اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ عراق حکومت خود بھی غیر ملکی طاقتوں کی ایجنٹ نہیں۔

نوائے وقت ۱۱ جولائی ۱۹۶۹ء

Maudoodi condemns 'atrocities' on Ulema

LAHORE, July 10: Maulana Syed Abul Ala Maudoodi, head of the Jamaat-i-Islami, has condemned the atrocties presently being perpetrated by the Baathist regime in Iraq.

In a Press statement here today, he said the reports of these atrocties lead one to the conclusion that the situation

obtaining in that country is very grave. Religious scholars and divines of every denomination are being persecuted there. The greatest Shia Mujtahid of that land, Ayatullah Syed Mohsin al-Hakim has been interned in his own house and his son Mahdi Al-Hakim is being subjected to torture. A renowned Sunni scholar, Sheikh Abdul Aziz Al-Badri, who toured Pakistan last year to seek help for the Palestinian war of liberation, has been 'murdered'. Others who have become the turgets of this campaign against Muslim divines include Grand Khateeb Abduz Zahra Al-Kaabi, Sheikh Hamza Zaidi.

Maulana Maudoodi said it is ironical that the Baathist regime of Iraq, which has done little to end the Israeli menace to the Arabs, should be dubbing its own revered divines as Zionist agents.

He said if these divines becomes enemy agents, what guarantee there is that Government leaders of that country should also not be working to promote the interests of some alien powers.

The Jamaat chief said if the Iraqi regimes chooses to fritter away its energies in this witch-hunting in the country instead of rallying all its strength to fight the Israelis, it will only be emboldening the enemy. It is, therefore, in the fitness of things that the Iraqi regime should desist from fratricide and address itself to the task of extirpating to common enemy.—PPI.

(ڈان کراچی ۱۱ جولائی)

PERSECUTION OF ULEMA IN IRAQ :

LAWYERS EXPRESS CONCERN

LAHORE, July 11 : A large number of local lawyers

have expressed great concern and deep anxiety **over the** recent reported happenings in Iraq especially the persecution of Ulema on one excuse or the other.

In a Press statement here today, they said it had caused an alarm in the whole Muslim world, particularly in Pakistan and already the leaders from various sides had expressed their concern. This persecution by Iraqi Government, they added had cast serious set-back in their spirit to work for better understanding in the Muslim world and their ability to consolidate toe Arab cause.

In view of the designs of expanding Zionism and problems like Palestine, Kashmir, Eritrea and Cyprus, such a persecution was inopportune and unwarranted and it would only work to the advantage of the enemies of the Muslim world, the lawyers added.

They appealed to the Government of Iraq to stop the the aforesaid persecution.

They also appealed to the President of Pakistan, to personally take up this matter with the Government of Iraq and use his good offices to save the situation from deterioration.

The signatories to the statement include: Dr. Javaid Iqbal, exPresident of the High Court Bar Association. Malik Amjad Hussain, Sh. Bashir Ahmed ex-President of the High Court Bar Association, Maulvi Siraj-uddin Pal, ex-President of the High Court Bar Association, Khwaja Shaukat Ali, Vice-President of the High Court Bar Association, Ch. Khalid Mahmud Secretary of High Court Bar Association and Syed Sajjad Raza Jafri, Secretary-General LAS Club.—APP.

(پاکستان ٹائمز راولپنڈی ۲۰ جولائی ۱۹۶۹ء)

بلتستانی عوام کا احتجاج

مقاماتِ مقدسہ کی بے حرمتی ، مجتہدین[۳] عظام کی نظر بندی علماء اسلام اور طالب علموں کی قتل و قید پر بلتستان کے گھر گھر میں صفِ ماتم بچھ گئی ہیں ۔

امام باڑوں اور مساجد میں مجالس اور دعائیں ہو رہی ہیں بلتستان کے کم بیش تین سو طالب علم عراق میں بغرض تعلیم رہ رہے ہیں ۔ اُن طالب علموں کے متعلق ہمیں قطعاً کوئی علم نہیں کہ وہ کس حالت میں ہیں ۔ اطلاع ملی ہے کہ آیۃ اللہ سید محسن حکیم سے ملنے کے جرم میں پانچ طالب علموں کو گولی مار دی گئی ہے جس میں سے دو طالب علم بلتستان کے باشندے ہیں ۔ بلتستان کے دو لاکھ مسلمان صدر محترم آغا محمد یحییٰ خان صاحب کی وساطت سے حکومتِ عراق پر اس بہیمانہ ظلم و تشدد کے خلاف پر زور احتجاج کرتے ہیں ۔ حکومت عراق کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آیۃ اللہ سید محسن حکیم ہمارا نائبِ امام علیہ السلام ہے ۔ اُن کا حکم ہمارے لیے حکم امام علیہ السلام ہے ۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ آیۃ اللہ سید محسن حکیم کا پیغام ہم تک پہنچایا جائے ، یا ایک وفد کو عراق جانے کی اجازت دی جائے ۔ تاکہ ہمیں صحیح صورتِ حال کا علم ہو سکے ۔ عراق سفیر کے بیانات پر ہمیں کوئی اعتبار نہیں ۔ تمام دنیا عراق کے وحشیانہ مظالم سے ہل گئی ہے ۔ اور سفیرِ عراق بیان دے رہے ہیں کہ عراق میں کوئی گڑ بڑ نہیں ، نہ پہلے ظلم ہوا نہ آئندہ ہوگا ۔

پھر علامہ بدری کو کس نے مارا ، طالب علموں پر کس نے گولی چلائی ، سید حسن شیرازی کو کس جرم میں اتنا مارا کہ چار مرتبہ ان کو ہسپتال میں داخل کرنا پڑا اور آخری مرتبہ اپنے ہوش و ہواس کھو بیٹھے - سید مہدی حکیم اور شیرازی برادران کیوں رو پوش ہیں - ہمیں کہا جا رہا ہے کہ عراق کے معاملات میں ہمیں دخل دینے کا حق نہیں کیا یہ حدیث نہیں :

من اصبح ولم یہتم بامور المسلمین فلیس بمسلم
جو مسلمان صبح کرے اس حالت میں کہ اس کو مسلمانوں کے امور سے کوئی سروکار نہ ہو تو وہ مسلمان نہیں -

ہم ہیں فدائیان آیۃ اللہ سید محسن حکیم مدظلہ العالی
منجانب ہیئت جمیعت علماء بلتستان
بوساطت آقا سید علی بلتستانی خطیب
جامع مسجد شیعہ اندرون موچی دروازہ - لاہور

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ، حضرت امام حسین رض
اور حضرت امام اعظم رض اور حضرت غوث الاعظم رض
کے مزارات خطرے میں

پاکستان کے اخبارات میں حکومت عراق کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی خبریں پڑھ کر تمام اسلامیان ملک شدید ہیجان میں مبتلا ہیں - عراق کا مرکزی شہر بغداد شریف مسلمانان نہ کی عقیدت گاہ ہے - بغداد میں طریقت و شریعت کے دو

آستانے ہیں ۔ حضرت امام ابو حنیفہ کا مزار مقدس اور حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی کا مزار پر انوار ۔ بغداد میں ہمارے بڑے بڑے علماء اور اُن کے مدرسے ہیں ۔ مثلاً باب العلم باب الشیخ کے مدرسے اور حضرت نجم الدین واعظ ، حضرت حمدی الاعظمی ، حضرت عبدالقادر خطیب اور فواد الالوسی جیسے علماء دین ہیں ۔ حکومتِ عراق نے ابھی مذہبی عقائد کے اظہار پر پابندیاں لگا دی ہیں ۔ علماء اس کے خلاف ہیں ۔ نجف اشرف و کربلا و کاظمین کے علماء اس اختلاف کی وجہ سے ظلم و ستم کا نشانہ بنائے جا چکے ہیں ۔ ہم حکومتِ پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد عوام کو مطلع کرے کہ اس نے بغداد اور نجف اشرف و کربلا کے اسلامی مرکز ، وہاں کے عظیم علماء اور طلباء کے لیے کیا کیا ؟ نیز وہاں کے علماء پر مظالم کا سلسلہ ختم ہوا یا نہیں ۔ حکومتِ پاکستان ، حکومتِ عراق کی ان اسلام دشمن حرکتوں کے خلاف ایکشن لے ۔ وہاں کے مذہبی مقامات ، بزرگانِ دین کے روضوں اور علمائے اسلام کی عزت و احترام کے بارے میں توجہ دلائے اور صدرِ عراق کو بتائے کہ اسلامیانِ پاک اپنے مقدس مقامات اور محترم علماء کی حفاظت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں ۔

مغربی حکومتوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں اور فلسطین کے مسئلے کو باہمی اختلاف کا شکار بنانے والے دشمنوں کی کوشش ناکام بنانا ہر مسلمان کا فرض ہے ، کشمیر اور فلسطین کے مسئلے کو صرف اسلام اور اسلامی برادری کی بنیاد پر حل کیا جا سکتا ہے ۔ مسلمانوں کے قبلۂ اول کے محافظوں کو دین

سے دور کرنے کی سعی دراصل بیت المقدس کو ناپاک ہاتھوں میں دینے کی اسکیم ہے ۔ ہم مسلمان اس کوشش کو ناکام بنائیں گے اور اسلامی مقدس مقامات ، اولیاء اور ائمہ کے روضوں کی حفاظت کریں گے ۔ عالموں اور ان کے مدرسوں پر کوئی آنچ نہ آنے دیں گے ۔ صدر مملکت جمہوریہ اسلامیہ پاکستان سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد حکومت عراق کو ہمارے جذبات سے آگاہ کریں اور کہیں کہ وہ اپنے ارادوں سے باز آ جائے ۔

(از طرف محمد یوسف صاحب حکیم
راولپنڈی ۱۱ - جولائی ۱۹۶۹ع)

عراق میں علماء اور طلباء پر تشدد پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے

مسلمانوں کو اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف متحد ہو جانا چاہیے

نصراللہ خان اور مولانا تھانوی کی تقاریر

کراچی ۲۶ - جولائی (اسٹاف رپورٹر) نواب زادہ نصر اللہ خان اور مولانا احتشام الحق تھانوی نے کہا ہے کہ عراق میں علمائے اسلام پر ظلم و تشدد عراق کا داخلی معاملہ نہیں ، یہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے ، جس طرح ویت نام ، انگولا ، فلسطین ، جنوبی افریقہ ، روڈیشیا اور امریکہ کے نیگرو کے مسلمانوں کا مسئلہ داخلی نہیں ، اسی طرح عراق میں شعائر اسلام کی بے حرمتی اور علماء و طلباء پر ظلم و ستم پوری انسانیت کا مسئلہ ہے ۔ وہ آج شب یہاں مارٹن روڈ امام باڑے میں اسلامی

عماذ کے زیر اہتمام ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے ۔ اسی جلسے سے جس کی صدارت پرنس یوسف مرزا نے کی ۔ جناب صفیر حسین جعفری ، مولانا اسد القادری ، مولانا منتخب الحق، مولانا عنایت حسین اور مولانا عابد شہر نے بھی خطاب کیا ۔ نواب زادہ نصر اللہ خاں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہماری قوم کی اساس وطن نہیں توحید و رسالت ہے ، اسلام جغرافیائی حدود کا پابند نہیں ۔ عراق میں سوشلسٹوں کی لا دینی حکومت علمائے کرام اور مسلم طلباء پر انسانیت سوز مظالم کر رہی ہے، صرف اس جرم میں کہ وہ توحید کے پرستار ہیں اور سوشلزم قبول کرنے کو تیار نہیں ۔

آنھوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے عراق پر دباؤ ڈالے کہ وہ عراق کے علمائے کرام پر ظلم و ستم بند کر دے ۔ مولانا احتشام الحق تھانوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ عراق میں جو کچھ ہو رہا ہے، سوشلسٹوں کی جانب سے یہ کوئی نئی بات نہیں ۔ آنھوں نے ترکی میں دو مسجدوں اور ایک مدرسے کو ڈائنامائیٹ کیا ۔ شام میں (نعوذ باللہ) خدا کا جنازہ نکالا اور پاکستان میں اسلام کے نعرے لگائے ۔ آنھوں نے کہا کہ اس فتنے کا مقابلہ کرنے کے لیے تمام مسلمانوں کو متحد ہو جانا چاہیے ۔ مولانا تھانوی نے ان علمائے کرام اور مجتہدین کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا جو تمام تر مظالم کے باوجود استقامت دکھا رہے ہیں ۔ مولانا عنایت حسین نے اپنی تقریر میں کہا کہ عراق میں علمائے کرام اور مسلم طلباء پر جو مظالم کیے جا رہے ہیں ، وہ سوشلسٹوں

کی ایک سوچی سمجھی عالمی سازش کی ایک کڑی ہے جس
کا مقصد اسلام کو دنیا سے مٹانا ہے ۔ مولانا عابد شبر نے کہا
کہ پاکستان اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا تھا اس لیے اسلام
کو نقصان پہنچانے والی ہر تحریک کا مقابلہ کرنا مسلمانانِ
پاکستان کا پہلا فرض ہے ۔ مولانا منتخب الحق نے کہا کہ
ہم کو متحد ہو کر اس قدر مضبوط اور طاقت ور ہو جانا چاہیے
کہ ہم اسلام کی طرف بری نظر سے دیکھنے والی آنکھ کو نکال
ڈالنے کے قابل ہو جائیں ۔ جلسے کے آخر میں ایک قرار داد
کے ذریعے عراق میں علماء پر مظالم کی مذمت کی گئی اور
حکومت پاکستان سے اس پر احتجاج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ۔
('حریت' کراچی ۲۷ جولائی ۱۹۶۹ء)

نواب مظفر علی قزلباش کی طرف سے علمائے عراق پر
ظلم و ستم کی مذمت

لاہور ۲۷ جولائی ۔ آج یہاں نواب مظفر علی خان قزلباش
صدر آل پاکستان شیعہ کانفرنس نے ایک اخباری بیان میں اس
امر پر انتہائی تشویش کا اظہار کیا ہے کہ حکومتِ عراق
آقای محسن الحکیم اور دیگر مقتدر شیعہ و سنی علماء پر جبر و
تشدد کر رہی ہے ۔ آپ نے کہا کہ اسلام میں علماء کرام کو
جس عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس کے پیش نظر
حکومتِ عراق کی تشدد آمیز پالیسی پر پوری دنیائے اسلام
میں غم و غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے ۔ آپ نے کہا کہ
علمائے کرام پر سی آئی اے کا ایجنٹ ہونے کا الزام لگانا ایک

شرم ناک اقدام ہے ۔ کیوں کہ ان کے زہد و تقویٰ کو دیکھتے ہوئے یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اپنے ہی ملک کے خلاف کسی غیر مسلم طاقت کا آلۂ کار بن سکتے ہیں ۔ آنھوں نے کہا کہ اس وقت اسرائیل عرب ممالک کے خلاف صف آرا ہو کر انھیں نیست و نابود کرنے کے لیے سرگرم عمل ہے ۔ اس لیے حالات کا تقاضا یہ ہے کہ عرب ممالک میں کامل طور پر اتفاق و اتحاد ، یک جہتی پیدا کی جائے نہ کہ طبقاتی کش مکش پیدا کر کے انتشار پیدا کیا جائے ۔

('حریت' کراچی ۲۷ جولائی ۱۹۶۹ع

قائدِ ملتِ جعفری کا پیغام افرادِ قوم کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وسعیلم الذین ظلموآ ای منقلب ینقلبون (الشعراء)
(ترجمہ) جن لوگوں نے ظلم کیا ہے، [illegible]ب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے ۔

سرفروشانِ ملت جعفری ! سلام علیکم

سر زمینِ ظلم و عصیاں

آہ سر زمین عراق ! یہ وہ سر زمین ہے جہاں اولادِ رسول خاک و خون میں آلودہ ابدی نیند سو رہی ہے ۔ یہ وہ سر زمین ہے جہاں بعد قتل اولاد رسول کی لاشیں جلا کر آئین اسلام کو برباد کیا گیا ۔ یہی وہ سر زمین ہے جس کی راج دھانی کی بنیادوں میں سادات کا خون ہے ۔ جس کے ایوانِ

حکومت کے ستونوں میں آل رسول کو زندہ چنا گیا ۔ یہی وہ سر زمین عراق ہے جس نے ہزار ہا بے گناہ مسلمانوں کے تڑپنے کا تماشا دیکھا ہے ۔ اسی سر زمین کی پیداوار شمر اور ابن زیاد تھے۔ یہیں عمر سعد اور خولی پروان چڑھا تھا ۔ بغداد و سامرہ اسی ظلم و جور کے تباہ شدہ قصے ہیں ۔ مظالم اور ستم آرائیاں تھک کر ذرا سوئی تھیں کہ پھر بیدار ہو گئیں اور مظالم نے پھر آستین چڑھا کر بھولا ہوا سبق دہرایا ۔ تاریخ نے ورق پلٹا ۔

کیا ۔ مسلمان اس عراق کو بھول گئے جہاں ہاشمی خاندان کی لاشیں بعد قتل بازاروں میں گھسیٹی گئیں اور ہانی و مسلم کے مظالم کو تازہ کیا گیا ۔ موجودہ زمانے میں اگر کسی قصور وار کو قتل کیا جاتا ہے تو اس کی لاش کو تو سڑکوں اور بازاروں میں نہیں گھسیٹا جاتا ۔ مانا کہ ہاشمی خاندان سر زمین عراق کے حکمرانوں کے نزدیک واجب القتل تھا مگر بعد قتل یہ درندگی کیسی تھی ؟ ضمیر عراق جواب دیں ۔

آج اسی سر زمین عراق پر علماء کے خون بہائے جا رہے ہیں ، ان کی تذلیل کی جا رہی ہے، ان کو قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کرکے طرح طرح کی اذیتیں دی جا رہی ہیں ، گرفتار کرکے ان کا نشان تک نہیں بتلایا جاتا ۔

مذہب اہلبیت کے سب سے بڑے اعلم ، روح علمائے ملت حضرت آیۃ اللہ محسن الحکیم دام فیوضہم کو ان کے کوفہ والے مکان میں محصور کر دیا گیا ہے ۔ اہل عراق اور طلباء میں سے جو بھی ان سے ملنے گیا، اس پر گولیاں چلائی گئیں، گرفتار کیا گیا اور زد و کوب بھی ۔

حکومت عراق ان چیزوں کی عادی ہے او وہ اپنے نئے آقا روس کی خوش نودی کے لیے دین و مذہب کی قدروں کو مٹا رہی ہے۔ دین کی جگہ لا دینی اور لا مذہبی کو دے کر ان سے اسلحہ اور روپیہ کی بھیک مانگی جا رہی ہے۔

ظلم کرنے والے یاد رکھیں کہ

مختار اور ابراہیم بن مالک اشتر پیدا کیے تھے جنہوں نے ظالموں سے گن گن کر بدلے لیے تھے۔ قدرت ظالم کو ڈھیل دے کر استغفار و توبہ کا موقع دیتی ہے اور جب یہ ڈھیل کی مدت ختم ہو جائے تو اس طرح تباہ کرتی ہے کہ ان پر کوئی رونے والا بھی نہیں رہتا۔ یہی حشر موجودہ حکومت عراق کا ہوگا۔

ہماری غیرت قومی، محبت دین، پیشوایان مذہب سے روحی تعلق، ان مصائب و آلام کو کبھی عراق کے منافقین کی طرح اچھی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ [redacted]لوں میں آگ لگ رہی ہے، ہمارے کلیجے سوختہ ہو رہے ہیں اور ہم سب کچھ وہ کرنے کو تیار ہیں جو ہم سے ہو سکتا ہے۔ ہم اس معاملے میں شکر گزار ہیں ان درد دین رکھنے والوں کے جو ہمارے ساتھ تڑپ رہے ہیں۔ ہم ہی نہیں بلکہ دین بھی ان کا شکر گزار ہے ہم یہاں بعض حضرات کے بیانات کو نقل کرتے ہیں۔

جناب نواب زادہ نصر اللہ خاں صاحب

علمائے عراق کے ساتھ بد سلوکی پر نصر اللہ خان کا اظہار تشویش

لاہور ۳ جولائی (ا پ پ ا) پاکستان ڈیمو کریٹک پارٹی کی تنظیم نو کمیٹی کے صوبائی سربراہ نواب زادہ نصر اللہ خان نے عراق کے علماء اور دیگر ممتاز شہریوں کو نشانہ بنانے پر تشویش کا اظہار کیا ہے ۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کے عوام عراق کے علماء کا عراقی عوام کی طرح احترام کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بد سلوکی پر پاکستانی عوام کی تشویش اور ناراضگی عین فطری ہے ۔ نواب زادہ نصراللہ خان نے پاکستان کی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ علماء پر اس تشدد کو روکنے کے لیے عراقی حکومت سے سفارتی سطح پر بات چیت کرے ۔

('جنگ' کراچی ۵ جولائی ۱۹۶۹ء)

پیر صاحب دیول شریف کا بیان

عراق علماء [redacted] لم کی پیر دیول شریف کی طرف سے مذمت

راولپنڈی ۱۷ جولائی (ا پ پ) جمیعت المشائخ کے صدر پیر دیول شریف نے عراق میں شیعہ اور سنی علماء پر عراقی حکومت کے انسانیت سوز مظالم کی شدید مذمت کی ہے اور عراقی حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ علماء پر ظلم و ستم کی پالیسی ترک کر دے اور علماء کا احترام بحال کرے ۔

انہوں نے کہا ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو مذہبی لیڈروں کا احترام سکھایا ہے ۔ انھیں عراق میں علماء پر ظلم و تشدد کا سن کر سخت صدمہ ہوا ہے ۔ انھوں نے کہا کہ اس سے

صرف پاکستان ہی کے نہیں پوری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے -

(روز نامہ 'جنگ' کراچی ۱۹ جولائی ۱۹۶۹ء)

جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ کے رکن
جناب چودھری غلام محمد کا بیان

عراق سوشلسٹوں نے اسلام پسند عناصر کو کچلنے کی مہم تیز کر دی ہے (چودھری غلام محمد)

کراچی - ۱۵ جولائی - جماعت اسلامی کے ممتاز رکن جناب چودھری غلام محمد نے کہا ہے کہ عراق کی موجودہ سوشلسٹ بعث پارٹی علماء دین اور مجتہدین کرام اور احیائے اسلام کے لیے کام کرنے والوں کو جس طرح بہیمانہ ظلم و تشدد کا نشانہ بنا رہی ہے اور جس طرح قابل احترام شخصیتوں کو اسرائیل کا جاسوس اور سی - آئی - اے کا ایجنٹ قرار دے کر پھالسی کے تختوں پر لٹکایا جا رہا ہے ، اس کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان کی بھاری اکثریت بے گناہ ہے اور ان پر جرم صرف یہ ہے کہ وہ سوشلسٹوں کا ساتھ دینے اور ان کا آلۂ کار بننے کے لیے تیار نہیں - چوہدری غلام محمد نے جو اسی ہفتے مشرق وسطیٰ کے ڈیڑھ ماہ کے دورے کے بعد واپس آئے ہیں ، ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے اپنے دورے میں متعدد عربی علماء اور سیاسی کارکنوں سے موجودہ صورت حال معلوم کرنے کا موقع ملا - جن سے پتہ چلتا ہے کہ یوں تو ان سارے ہی عرب ملکوں میں جہاں سوشلسٹ بر سر اقتدار آئے ہیں، ہزاروں افراد

کو اسرائیل کا ایجنٹ قرار دے کر پھانسی پر لٹکا دیا گیا ہے
یا جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے ۔

مگر عراق کا یہ خونی ڈرامہ

سب پر بازی لے گیا ۔ جہاں اسلام پسند عناصر کو سوشلسٹوں نے کچلنے کی مہم تیز کر دی ہے ۔ عراق کے حالیہ تشدد میں نشانہ بنائے جانے والوں شیعہ اور سنی علماء کے علاوہ سیاسی کارکن بھی شامل ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ عرب اسرائیل جنگ کے بعد ۶۷ء میں بھی مجھے ایک وفد کے ساتھ عراق جانے کا موقع ملا تھا وفد نے شیعہ اور سنی علماء سے ملاقاتیں کی تھیں اور انہوں نے بتایا تھا کہ شکست کا سبب سوشلسٹ عرب قوم پرست ہیں اور ان کے ساتھ تعاون نہیں کیا جائے گا ۔ ان بعثیوں نے ایک طرف کردوں کے خلاف محاذ کھول رکھا ہے اور دوسری طرف علماء پر ظلم و ستم کر رہے ہیں تاکہ ملک کبھی متحد ہو کر اسرائیل کا مقابلہ کرنے کے قابل نہ رہے ۔ چوہدری غلام محمد نے پاکستانی مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان مظالم کے خلاف احتجاج کریں ۔ خود اپنے ملک میں بھی سوشلسٹوں کی سرکوبی کی فکر کریں جو پاکستان کو اشتراکیت کا غلام بنانے کے لیے کام کر رہے ہیں ۔

(روز نامہ 'حریت' کراچی ۱۷ جولائی ۱۹۶۹ء)

عراق نامہ

شایع کردہ مرکزی دفتر پاکستان شیعہ مطالبات کمیٹی
۱/۲ فردوس کالونی ۔ کراچی نمبر ۱۸

حمایت علماء میں عوام کے جذبات

عراق کے حالات اور علماء اسلام پر مظالم کی خبر پھیلتے ہی پورے ملک میں شہر شہر جلسے ہونے لگے ، گھر گھر اضطراب پھیل گیا ۔ علماء ، وکلا طلباء ، لیڈر ، سر براہ سب بے چین تھے ، اخبارات احتجاجی بیانات ، تاروں اور جلسوں کی خبروں سے بھرے ہوئے نظر آنے لگے ۔ عراق سے کوئی تفصیلی خبر نہ ملنے سے پریشانی میں اضافہ ہوتا گیا ۔ جب یہ خبر ملی کہ آیۃ اللہ الحکیم کے فرزند گرامی حجۃ الاسلام سید مہدی اور جناب حجۃ الاسلام سید حسن شیرازی کے قتل کی سازش ہو رہی ہے ، حکومت علماء کو غلط الزام لگا کر قتل کر رہی ہے اور جناب بدری کو بہیمانہ طریقے سے قتل کیا جا چکا ہے ۔

نجف اشرف کے حوزۂ علمیہ کو نقصان پہنچ گیا ہے ، روضوں پر مسلح فوج کا پہرا ہے تو ایک نو جوان نے احتجاجاً خود کشی کرلی جس کی درد ناک موت نے انسانیت کو ہلا دیا ۔ سفیر عراق نے حکومت پاکستان کے احتجاج کے بعد ایک معمولی سا بیان دیا کہ عراق گورنمنٹ نے پاکستانی طلباء کو رہا کر دیا ہے ۔ مگر احتجاج جاری ہے اور عوام مسلسل یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ مقامات مقدسہ اور علماء و طلباء کے ہر طرح کے احترامات برقرار رکھے جائیں ۔

جاگ اے مردِ مسلمان کہاں سوتا ہے
کفر نے سر کو اُبھارا ہے تجھے ہوش نہیں

یہ ہماری غیرت کو کھلا ہوا چیلنج ہے

آج ایک مرتبہ پھر سرزمینِ عراق پر اسلام عجب کشمکش کے عالم میں چار جانب اپنے غم گساروں کو صدائیں دے رہا ہے کہ اے مسلمانوں! آج پھر مجھے مٹانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ کربلائے معلیٰ۔ نجفِ اشرف سامرہ کاظمین اور بغداد میں مقاماتِ مقدسہ کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ مجتہدین، علمائے کرام اور اسلام کے شیدائیوں پر سی۔ آئی۔ اے اور اسرائیل کی جاسوسی کے الزامات لگا کر تختہ دار پر چڑھانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ حکومتِ عراق پر سوشلسٹ بعث پارٹی کا قبضہ ہے جو شط العرب کا بہانہ بنا کر اسلامی اقتدار کو برباد کرکے استراکیت کا راستہ ہموار کرنا چاہتی ہے۔

فرمائیے!

* کیا مسلمانوں کی غیرت یہ گوارہ کر سکتی ہے کہ ان کے بزرگوں کے مزارات کی بے حرمتی کی جائے؟
* کیا مسلمان اپنے دینی رہنماؤں کو تختہ دار پر دیکھنا پسند کریں گے؟
* کیا پاکستانی یہ برداشت کریں گے کہ ان کے بھائیوں کو سی۔ آئی۔ اے یا اسرائیل کا جاسوس قرار دیا جائے۔

نہیں ہرگز نہیں

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

* ہم اپنے بزرگوں کے مزارات کی طرف بے حرمتی کے لیے بڑھنے والے ہاتھ قلم کر دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔
* ہم اپنے دینی رہنماؤں کو تختۂ دار پر دیکھنے سے پیشتر اپنی جانیں دینا پسند کریں گے۔
* ہم ہر اُس حکومت کو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی طاقت رکھتے ہیں جو کسی بھی مسلمان پر کوئی نازیبا الزام لگانے کی کوشش کرے۔

لہٰذا

ہم اپنے صدر مملکت عالیجناب آغا محمد یحییٰ خان صاحب سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا حکومت کو متنبہ فرمائیں کہ وہ مقامات مقدسہ کا احترام کرے، مجتہدین، علمائے کرام اور دیگر مسلمانوں پر بے بنیاد تہمت لگانے سے گریز کرے نیز ان پر ظلم و تشدد فوراً بند کر دے۔ جن مقامات مقدسہ کی بے حرمتی حکومت عراق کے ہاتھوں جاری ہے، اُن کی حفاظت کرنا ہر مسلمان کا فرض اولین ہے۔

جملہ مومنین و مسلمین صدق دل سے دعا فرمائیں کہ خدا وند کریم ہمارے صدر مملکت کو مندرجہ بالا مسائل بآسانی حل کرنے میں کامیابی عطا فرمائے
(آمین ثمہ آمین)

عراقی حکومت کے خلاف پوسٹر

عراق میں مقتدر علمائے دین پر عراق کی سوشلسٹ حکومت کے مظالم کے خلاف عراقی عوام نے شہر میں اس قسم کے قد آدم احتجاجی پوسٹر لگائے ہیں۔ یہ پوسٹر بعض دوسرے عرب ممالک میں بھی دیکھے گئے ہیں ۔ ان پوسٹروں کی تصاویر بیروت کے اخبارات میں بھی شایع ہوئی ہیں ۔

کراچی میں نوجوان نے آگ لگا کر خود کشی کر لی ،
عراق میں علماء پر تشدد کے خلاف احتجاج

عرب ممالک میں علامہ بدری کی شہادت پر اضطراب پھیل گیا
شہروں میں عراقی حکومت کے خلاف پوسٹر لگائے جا رہے ہیں

کراچی ۲۷ جولائی (پپا) کراچی میں آج ایک نوجوان نے عراق میں علماء پر تشدد کے خلاف احتجاجاً خودکشی کرلی ہے ۔ ۴۲ سالہ عباس نے آج دوپہر صدر بازار کی ایمپرس مارکیٹ کے بارونق علاقے میں اپنے جسم پر پٹرول چھڑکا اور آگ لگا لی ۔ اس سے پیشتر کہ اسے کوئی امداد بہم پہنچائی جاتی ، اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی ۔

اس نوجوان کے پاس گرے ہوئے کچھ پوسٹر ملے ہیں ۔ جن میں اس نے لکھا ہے کہ وہ علماء پر عراق حکومت کے مظالم کے خلاف احتجاج کے طور پر خود کشی کر رہا ہے ۔ نوجوان کی میت پوسٹ مارٹم کے لیے سول ہسپتال بھجوا دی گئی ہے ۔ پولیس کے حکام سے جب اس سلسلے میں رابطہ پیدا کیا گیا تو انھوں نے سوالوں کا جواب دینے سے احتراز کیا ۔

دریں اثناء عراق کی سوشلسٹ حکومت کے ہاتھوں ممتاز عالم دین علامہ بدری اور دیگر مقتدر علمائے دین کی شہادت سے پورے عالم اسلام اور خاص طور پر عرب ملکوں میں شدید اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔ علامہ بدری اور دیگر علماء کی شہادت غم و غصے کا اظہار کرنے کے لیے عرب ملکوں کے شہروں میں بڑے بڑے جلوس نکالے جا رہے ہیں اور دیواروں پر حکومت عراق کے خلاف قد آدم پوسٹر لگائے جا رہے ہیں ۔

واضح رہے کہ عراق کی سوشلسٹ حکومت نے پچھلے چند ماہ سے مذہب اسلام سے بے پناہ عقیدت رکھنے والوں کے خلاف جو مہم شروع کی ہے ، اس کی گرفت میں اب تک کئی مقتدر عالم دین ، ممتاز مذہبی پیشوا ، اسلام پرست طلباء ، پروفیسر اور وکلاء کے علاوہ عام مسلمان شہری آ چکے ہیں ۔ بیروت سے شایع ہونے والے اخباروں نے بتایا ہے کہ عراق کے مختلف جیل خانوں میں سینکڑوں اسلام پرست شہریوں کو مقید کر دیا گیا ہے ۔ اور ان میں سے بعض کو ان کی اسلام دوستی کی پاداش میں شہید کر دیا گیا ۔

عراقی علماء پر مظالم کے خلاف احتجاج کے طور پر کراچی کے ایک نوجوان نے اپنے اوپر تیل چھڑک کر آگ لگا لی

کراچی ۲۷ جولائی (اسٹاف رپورٹر) آج دوپہر ایک نوجوان محمد عباس نے عراق میں علماء پر ہونے والے مظالم کے خلاف بطور احتجاج اپنے جسم پر آگ لگا کر خود کشی کی کوشش کی مگر لوگوں کی مداخلت سے اسے بچا لیا گیا اور جناح

ہسپتال پہنچا دیا گیا لیکن ڈاکٹروں نے اُسے نوے فی صد جلا ہوا قرار دے کر اس کی حالت تشویش ناک بتائی ہے ۔ محمد عباس نے آج دوپہر تقریباً ساڑھے گیارہ بجے ایمپرس مارکیٹ صدر کے قریب اپنے کپڑوں پر تیل چھڑک کر آگ لگا لی اور سڑک پر بھاگنے لگا ۔ اس کے ہاتھ میں بڑے بڑے گتے تھے، جنھیں وہ جگہ جگہ پھینکتا جا رہا تھا ۔ ان گتوں پر ہاتھ سے لکھا ہوا تھا" عراق میں علماء پر مظالم بندکیے جائیں ، مقدس مقامات کی بے حرمتی نہ کی جائے ، مقامات مقدسہ کی تعمیر نہ روکی جائے، اور میں عراق میں علماء پر ہونے والے مظالم کے خلاف بطور احتجاج خود کشی کر رہا ہوں ۔" عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ نوجوان محمد عباس نے صدر دوا خانے کے قریب سے اپنے کپڑوں میں آگ لگا کر صدر بازار کی جانب بھاگنا شروع کیا ۔ وہ گتے کے بڑے بڑے ٹکڑے پھینکتا جا رہا تھا اور اس کے جسم سے شعلے بلند ہو رہے تھے ۔ جب وہ ایمپرس مارکیٹ کے قریب پہنچا تو بعض لوگوں نے اُسے پکڑ کر اُس پر پانی کا ڈرم اُلٹ دیا جس سے وہ گر پڑا اور باقی سارے گتے اُس کے ہاتھ سے گر گئے ۔ یہاں سے اسے جناح ہسپتال پہنچا دیا گیا ۔

محمد عباس نے جو ناظم آباد کے بلاک نمبر ۳ میں رہتا ہے ۔ آج جناح ہسپتال میں پولیس کو بتایا کہ اس نے اپنی مرضی سے خود کشی کی تھی اور اُسے بچا کر اُس پر ظلم کیا جا رہا ہے ۔ اُس نے بتایا کہ گزشتہ رات اُس نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا جو اس سے کہہ رہے تھے کہ عراق میں علماء پر مظالم ہو رہے ہیں، تم ان کے خلاف



۲۳ سالہ نوجوان سید جاوید حیدر ترمذی
جس نے علما و طلباء عراق پر ڈھائے جانے والے
مظالم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے تئیں
نذرِ آتش کر دیا ۔

احتجاج کے طور پر جان دے دو ، تو تمھیں ثواب ملے گا ۔ اُس نے بتایا کہ میں نے انہی بزرگ کے حکم کی تعمیل کی ہے ۔ وہ بار بار ڈاکٹروں سے پوچھتا ہے کہ اُس کی حالت کب بگڑے گی ۔ محمد عباس اپنے اس فعل پر بڑا مطمئن ہے ۔ وہ میٹرک پاس ہے اور چھوٹی جماعتوں کے طلبہ کو ٹیوشن پڑھا کر اپنا اور اپنے گھر والوں کا گزارا کرتا ہے ۔

کپڑوں پر تیل چھڑک کر آگ لگانے والا نوجوان جاں بحق ہوگیا

عراق علماء پر مظالم کے خلاف بطور احتجاج جان دینے کی خواہش پوری ہوگئی

کراچی ۳۰ جولائی (اسٹاف رپورٹر) عراق میں علمائے کرام و مجتہدین پر ہونے والے ظلم و تشدد کے خلاف احتجاج کرنے والے نوجوان طالب علم محمد عباس آج صبح جناح ہسپتال میں جاں بحق ہو گیا ۔ عباس نے عراق کے حالیہ واقعات کے خلاف احتجاجاً اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا لی تھی ۔ ان کی نماز جنازہ جمعرات کو شام چار بجے امام بارگاہ شاہ کربلا رضویہ کالونی میں ہوگی اور اُن کی میت پاپوش نگر کے قبرستان میں دفن کی جائے گی ۔ گزشتہ اتوار کے روز دوپہر کے وقت نوجوان محمد عباس ایمپرس مارکیٹ کے قریب آ کھڑے ہوئے ۔ اُن کے ہاتھوں میں کچھ پلے کارڈ بھی تھے جن پر لکھا تھا 'عراق علماء پر ظلم و تشدد بند کرو ۔ مقدس مقامات کی بے حرمتی بند کرو ۔ مزارات کی تعمیرات پر پابندی ختم کی جائے ۔' وغیرہ کچھ دیر کے مظاہرے کے بعد اُنھوں نے پلے کارڈ اُس پاس رکھ

کر اپنے کپڑوں پر مٹی کا تیل چھڑکا اور ماچس جلا کر آگ دکھا دی۔ جب تک راہ گیر آگ بجھانے کا سامان کرتے، وہ بری طرح جھلس چکے تھے۔ انھیں شدید زخمی حالت میں جناح ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ جہاں عباس نے ڈاکٹروں سے کہا کہ میری جان نہ بچائی جائے۔ اس کے بعد وہ بے ہوش ہوگئے اور اگلے روز بھی بے ہوش رہے۔ اُن کا تمام دھڑ بری طرح جل چکا تھا۔ منگل کے روز انھیں کچھ دیر کے لیے ہوش آیا۔

اسلامی محاذ کے نمایندے جناب مظہر عباس، مولانا طالب جوہری اور جناب سید محمد حسن رضوی کل شام سات بجے ان کی عیادت کرنے جناح ہسپتال گئے تو جناب عباس نے انھیں بتایا کہ انھوں نے خواب میں سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کو دیکھا تھا۔ امام عالی مقام نے ان سے کہا کہ عراق میں علمائے کرام پر ظلم و تشدد ہو رہا ہے اور مقامات مقدسہ کی بے حرمتی ہو رہی ہے، تم کیا کر رہے ہو؟ لہٰذا مذہبی جذبے کے تحت میں نے پوری طرح سوچ سمجھ کر بقائمی ہوش و ہواس یہ احتجاجی اقدام کیا ہے، میری خواہش ہے کہ میں اس اقدام میں کامیاب ہو جاؤں۔ اسی لیے میں نے ڈاکٹروں سے درخواست کی ہے کہ وہ میری جان نہ بچائیں۔ انھوں نے اسلامی محاذ کے نمایندوں کو بتایا کہ ان کے والدین فوت ہو گئے ہیں۔ کوئی قریبی عزیز بھی موجود نہیں۔ اس دنیا میں سوائے خدا کے ان کا کوئی نہیں۔ انھوں نے اپنے دو رشتے داروں کے نام مہدی حسن اور مظہر امام بتائے اور کہا کہ

یہ لوگ ناظم آباد میں رہتے ہیں۔ محمد عباس ورثا کی عدم موجودگی کے سبب اسلامی محاذ کی کوشش ہے کہ میت ان کے حوالے کر دی جائے۔ اس غرض سے ان کی میت کو جناح ہسپتال سے داؤد میڈیکل کالج منتقل کرا کے سرد خانے میں رکھ دیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ میت اسلامی محاذ کے حوالے کر دی جائے گی۔ اسلامی محاذ کے اعلان کے مطابق کل صبح کسی وقت سول ہسپتال سے میت امام باڑہ شاہ کربلا رضویہ کالونی لائی جائے گی۔ تکفین کے بعد وہاں ۹ بجے صبح نماز جنازہ ہوگی۔ حجۃ الاسلام آقائی شیخ محمد شریعتی قبلہ امامت کریں گے۔ تدفین پاپوش نگر کے قبرستان میں ہوگی۔ اتوار صبح نو بجے سے گیارہ بجے تک امام باڑہ شاہ کربلا رضویہ کالونی میں جناب عباس کے سوئم کے سلسلے میں قرآن خوانی ہوگی جس کے بعد علامہ سید محمد دہلوی مجلس پڑھیں گے۔ قبل ازیں یکم اگست کو رات آٹھ بجے عراقی علماء پر ظلم و تشدد کے خلاف ایک احتجاجی جلسہ ہوگا۔ اسلامی محاذ کی طرف سے جناب عباس کی قبر پر ایک یادگار تعمیر کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔

('حریت' کراچی ۳۱ جولائی ۱۹۶۹ ع)

خودکشی کرنے والے نوجوان کا صحیح نام جاوید حیدر ترمذی تھا
متوفی کو پاپوش نگر کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا

کراچی یکم اگست (نمایندہ خصوصی) عراق کے علماء پر ہونے والے ظلم و تشدد کے خلاف جس نوجوان نے خود کو بطور احتجاج جلا کر ہلاک کیا ہے، اس کا نام عباس نہیں بلکہ سید جاوید حیدر ترمذی ہے۔ وہ ڈرگ کالونی میں اپنے سگے

ماموں کے ساتھ رہائش پذیر تھا ۔ جب کہ اس کے والد سید وزیر حسن ترمذی لکھنؤ بھارت میں سرکاری ڈاکٹر کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہے ہیں ۔ سید جاوید حیدر کے ماموں سید نصیر الدین حیدر اور دوسرے رشتے داروں کو جاوید کی خود کشی کی اطلاع آج صبح کے اخبارات سے ہوئی اور وہ لوگ اس وقت اس میت پر پہنچے جب رضویہ کالونی کے امام باڑے میں مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی جا رہی تھی ۔ نمایندہ مشرق کو جاوید حیدر کے ماموں سید نصیر الدین حیدر نے بتایا کہ جاوید اپنے چچا زاد بھائیوں ظہر امام اور مہدی حسن سے ملاقات کرنے ناظم آباد جایا کرتا تھا اور اکثر تین تین ہفتے قیام کرتا تھا ۔ جاوید حیدر اپنے آپ کو جلانے سے پندرہ دن قبل اپنے چچا زاد بھائیوں کے یہاں چلا گیا تھا ۔ انھوں نے بتایا کہ اخبارات میں ایک نوجوان کے جل کر اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش کرنے کے متعلق جو خبریں شائع ہو رہی تھیں ، وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ جاوید حیدر یہ اقدام کر سکتا ہے ۔

سید نصیر الدین حیدر نے بتایا کہ جاوید حیدر کو وہ لکھنؤ سے ڈیڑھ سال قبل اپنا بیٹا بنا کر لائے تھے ۔ کیوں کہ ان کے کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی ۔ جاوید حیدر نے بھارت ہی میں میٹرک کا امتحان پاس کر لیا تھا ۔ کراچی آ کر اس نے محکمۂ ٹیلی فون میں ملازمت کر لی ۔ انھوں نے کہا کہ جاوید بڑی حساس طبیعت کا مالک تھا اور مذہب سے اس کو دیوانگی کی

حد تک لگاؤ تھا اور وہ مذہبی جلسوں میں بڑی پابندی سے شرکت کرتا تھا ۔

گزشتہ دنوں اخبارات میں جب عراق کے علماء پر ظلم و تشدد کی خبریں شایع ہوئیں تو وہ اس سے سخت متاثر ہوا ۔ اور وہ اکثر گھر میں کہا کرتا تھا کہ مسلمان سخت بزدل ہو گئے ہیں ۔ جب ویت نام کے بودھ بھکشو امریکی سامراج کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنی جان قربان کر سکتے ہیں تو کیا مسلمان اس ظلم کے خلاف ایسا نہیں کر سکتے ۔ جاوید حیدر کو کل پاپوش نگر کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا ۔

عراقی علماء پر تشدد کے خلاف جل مرنے والے نوجوان کو سپردِ خاک کر دیا گیا

مرحوم کا نام جاوید حیدر تھا ، عزیزوں نے میت کو شناخت کرلیا

مرحوم نے کہا تھا کہ مجھے خواب میں حضرت امام حسین نے بشارت دی ہے

کراچی ۳۱ جولائی ۔ عراقی علماء پر تشدد کے خلاف احتجاج کرنے اور اپنے جسم پر آگ لگا کر جاں بحق ہونے والے نوجوان ، عباس کو آج صبح پاپوش نگر کے قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا ۔ نوجوان عباس کی میت آج صبح سول اسپتال میں ساڑھے آٹھ بجے اسلامی محاذ کے نمائندوں مولانا حامد شبر ، جناب آفتاب عالم قزلباش ایڈوکیٹ اور جناب صغیر حسین

جعفری ایڈوکیٹ کے حوالے کر دی گئی تھی جہاں سے اسے رضویہ سوسائٹی کے امام باڑے میں غسل و کفن کے لیے لے جایا گیا لیکن جسم زیادہ جل جانے کی بنا پر غسل نہیں دیا جا سکا اور میت کو تیمم دے کر کفنایا گیا بعد میں آقائے محمد شریعت نے نماز جنازہ پڑھائی۔

آج صبح ساڑھے نو بجے جب کہ میت کو سپرد خاک کیا جا رہا تھا، اچانک عباس مرحوم کے کچھ اعزا قبرستان پہنچ گئے اور انہوں نے میت کو شناخت کرتے ہوئے بتایا کہ یہ نوجوان ان کا قریبی عزیز تھا۔ مرحوم کے حقیقی ماموں جناب نصیرالدین حیدر نے بتایا کہ مرحوم کا حقیقی نام غلام عباس نہیں بلکہ جاوید حیدر ہے۔ اس کے والد سید وزیر حسین ترمذی حیات ہیں اور بھارت کے شہر لکھنؤ میں یو۔ پی طبیہ بورڈ میں معالج ہیں۔ جاوید مرحوم کی والدہ پہلے ہی فوت ہو چکی ہیں۔

مسٹر نصیر الدین حیدر نے بتایا کہ اس واقعے کی اطلاع آج سے پیشتر اس لیے نہیں ہو سکی کہ اخبارات میں جاوید کا نام عباس شائع ہوتا رہا ہے۔ اسی طرح اس کی جو تصاویر اخبارات میں شائع ہوئیں، وہ بھی جسم جھلس جانے کی وجہ سے اتنی واضح نہیں تھیں کہ ان کی مدد سے جاوید کی شناخت کی جا سکتی۔ انہوں نے بتایا کہ جاوید اس سانحے سے ایک ہفتہ قبل گھر سے اچانک چلا گیا تھا اور اس سے پیشتر وہ اکثر محلے میں لوگوں سے پوچھا کرتا تھا کیا خود کشی کرنا جرم ہے؟ پھر وہ کہتا تھا کہ ایسا کارنامہ انجام دوں گا کہ لوگ

یاد رکھیں گے ۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ مجھے خواب میں حضرت امام حسین علیہ السلام نے شہادت دی ہے کہ عراق میں جو کچھ ہو رہا ہے تم اس پر خاموش کیوں ہو ۔ ان واقعات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر نصیر الدین نے کہا کہ آج جب اخبارات میں مظہر امام اور مہدی حسن کے نام شائع ہوئے تو انہیں شبہ ہوا اور وہ قبرستان پہنچے تاکہ میت کو شناخت کر سکیں ۔ انہوں نے بتایا کہ جاوید بے اتہا ذہین لڑکا تھا اور انٹر میڈیٹ کا پرائیوٹ امید وار تھا ۔

نصیر الدین حیدر صاحب جو نظامت صنعت میں اسسٹنٹ ہیں ، ڈرگ کالونی نمبر ۵ میں رہتے ہیں ، جاوید مرحوم ان ہی کے ساتھ رہتے تھے ۔

مسٹر نصیر الدین کے علاوہ جاوید حیدر مرحوم کے قریبی عزیزوں میں جناب مشتاق حسین اور جناب مظہر امام نے بھی جاوید کی میت کو شناخت کر لیا ۔ جس وقت جاوید مرحوم کے اعزا قبرستان پہنچے تو وہاں ایک کہرام مچ گیا اور سینکڑوں کی تعداد میں جنازے کے ساتھ شریک افراد پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ۔

جنازے کے ساتھ ساتھ ایس ڈی ایم جناب غلام ربانی اور پولیس کے افسر بھی آخر تک شریک رہے ۔ ان کے علاوہ اسلامی محاذ کے نمائندے آغا نے محمد شریف ، مولانا عابد شیر ، مولانا سید محمد دہلوی ، مولانا سید محمد عادل ، جناب آفتاب عالم قزلباش ایڈوکیٹ ، مولانا عنایت حسین جلال پوری ، پروفیسر محمد حسین

جناب مظہر عباس زیدی ، جناب مسیب علی زیدی اور مرکزی شیعہ فیڈریشن کے صدر جناب افتخار رضا اور جناب نواب حسین لکھنوی بھی جنازے کے ساتھ تھے ۔



ضمیمہ ۲

مؤلف

مرتضیٰ حسین بن مولانا سید قاسم آغا النقوی المرحوم

ولادت

۱۹۲۳ع لکھنؤ ۔ ہندوستان

تعلیم

درس نظامی ، از اول تا آخر مدرسۂ سلطان المدارس لکھنؤ

اسناد

مولوی ۔ عالم ۔ (عربی) کامل (فارسی) قابل (اُردو) (الہ آباد بورڈ)
فاضل ادب (عربی) دبیر کامل (فارسی) (لکھنؤ یونیورسٹی)
عمادالادب ، عمادالکلام (شعیہ عربی کالج لکھنؤ)
مولوی فاضل (عربی) منشی فاضل (فارسی) اُردو فاضل (پنجاب یونیورسٹی لاہور)
سند الافاضل ۔ صدر الافاضل ۱۹۴۸ع (سلطان المدارس)

اجازات

۱۔ سید الفقہا ، عماد الزاہدین ، حجۃ الاسلام آغا بزرگ الطہرانی مدظلہ

۲۔ ناد العلماء ، رئیس الزهاد ، آقای مروج الجزائری
الشوستری مدظلہ
۳۔ سلطان العلماء ، سید المتورعین ، آقای سید محمد حسن ،
لکھنوی الکربلائی مدظلہ
۴۔ رئیس الفقہاء زبدۃ العاملین ، آقای حجۃ الاسلام
سید محمد حسین ، لکھنوی المرحوم
۵۔ عمدۃ العلماء ، حجۃ الاسلام آقای سید کلب حسین
لکھنوی المرحوم
۶۔ علامۃ المؤتمن ، مولانا سید طیب آغا الموسوی
الجزائری النجفی المحترم

ہجرت بہ پاکستان

جولائی ۱۹۵۰ء
سفر عراق و شام و بیروت و ایران
۱۹۶۹ء
تالیفات—مذہبیات

۱۔ انوار الایات : آیات و سورہ ہائے قرآن مجید کی تفسیر ،
مختصر ۔ مطبوعہ و غیر مطبوعہ
۲۔ تاریخ تفسیر نویسی پاک و ہند ، مطبوعہ اردو
انسائی کلوپیڈیا پنجاب یونیورسٹی ۔ فارسی ، اخبار
'وظیفہ' تہران
۳۔ تاریخ تدوین حدیث : مطبوعہ
۴۔ تجرید الاصول من الکافی : مع شرح ، غیر مطبوعہ

۵- مصادقة الاخوان صدوق : متن، مقدمہ و شرح، مطبوعہ
۶- کتاب الموٴمن لحسین بن سعید الاہوازی : مقدمہ ، تصحیح متن ، تعلیقات رجال و شرح اُردو (زیر طبع)
۷- گلستانِ حکمت : شرح کلماتِ قصار امیر الموٴمنین علیہ السلام ، مطبوعہ
۸- نہج البلاغہ شرح فصل سوم : مطبوعہ
۹- شرح نہج البلاغہ مکمل - غیر مطبوعہ
۱۰- نہج البلاغہ کا ادبی مطالعہ ، مطبوعہ
۱۱- عیون الحکم و اصول معاجزالکلم (عربی): غیر مطبوعہ
۱۲- صحیفۂ علویہ شرح حامل المتن ، مطبوعہ
۱۳- صحیفۂ کاملہ : ۳۰ دعائیں تصحیح و شرح اُردو مطبوعہ

۱۴- مستند دعائیں ، ترجمہ : مطبوعہ
۱۵- شیعہ نماز : مطبوعہ
۱۶- شرح اسرار الصلٰوٰۃ شہید : مطبوعہ
۱۷- خطیب قرآن تاریخ نبی آخر الزمان (از آیات قرآن مجید) : مطبوعہ
۱۸- ابو طالب : مطبوعہ
۱۹- سوانح و سیرت امیر المومنین[ع] پر متعدد مقالات مطبوعہ

۲۰- صلح امام حسن علیہ السلام : مطبوعہ
۲۱- جہاد حسینی (تاریخ و مقتل) : مطبوعہ

۲۲- تاریخ و سوانح امام محمد تقی علیہ السلام ، مطبوعہ
۲۳- تاریخ و سوانح امام علی نقی علیہ السلام ، مطبوعہ
۲۴- تاریخ و سوانح امام حسن عسکری علیہ السلام ، مطبوعہ

۲۵- تاریخ و وقائع امام زمانہ عجل اللہ فرجہ ، مطبوعہ
۲۶- آخری تاج دار اُمت (ترجمہ الامام ثانی عشر) مطبوعہ۔

۲۷- عزا و آداب عزاداری ، مطبوعہ
۲۸- امام حسین کے تعلیمات ، مطبوعہ
۲۹- تاریخ عزاداری ، مطبوعہ
۳۰- امام حسین علیہ السلام پر متعدد مقالات : ،مطبوعہ
۳۱- تذکرۂ علماء امامیہ پاک و ہند ، غیر مطبوعہ
۳۲- فہرس الکتب : غیر مطبوعہ
۳۳- تبصرۂ کتب : مطبوعہ

ادب :

۱- جناح الادب : چار جلدیں (عربی) ، مطبوعہ
۲- انتخاب دیوان فرزدق : (عربی) ، غیر مطبوعہ
۳- مشاہیر شعراء عہد عباسیہ ، غیر مطبوعہ
۴- کلیات غالب فارسی : تصحیح و ترتیب و تحقیق و مقدمہ و تعلیقات ۳ جلد ، مطبوعہ
۵- کلیات فیضی : (فارسی) تصحیح ، مطبوعہ
۶- انتخاب کلیات فیضی : (فارسی) ، غیر مطبوعہ

۷- قصائد خاقانی ، مع شرح ، مطبوعہ
۸- خیام ، احوال و رباعیات ، مطبوعہ
۹- قصائد عرفی، شرح نظر ثانی ، مطبوعہ
۱۰- غزلیات نظیری ، شرح نظر ثانی ، مطبوعہ
۱۱- مثنوی ابرگہر بار ، مقدمہ و تصحیح ، مطبوعہ
۱۲- انتخلب دیوان شاہی سبز واری ، غیر مطبوعہ
۱۳- مکاتیب مولانا محمد حسین آزاد ، مطبوعہ
۱۴- عود ہندی ترتیب و تحقیق ، مطبوعہ
۱۵- اردوے معلیٰ ، غالب - ترتیب و تحقیق - تین جلدیں ، مطبوعہ
۱۶- مثنویات حالی ، ترتیب و مقدمہ ، مطبوعہ
۱۷- متعدد مذہبی و ادبی کتابوں پر مقدمے، مطبوعہ
۱۸- تذکرۂ مرثیہ گویاں ، مطبوعہ
۱۹- تذکرۂ ریاض الفردوس ، مطبوعہ
۲۰- مولانا محمد حسین آزاد پر مقالات ، مطبوعہ
۲۱- نسب نامۂ مومن خاں (کھمبایت) ، غیر مطبوعہ
۲۲- غالب روشنی میں ، غیر مطبوعہ
۲۳- غالب پر مقالات ، مطبوعہ
۲۴- لسیم اللغات اردو ، نظر ثانی ، مطبوعہ
۲۵- کلیات آتش ترتیب و تحقیق ، غیر مطبوعہ
۲۶- آتش سوانح و تنقید ، غیر مطبوعہ
۲۷- ناسخ ، سوانح و انتخاب : مطبوعہ

۲۸- آتش ، سوانح و انتخاب ، مطبوعہ
۲۹- ذوق ، سوانح و انتخاب ، مطبوعہ
۳۰- متعدد شعراء کے احوال و انتخابات ، غیر مطبوعہ
۳۱- مقدمہ ترجمہ ابن خلدون ، غیر مطبوعہ

زمانۂ طالب علمی کی تالیفات :

۱- رنات الطرب فی قصائد العرب حاشیہ و شرح ، قلمی
۲- تلخیص شعر العجم ، دو جلد قلمی
۳- نائرہ ، شرح محیط الدائرہ ، قلمی
۴- معالم الاصول ، ترجمہ و شرح ، قلمی
۵- حاشیہ شرح کبیر ، طہارت تا اغسال 'عربی' قلمی
۶- ہدایۃ الہدایہ ترجمہ و شرح قلمی

اسلامی ممالک کے سفیروں کی کانفرنس طلب کی جائے

علامہ سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل لاہور

عراق کے درد انگیز اور انسانیت سوز مظالم پر ہمارے ملک کے غیور فرزندانِ توحید کے پر امن احتجاج پر حکومتِ عراق نے کوئی اثر نہیں لیا ۔ اسلامیان پاک اسلام کے نام پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں ۔ پاک روضوں کا احترام ہمارا مذہبی فریضہ ہے ۔ ہم نجفِ اشرف اور کربلائے معلیٰ کے علماء کو اسلام کا نقیب سمجھتے ہیں ۔ آیۃ اللہ الحکیم مدظلہ ، مسلمانوں کے مذہبی رہنما ہیں ۔ حجۃ الاسلام سید مہدی الحکیم ، حجۃ الاسلام سید محمد شیرازی کربلائی ، حجۃ الاسلام حاجی سید حسن شیرازی اور دوسرے علماء نے اسلام کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور تمام اسلام ان کے ساتھ ہے ۔ ان کی توہین ، ان پر الزام لگانا ، ملتِ اسلامیہ کی توہین ہے ۔ حکومتِ عراق کو اس قسم کے اقدامات سے باز رہنا چاہیے ۔

علامہ الحاج عبدالعزیز البدری بغداد کی دردناک وفات نے صدرِ عراق اور ان کے مشیروں کے غیر دانش مندانہ اقدام پر لوگوں کے دلوں میں جذبۂ بیزاری کو بیدار کیا ہے ۔ آقائے آیۃ اللہ الحکیم کے فرزند حجۃ الاسلام سید مہدی الحکیم اور حجۃ الاسلام سید حسن شیرازی پر جس قسم کے نفرت انگیز الزام لگا کر بہیمانہ ظلم ہو رہے ہیں ، اس سے تمام دنیا کے مسلمان چیخ اٹھے ہیں ۔

اب پاکستان کے غیرت مند مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ مرحوم و مغفور محمد عباس نے مشاہدۂ مقدسہ کی بے حرمتی اور علماء پر مظالم کے خلاف دردناک طریقے سے خودکشی کر لی۔ پورے ملک میں جذبات کا یہ رجحان بہت اہم ہے اس لیے صدرِ مملکت براہ کرم اس مسئلے میں خصوصی دلچسپی لیں اور صدرِ عراق سے وسیع پیمانے پر بات چیت کرکے عوام کو مطمئن کریں۔ اگر ممکن ہو تو اس بارے میں اسلامی ممالک کے سفرا کی ایک کانفرنس کر کے بعثی حکومت کے رویے پر غور کیا جائے اور تمام مسلم ملکوں کو اس معاملے میں کوشش کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ میرا خیال ہے کہ مملکت حجاز، اردن، انڈونیشیا اور لبنان، کویت اور ایران کو اس بارے میں کوئی تکلف نہ ہوگا۔

اس وقت عرب صیہونی ظلم و ستم کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ تمام عرب ممالک فلسطین کے لیے متحد ہو کر اسلامی بنیادوں پر ہر مسلمان سے مدد لیں اور بیت المقدس کو یہودیوں سے آزاد کرا کے سر بلندی کا شرف حاصل کریں۔

('رضا کار' لاہور۔ ۸ اگست ۱۹۶۹ء)

تصحیحات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۱	نماز میں ہے	نماز میں ہوتا ہے
	۲۲	دین مراجع	مراجع
۹	۱۸	۳۲۶ھ	۳۳۶ھ
۱۳	۳	قلائط الدر	قلائد الدرر
۱۳	۱۴	مہدی الزاق	مہدی النراق
۱۷	۷	صاحب کتاب، سید	صاحب کتاب، جامع الاحکام، سید
۱۷	۵	ہمارا نظام	ہمارے نظام
۱۷	۱۶	قوت سے دو چار	قوت کے سہارے دو چار
۱۹	۲	زمانے کی گردشوں نے . . . . کوفہ میں منتقل کیا	×
۱۹	۱	آخر کا دور	آخر کار دور
۲۱	۱۷	والد بزرگوار	جد بزرگوار
۲۳	۱۶	پر انوار بھی	پر انوار آج بھی
۲۴	۲۱	الحصون المنیعہ	الحصون المنیعہ
۲۵	۱	پیدا ہوں	پیدا ہوئے ۔
۲۶	۸	خصوی نظر	خصوصی نظر

۲۷	۱۲	شیخ ھی درس	شیخ ہی کے درس
۲۷	۲۱	اسی اصول فقہ کا نام دورہ ہے	×
۲۸	۱۸	تعلقات و شرح	تعلیقات و شرح
۳۲	۱۹	ان کی بات آیت	ان کی بات کو آیت
۳۴	۹	نہ ہو تو دانشمند	نہ ہو تو اس وقت تک دانشمند
۳۵	۱۳	اللھمہ	اَللّٰہم
۳۷	۲۱	مغفرۃ و رضوان	علماء کے لیے مغفرت و رضوان
۳۸	۱	کوئی عالم اس قدر	کوئی عالم دوسرے عالم کا اس قدر
۳۸	۱۷	شروع کردی ۔ زاہد عالم	شروع کردی ۔ جناب سید حکیم مد ظلہ ، زاہد عالم
۳۹	۱	زمانے میں	زمانے ، یعنی
۳۹	۴	شب وفات کی	شب وفات ثانی کی
۳۹	۱۱	نامور سب کے	نامور مجتہد اعلم سب کے
۴۳	۱۹	شمار اس سلسلے میں	اس سلسلے میں شمار
۴۷	۳	گرج اور	گرج سے
۴۹	۲	جہاں تک میدان	جہاں تک کہ میدان
۵۲	۲۰	مقدس ملک	مقدس شہر
۵۳	۴	بادشاہ تک	بادشاہ کو

۵۴	۱۱	الجہوریہ	الجمہوریہ
۵۶	۷	المصلاح	المصالح
۶۰	۱۴	ترویج لکفر	ترویج الکفر
۶۳	۲	ربل کر	بڑھ کر
۶۴	۲۱	علاوہ طلبا	علماء و طلبا
۶۶	۱۰	آیۃالحکیم	آیۃ اللہ الحکیم
۷۰	۹	والاضطہاد خطہم	والاضطہاد فی خطہم
۷۱	۱۵	الکافر بلادنا	الکافر فی بلادنا
۷۱	۲۲	لکی یغز لہم	لکی یعز لہم
۷۲	۱	ان انشاءاللہ	انشاءاللہ
۷۳	۳	المثل	الممثل
۷۵	۱۱	مشئی بالغ	شئی بالغ
۷۵	۲۰	علی الفساو	علی الفساد
۷۵	۲۱	والعصریہ	والعنصریۃ
۸۱	۱۰	کردار کو	کردار پر
۸۲	۵	بلا ارادہ رہے	بلا ارادہ گامزن رہے
۸۳	۸	یہی ایک حصہ ہے	یہی ایک مرکز ہے
۸۶	۴	کاربند ہیں	کاربند رہیں
۸۶	۸	خیال کرنا ہوگا	خیال رکھنا ہوگا
۸۹	۲	عزت و مرحمت	عزت و قوت مرحمت
۹۰	۱۲	زعامت کبرانی اسلامی پیام و اقتدار کے لیے	زعامت کبریٰ ، اسلامی پیام اقتدار عظمیٰ کے لیے ہر قربانی دینے کو تیار ہے

۹۳	۳	کو ہر طریقے ڈرایا	کو ہر طریقے سے ڈرایا
۱۰۵	۱۷	مسجد تعراثا	مسجد براثا
۱۰۵	۱۸	عظیم الشان اجتماع	کا ایک عظیم الشان
۱۰۵	۱۹	پڑھی گئی	پڑھی گئیں
۱۰۷	۱۰	آپ اس	آپ کے اس
۱۰۹	۱۷	اور سعودیہ	اور مملکت سعودیہ
۱۱۳	۱۹	علیہ السلام کا واقعہ حجر اسود	علیہ السلام کا حج اور بوسۂ حجر اسود
۱۱۵	۱۴	کے مہم ترین موضوع	کے اہم مسائل و معاملات
۱۱۸	۵	طلباء کی کفایت	طلباء کی کفالت
۱۲۲	۱۳	نصف رجب	نیمۂ رجب
۱۲۳	۱	پر رکھی	ہر رکھا
۱۲۵	۱۲	بڑی ضرورت	بڑی اہمیت
۱۲۸	۳	کا فرش	کے فرش
۱۳۲	۹	بالعروف	بالعرف

صفحہ ۱۴۰ پر اولاد کے ناموں میں اضافہ کیجیے :

حجۃالاسلام سید محمد رضا الحکیم
حجۃالاسلام عبدالصاحب الحکیم
آقای سید عبدالعزیز الحکیم
آقای سید عبدالکریم الحکیم (داماد)